قال حسّان بن ثابت الأنصاري رضی اللہ عنہ یمدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویذکر الإسلام دین الفطرۃ والسلامۃ.

أغرُّ علیہ للنبوۃ خاتمٌ مِنَ اللہ مشہودٌ یلوحُ ویَشہدُ

اعراب : (أغر) مبتدا محذوف کی خبر ہے یعنی ھو أغر . اور ھو ضمیر کا مرجع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (علیہ) جار مجرور متعلق ہے کائنٌ خبر محذوف سے (خاتم) موصوف (من اللہ مشہود) صفت اول (یلوح) صفت ثانی (ویشہد) صفت ثالث. خاتم اپنی تینوں صفت سے ملکر مبتدا ر مؤخر یعنی : خاتم من اللہ مشہود یلوح ویشہد کائنٌ علیہ للنبوۃ.

تحقیق لغات . أغر : بمعنی خوبصورت. شریف. سردار. ج غُرٌّ وغُرّان . از سمع . غر (س) غرۃ وغرارۃ . خوبصورت ہونا. سفید رنگ والا ہونا. خاتَم : بفتح تار وکسرہا. انگوٹھی. مہر. وہ چیز جس سے مہر لگائی جائے ج خواتیم وخُتُم.

مشہود : اسم مفعول بمعنی گواہی دیا ہوا از سمع . یلوح : واحد مذکر غائب فعل مضارع : چمکتا ہے. روشن ہوتا ہے. لاح (ن) لوحًا. چمکنا. روشن ہونا

یشہد : وہ گواہی دیتا ہے از سمع .

ترجمہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شریف انسان ہیں، آپ پر مہر نبوت ہے، وہ چمکتی ہے اور گواہی دیتی ہے (یعنی آپکی ختم نبوت پر گواہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں) یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے . وما کان محمد أبا أحد من رجالکم

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔

وضمَّ الإلٰہُ اسمَ النبیِّ مع اسمِہٖ   إذا قال فی الخمس المؤذنُ أشہدُ

اعراب : (ضم) فعل (الإلٰہ) فاعل (اسم النبی) مفعول بہ ذوالحال (مع) مضاف (اسمہ) مضاف إلیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف اور حال محذوف سے متعلق ہے۔ تقدیر عبارت : اسم النبی مقارناً مع إسمہ۔ (إذا) ظرفیہ مضاف (قال) فعل (فی الخمس) جار مجرور متعلق ہے أشہد سے۔ (المؤذن) قال کا فاعل ہے (أشہد) قال کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے، یہ پورا جملہ مضاف إلیہ ہو کر حالت جر میں ہے۔

تحقیق لغات : ضم : واحد مذکر غائب ماضی۔ اس نے ملایا۔ ضم (ن) ضماً : ملانا۔ فی الخمس : یعنی فی خمس مواقیت الصلوۃ۔ أشہد : واحد متکلم مضارع میں گواہی دیتا ہوں۔ شہد (س) شہادۃ : گواہی دینا۔

ترجمہ : خدا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا، موذن جب نماز پنجگانہ کی اذان میں کہتا ہے : اشہد أن لا إلہ إلا اللہ وأشہد أن محمداً رسول اللہ۔ یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے : ورفعنا لك ذکرك۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اذان۔ اقامت، خطبہ اور التحیات وغیرہ میں اللہ کے نام کے بعد آپ کا نام لیا جاتا ہے اور خدا نے جہاں اپنے بندوں کو اپنی طاعت کا حکم دیا ہے وہیں آپ کی فرماں برداری کی تاکید ہے۔

وشقَّ لہ من إسمِہٖ لیُجِلَّہٗ   فذو العرش محمود وھذا محمّدٌ

اعراب : (شق) فعل ھو کی ضمیر اس میں فاعل جس کا مرجع إلالہ ہے (لہ من إسمہ) شق سے متعلق ہے (لیجلّہ) لام تعلیلیہ یجلّ : فعل مضارع منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ ھو کی ضمیر اس میں فاعل جس کا مرجع الالٰہ ہے (ہ) مفعول بہ مرجع النبی ہے (فذو العرش) فا ربیانیہ ذو العرش مضاف مضاف إلیہ ہو کر مبتدا، (محمود) خبر ہے (وھذا) واو حرف عطف۔ ھذا مبتدا، (محمد) خبر۔

تحقیق لغات : شق : واحد مذکر غائب ماضی۔ پھاڑا۔ نکالا۔ مشتق کیا۔ شق (ن) شقا الشیٔ : پھاڑنا اور منتشر کرنا شق عصا القوم : قوم کی جمعیت توڑ دی اور ان کا شیرازہ منتشر کر دیا۔ یجلّ : واحد مذکر غائب مضارع۔ تعظیم کرتا ہے۔ أجلّ إجلالاً تعظیم کرنا۔ عن العیب : عیب ونقص سے پاک کرنا۔ ذو العرش : عرش والا یعنی خدا۔ اس سے اشارہ قرآن کی اس آیت کی طرف ہے : ذو العرش المجید فعّالٌ لما یرید۔ محمود : تعریف کیا ہوا۔ محمّد : تعریف کیا ہوا۔ دونوں کا ماخذ اشتقاق ایک ہے یعنی حمد مگر فرق صرف اتنا ہے کہ محمود مجرد سے ہے اور محمّد مزید فیہ۔ شاعر نے اس بات کو ملحوظ رکھا ہے کیونکہ مزید فیہ مجرد سے مشتق ہوتا ہے۔

ترجمہ : خدا نے اپنے نبی کو معظم بنانے کے لئے ان کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا (یعنی اپنے نام کا ایک نصف نبی کو دیا) چنانچہ عرش والے کا نام محمود ہے اور نبی علیہ السلام کا نام محمد ہے۔

نبیٌ أتانا بعدَ یاسٍ وفترۃٍ   من الرُّسلِ والأوثانُ فی الارضِ تُعبَدُ

اعراب : (نبیٌ) خبر ہے مبتدار محذوف کی یعنی ھو نبیٌ۔ (أتانا) أتا: فعل۔ ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع نبی ہے۔ نا: ضمیر جمع متکلم مفعول بہ (بعد یاس) ظرف ہو کر أتا فعل سے متعلق ہے۔ بعد: مضاف یاس: مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ۔ (وفترۃ من الرسل) واو حرف عطف۔ فترۃ: موصوف۔ من الرسل: صفت۔ موصوف صفت ملکر معطوف۔ (والأوثان) واو حالیہ۔ الأوثان: مبتدار۔ (فی الأرض) جار مجرور تعبد سے متعلق ہے۔ (تعبد) فعل مجہول ھی کی ضمیر اس میں نائب فاعل جس کا مرجع الاوثان ہے فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر۔ جملہ الأوثان فی الأرض تعبد حال ہے۔

تحقیق لغات: یاس: ناامیدی فترۃ: دو نبیوں کے درمیان کا زمانہ۔ دو زمانے کا درمیانی وقفہ انٹرول۔ امتحان الفترۃ: ششماہی امتحان۔ الرسل: مفرد ھا رسولٌ بمعنی پیغمبر۔ نبی جو صاحب کتاب ہو۔ قاصد۔ الأوثان: مفرد ھا وثن بمعنی بت۔ خواہ پتھر کا ہو یا لکڑی کا۔ تعبد: واحد مؤنث غائب مضارع مجہول: وہ پوجی جاتی ہے۔ عبادت کی جاتی ہے۔ عبد (ن) عبادۃ وعُبودیۃ ومعبدًا: عبادت کرنا۔ پرستش کرنا۔ ذلیل ہونا۔ خضوع کرنا۔

ترجمہ: وہ ایسے نبی ہیں جو ناامیدی اور رسولوں کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد آئے اور حالت یہ تھی کہ روئے زمین پر بتوں کی پوجا کیجارہی تھی۔ یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے: یا أھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل

فأمسیٰ سِراجًا مستنیرًا وھادیًا   یلوحُ کما لاحَ الصقیلُ المھنّدُ

اعراب : (أمسیٰ) فعل ناقص۔ ھو کی ضمیر اسمیں اسم جس کا مرجع نبی ہے۔ (سراجا مستنیرا) موصوف صفت ہو کر معطوف علیہ (وھادیا) واو حرف عطف ھادیا: معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر أمسی کی خبر (یلوح) فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع نبی ہے۔ (کما) کاف تشبیہ مضاف ما: مصدریہ (لاح) فعل۔ (الصقیل) موصوف (المھند) صفت۔ موصوف صفت ملکر لاح کا فاعل۔ لاح الصقیل المھند۔ تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مصدر محذوف سے متعلق تقدیر عبارت: یلوح لوحًا مثل لوح الصقیل المھند۔

تحقیق لغات: أمسی: واحد مذکر غائب فعل ناقص ماضی۔ وہ ہوگیا۔ وہ شام کے وقت آیا۔ سراجًا: چراغ۔ آفتاب۔ لیمپ۔ ج سُرُج۔ سراج اللیل: جگنو۔ مستنیرًا: صیغہ اسم فاعل از باب استفعال۔ إستنار إستنارًا: روشن ہونا۔ یلوح: واحد مذکر غائب مضارع: وہ چمکتا ہے لاح (ن) لوحًا۔ چمکنا۔ روشن ہونا۔ الصقیل: السیف محذوف کی صفت غالبہ ہے یعنی السیف الصقیل بمعنی منجھی ہوئی اور جلادی ہوئی تلوار المھند: ہندوستانی تلوار۔ شاعر نے مدح کی جگہ ہندوستانی تلوار کا ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں میں قدیم زمانے سے ہندوستانی تلوار کا چرچا رہا ہے۔

ترجمہ: تو آپ ہوگئے ایک روشن چراغ اور ہدایت کرنیوالے اور جلادی ہوئی ہندوستانی تلوار کیطرح آپ چمکتے ہیں۔ یہ معنی ماخوذ ہے اس آیت سے: وداعیًا إلی اللہ باذنہ سراجا منیرا

وأنذرنا نارًا وبشّر جنةً   وعلّمنا الإسلامَ فاللهَ نحمدُ

اعراب: (أنذر) فعل ماضی ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع نبی ہے۔ (نا) ضمیر جمع متکلم مفعول اول (نارًا) مفعول ثانی (بشر) فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل (نا) مفعول اول (جنة) مفعول بہ (وعلّمنا) علم: فعل ضمیر اسمیں فاعل (نا) مفعول اول (الاسلام) مفعول ثانی (فالله) فاء تعلیلیہ۔ الله: مفعول بہ مقدم (نحمد) فعل۔ نحن کی ضمیر اسمیں فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول ملکر جملہ خبریہ۔ مفعول کا تقدم حصر کے طور پر ہے یعنی انما نحمد ھو لا غیرہ۔

تحقیق لغات: أنذر: از انذار واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اس نے ڈرایا۔ نارًا: آگ۔ جہنم۔ علم: واحد مذکر غائب فعل ماضی اس نے سکھایا۔ تعلیم دیا۔ از تفعیل۔ الاسلام: مصدر۔ جھک جانا۔ مطیع ہوجانا۔ اسلم امرہ الی الله: معاملہ کو اللہ کے سپرد کردینا۔ نحمد: جمع متکلم مضارع۔ ہم حمد کرتے ہیں۔ تعریف کرتے ہیں۔ حَمِدَ (س) حمدًا و محمدًا تعریف کرنا۔ حمدہ علی الامر: بدلہ دینا۔

ترجمہ: انھوں نے ہم کو جہنم سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور ہم کو اسلام کی تعلیم دی لہذا ہم اللہ ہی کی حمد کرتے ہیں (کہ اس نے اپنے نبی کے ذریعہ اسلام کی دولت سے نوازا) یہ معنی قرآن کی اس آیت سے ماخوذ ہے۔ فقد جاءکم بشیر ونذیر والله علیٰ کل شيءٍ قدیر۔ ولقد من الله علی المؤمنین اذ بعث رسولًا من انفسھم یتلوا علیھم آیاته ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة۔

وأنت إلٰهَ الخلقِ ربی وخالِقی   بذلك ما عُمِّرتُ فی الناس أشهدُ

اعراب: (انت) مبتدا، (إله الخلق) مضاف مضاف الیہ ہوکر منادیٰ یا حرف ندا محذوف یعنی یا الٰہ الخلق۔ (ربی وخالقی) ربی: مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف۔ خالقی: مضاف مضاف الیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ ملکر خبر (بذلك) جار مجرور ہوکر اشھد سے متعلق ہے (ماعمرت) ما: مصدریہ ظرفیہ مضاف۔ عمرت: فعل ماضی انا کی ضمیر اس میں نائب فاعل جملہ تاویل میں مصدر کی ہوکر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف اور اشھد سے متعلق   تقدیر عبارت یہ ہے مدة بقاء حیاتی۔

تحقیق لغات: الإله: معبود۔ خدا۔ ج آلھة۔ اس کا ماخذ اشتقاق ألَهَ ہے (ف) الوھة و إلاھة: بندگی کرنا رب: مصدر بمعنی مالک۔ سردار۔ اصلاح کرنیوالا بتدریج کسی چیز کو پروان چڑھانے والا۔ ج ارباب و ربوب۔ عمرت: واحد متکلم ماضی مجہول۔ میں زندہ رکھا جاؤں۔ ما عمرت: میں جب تک زندہ رہوں۔ أشھد: واحد متکلم ماضی میں گواہی دیتا ہوں۔ شہِد (س) شهادة وشهودًا: گواہی دینا، پانا، حاضر ہونا۔ اس فعل کے دو ماخذ ہیں (۱) شهادة (۲) شهود۔ جب شہادة سے مشتق ہو تو گواہی دینے کا معنی ہوگا۔ اور جب شہود سے مشتق ہو تو پانے اور حاضر ہونیکا معنی ہوگا۔ اور جب شہد کا استعمال أنْ اور أنّ کے ساتھ ہو اور حرف جر ساقط ہو تو وہ متعدی ہوتا ہے جیسے (شھد الله أنه لا إله إلا ھو) اصل میں (شھد الله بأنه) ہے۔

ترجمہ:- اے مخلوق کے معبود آپ میرے رب اور خالق ہیں، میں تاحیات لوگوں میں اس کی گواہی دیتا رہوں گا۔

تعالیتَ رَبَّ الناسِ عن قولِ من دَعا   إلهًا سواكَ أنتَ أعلیٰ و أمجدُ

اعراب : (تعالیت) فعل ماضی انت کی ضمیر اس میں فاعل (رب الناس) منادیٰ حرف ندا محذوف ہے یعنی یارب الناس (عن قول) جار مجرور تعالیت سے متعلق قول : مضاف (من) مضاف الیہ موصولہ (دعا) فعل ہُوَ کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع مَن ہے۔ (إلها) مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول ملکر صلہ (انت) مبتدا، (أعلیٰ وامجد) معطوف ملکر خبر۔

تحقیق لغات : تعالیت : واحد مذکر حاضر تو بلند ہوا۔ تو برتر ہے۔ تعالیٰ یتعالیٰ تعالیا من باب تفاعل برتر ہونا۔ بلند ہونا۔ أمجد : اسم تفضیل۔ بزرگ تر۔

ترجمہ : اے لوگوں کے پروردگار آپ اس شخص کے قول سے برتر ہیں جو آپ کے علاوہ دوسرے کو خدا کہتا ہے۔ آپ بہت بلند ہیں اور بزرگ تر ہیں (آپ کی ذات میں کسی کی شرکت نہیں آپ اس سے بہت بلند اور برتر ہیں)

لكَ الخَلقُ والنَّعماءُ والأمرُ كلُّهُ   فإياكَ نستهدِی و إياكَ نَعبُدُ

اعراب :- (لك) جار مجرور ہو کر متعلق ہے کائن خبر محذوف سے (الخلق) معطوف علیہ (والنعماء) واو حرف عطف النعماء معطوف (والامر) واو حرف عطف الامر: معطوف (کلہ) اسکی تاکید معطوف معطوف علیہ ملکر مبتدا، مؤخر (فایاك) فا، تعلیلیہ ایاك : ضمیر مخاطب مفعول بہ مقدم (نستهدی) فعل۔ نحن کی ضمیر اس میں فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول ملکر جملہ خبریہ۔

تحقیق لغات :- الخلق : مخلوق ج خلائق۔ النعماء : نعمت۔ آرام۔ خوش عیشی۔ آسودہ حالی۔ ج أنعم و النُعُمیٰ۔ نستهدی : جمع متکلم مضارع۔ ہم ہدایت طلب کرتے ہیں۔

ترجمہ :- مخلوق، نعمت اور تمام امور آپ ہی کے لئے ہیں۔ لہذا ہم آپ ہی سے ہدایت چاہتے ہیں اور آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں

وقال الأعشى وإسمه ميمون بن قيس أحد بنی قيس بن ثعلبة يكنی أبا بصير وهو جاهلی أدرك الإسلام وقصد النبی صلى الله عليه وسلم بهذا المديح فصدہ كفار قريش وجمعوا له من الإبل وغيرها فرجع ولم يسلم وهو أحد الشعراء الذين يقال فيهم انهم أشعر العرب وبعضهم يفصل فيقول أشعر العرب امرؤ القيس إذا ركب والنابغة إذا رهب و زهير إذا رغب والاعشى إذا طرب هؤلاء الأربعة الطبقة الأولی من شعراء الجاهلية عند ابن سلام الجمحی۔ من قصيدة المديح۔

أجِدَّكَ لَمْ تَسمَعْ وَصاةَ محمّدٍ نبيِّ الإلٰهِ حين أوصىٰ وأشهدا

اعراب :- (أجدك) أ: ہمزۂ استفہام. جدَّ: مضاف. ك: ضمیر مخاطب مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور بار قسمیہ محذوفہ کی وجہ سے اور أقسم فعل محذوف سے متعلق. (لم تسمع) فعل مجزوم بلَمْ. أنت کی ضمیر اسمیں فاعل (وصاة محمّد) وصاة: مضاف. محمد: موصوف (نبي الإله) مضاف مضاف الیہ ہوکر صفت. موصوف صفت ملکر مضاف إلیہ. مضاف اپنے مضاف إلیہ سے ملکر لم تسمع کا مفعول بہ. (حین) اسم ظرف مضاف (أوصى) فعل. ھو کی ضمیر اس میں فاعل جس کا مرجع محمّد ہے جملہ معطوف علیہ (وأشهدا) واو حرف عطف أشهد: فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع محمّد ہے. جملہ معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف إلیہ. مضاف مضاف إلیہ ملکر ظرف. أشهدا: میں ألف إشباع کا ہے.

تحقیق لغات :- أ: ہمزۂ استفہام. جدّك: جدّ ہمیشہ مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے اور وہ منصوب بنزع الخافض ہے کیونکہ بار قسمیہ محذوف ہے یعنی بجدّك. أجدّك بفتح جیم ہو تو معنی ہوگا تیرے نصیبہ کی قسم. اور بکسر جیم ہو تو معنی ہوگا تیری حقیقت کی قسم. وصاة: بفتح واو بمعنی وصیت. أوصى: واحد مذکر غائب ماضی. إيصاءً: وصیت کرنا. أشهد واحد مذکر غائب ماضی إشهادا: گواہ بنانا.

ترجمہ :- کیا واقعی تو نے اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت نہیں سنی جبکہ آپ نے وصیت فرمائی اور اپنی حالت پر لوگوں کو گواہ بنایا.

إذا أنتَ لَمْ تَرحلْ بزادٍ مِنَ التُّقىٰ ولاقيتَ بعدَ الموتِ مَنْ قدْ تزوّدا

اعراب :- (إذا) حرف شرط (أنت) فعل محذوف کا فاعل جس کی تفسیر فعل مذکور لم ترحل کر رہا ہے. تقدیر عبارت: اذا لم ترحل أنت. (لم ترحل) فعل. أنت کی ضمیر اس میں فاعل. جملہ مضاف الیہ ہے إذا کی وجہ سے. (بزاد من التقی) متعلق ہے لم ترحل سے. با: حرف جار. زاد: موصوف. من التقی: صفت (ولاقیت) واو حرف عطف لاقیت: فعل أنت کی ضمیر اس میں فاعل. (بعد الموت) مضاف مضاف الیہ ہوکر لاقیت کا ظرف. (من) موصولہ (قد تزوّدا) صلہ. موصول صلہ ملکر لاقیت کا مفعول. جملہ معطوف ہے. معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ تفسیریہ

تحقیق لغات :- لم ترحل: واحد مذکر حاضر مضارع منفی. تو نے کوچ کیا. سفر کیا. رَحَلَ (ف) رحلاً ورحیلاً وترحالاً عن المکان: ترک وطن کرنا. إلی المکان: منتقل ہونا. البعیرَ: کجاوہ کسنا. سوار ہونا. زاد: خوراک توشہ. زاد راہ. کھانے پینے کی چیز جس کو ہنگام سفر مسافر اپنے ساتھ رکھے. ج أزواد و أزودة. التقی: تقوی. پرہیزگاری. اللہ کا خوف. مادۂ اشتقاق وقیٌ ہے. لاقیت: واحد مذکر حاضر ماضی. تو نے ملاقات کی. لاقیٰ لِقاءً وملاقاةً الرجلَ: پانا. ملاقات کرنا. تزوّد: واحد مذکر غائب ماضی از تفعّل توشہ لینا. قرآن میں ہے: وتزوّدوا فإنّ خیر الزاد التقویٰ.

ترجمہ :- جب تم بغیر توشہ تقوی کے سفر کروگے اور مرنے کے بعد تمھاری ملاقات ان لوگوں سے ہوگی جو تقویٰ کا توشہ لے گئے ہیں

نَدِمُتَ علی أن لا تکونَ کمثلہٖ   فترُصِدَ للأمرِ الذی کان أرصدا

اعراب :- (ندمت) فعل با فاعل (علی) حرف جار (أن) مصدریہ (لا تکون) فعل منصوب بأن. أنت کی ضمیر مستتر اس کا اسم. (کمثلہ) کاف حرف جار مثل : مضاف. ہ : ضمیر مضاف الیہ جس کا مرجع مَنْ ہے. مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور خبر محذوف کائنًا سے متعلق. لا تکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر علی کی وجہ سے مجرور. جار مجرور ندمت سے متعلق فترصد الخ پورا جملہ لا تکون کا جواب ہے. (فترصد) فا رسببیہ. ترصد : فعل منصوب بتقدیر أن. (للأمر) جار مجرور ترصد سے متعلق الأمر: موصوف. الذی) اسم موصول. (کان أرصدا) اس کا صلہ. موصول صلہ ملکر الأمر کی صفت. أرصدا : میں الف اشباع کا ہے. ندمت الخ إذا شرطیہ کا جواب ہے.

تحقیق لغات :- ندمت : واحد مذکر حاضر ماضی. تو شرمندہ ہوا. ندم (س) ندمًا و ندامۃ علی ما فعل : شرمندہ ہونا. ترصد : واحد مذکر حاضر مضارع. تم تیاری کرتے ہو. گھات میں رہتے ہو. أرصد الرقیب ارصادًا : گھات میں لگے رہنا. أرصد لہ شیئًا : تیار کرنا.

ترجمہ :- تو اس وقت تجھکو ندامت ہوگی کہ اس جیسے نہ ہو سکوگے کہ تم اس کام کی تیاری کرسکو جس کی تیاری اس نے کرلی تھی.

یروی أن عمر بن عبد العزیز رح قال لسابق البربری حین دخل علیہ : عظنی یا سابق وأوجز. قال : نعم یا امیر المومنین وأبلغ انشاء اللہ تع قال ھات فأنشدہ ھذہ الأبیات فبکی عمر حتی سقط مغشیا علیہ

ومما ینسب إلی عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ.

ولا خیرَ فی عیشِ امْرِءٍ لم یکنْ لہ   مع اللہِ فی دارِ القرارِ نصیبُ

اعراب :- (لا) نفی جنس (خیر) اس کا اسم (فی عیش) جار مجرور متعلق ہے لا نفی جنس کی خبر محذوف حاصلٌ سے. (عیش) مضاف (امرء) موصوف (لم یکن) فعل مجزوم بلمْ (لہ) جار مجرور متعلق ہے لم یکن کی خبر محذوف کائنًا سے (مع اللہ) مع : مضاف. اللہ : مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف اور متعلق کائنًا سے (فی دار القرار) فی : حرف جار. دار : مضاف. القرار : مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور کائنًا سے متعلق ہے. (نصیب) لم یکن کا اسم مؤخر ہے. فعل اپنے اسم و خبر سے ملکر امرء کی صفت لا خیر حاصلٌ فی عیش امرء لم یکن نصیب کائنا لہ مع اللہ فی دار القرار

تحقیق لغات :- خیر : شر کی ضد. بھلائی. نیکی ج خیور. کسی چیز کا کامل ہونا. مطلق مال. ج أخیار و خیار. بہت خیر والا. اور خَیْر، أخیر سے مخفف ہوکر اسم تفضیل کا صیغہ بن کر بھی آتا ہے. اسکی مؤنث خیرۃ ہے. عیش : زندگی. گذر بسر. دار القرار : آخرت. نصیب : حصہ. قسمت. ج أنصبۃ. مع اللہ : یعنی مع رضوان اللہ.

ترجمہ : اس شخص کی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لئے آخرت میں اللہ کی خوشنودی کے ساتھ کوئی حصہ نہیں ہے.

فإن تعجب الدُّنيا أناسًا فإنّها   متاعٌ قليلٌ والـزوالُ قريبُ

اعراب :- (إن تعجب) إن حرف شرط. تعجب : فعل شرط (الدنیا) فاعل (أناسًا) مفعول بہ. فعل شرط کی جزا محذوف ہے یعنی فلا فائدۃ فیہ. (فإنّها) فاء تعلیلیہ جملہ ماسبق کی علت بیان کرنے کے لئے. ها: إنّ کا اسم (متاع قلیل) موصوف صفت ہو کر معطوف علیہ (والزوال قریب) واو حرف عطف.

الزوال: مبتدا، الف لام مضاف الیہ کے عوض میں ہے یعنی زوالها.

قریبٌ: خبر، جملہ معطوف. معطوف علیہ ملکر إنّ کی خبر.

فإن تعجب الدنیا أناسًا فلا فائدۃ فی ذلك لما أنها متاع قلیل وزوالها قریب.

تحقیق لغات :- تعجب: واحد مؤنث غائب مضارع. بھلی لگتی ہے. تعجب میں ڈالتی ہے. أعجبه إعجابا: پسند آنا. أعجب به : اسے سراہا گیا. داد دیگئی. بنفسه : اسے خود پر ناز ہے. قرآن میں ہے: ولعبدٌ مؤمن خیر من مشرك ولو أعجبكم. الدنیا: موجودہ زندگی ج دُنًی. ھو فی دنیا دانیۃ: وہ آسودہ زندگی میں ہے. متاع: چاندی سونے کے علاوہ زندگی کا سامان. ہر وہ فانی چیز جس سے کچھ فائدہ اٹھایا جائے پھر وہ فنا کی نذر ہو جائے چنانچہ کہتے ہیں: انما الحیوۃ الدنیا متاع. دنیاوی زندگی فنا ہونیوالی ہے ج أمتعة.

پس اگر لوگوں کو دنیا بھلی معلوم ہو (تو یہ ایک بیکار چیز ہے) کیونکہ وہ معمولی سامان زندگی ہے اور اس کا زوال قریب ہے.

وقال ورقة بن نوفل الأسدي لكفار مكة حين رآهم يعذّبون بلالًا على إسلامه وكان هو وزيد بن عمرو بن نفيل العدوي وعثمان بن الحويرث الأسدي. وعبيد الله بن جحش الأسدي إجتمعوا على تحقيق الدين، وسافروا من أجله، فأما ورقة فتنصّر وتعلّم الكتب ثم آمن بالنبي صلى الله عليه وسلم وصدّقه، وأما زيد فلم يدرك الإسلام، وكان على الحنيفية دين إبراهيم عليه السلام، وترك الأوثان ورسوم الشرك وأما عثمان فلحق بقيصر فتنصّر عنده وأما إبن جحش فكان شاكًا في أمره حتى أسلم ثم هاجر إلى الحبشة فارتدّ وتنصّر هناك.

تحقیق لغات :- یعذّبون : جمع مذکر غائب مضارع : سزا دیتے ہیں. عذاب دیتے ہیں. عذّبه علی کذا تعذیبًا : سزا دینا. بلالا : حضرت بلال حبشی، ایک جلیل القدر صحابی جو ابتدائی دور میں مشرف باسلام ہو گئے تھے، اور کفار مکہ کے نزدیک اسلئے مجرم تھے کہ دین اسلام کو گلے لگایا تھا. (اجتمعوا علی تحقیق الدین) لوگوں نے دین کی تلاش و جستجو کا ارادہ کیا. (سافروا من أجله) اسکے واسطے سفر کیا. فتنصّر: نصرانی ہو گیا. از تفعّل. تعلّم : سیکھا. از تفعّل. الکتب: کتاب کی جمع. مراد آسمانی کتابیں ہیں. یعنی توریت، انجیل وغیرہ. صدّقه: صدّقه : رسول کریم کی تصدیق کی. فلم یدرك الاسلام : اسلام نہیں پایا.

لَقَدْ نَصَحْتُ لِأَقْوَامٍ وَقُلْتُ لَهُمْ   أَنَا النَّذِيرُ فَلَا يَغْرُرْكُمْ أَحَدٌ

اعراب :- (لقد نصحت) لام مؤذنہ للقسم۔ یعنی وَاللّٰہِ لقدْ۔ قد نصحت الخ جواب قسم ہے۔ (نصحت) فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل۔ (لأقوام) جار مجرور نصحت سے متعلق (وقلت) واو حرف عطف۔ قلت: فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل (لهم) قلت سے متعلق ہے۔ (أنا النذیر) أنا: مبتدا، النذیر: خبر۔ جملہ معطوف علیہ (فلا یغرر) فا عاطفہ لا یغرر: فعل نہی (کم) مفعول بہ (احدٌ) فاعل۔ جملہ معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے۔

تحقیق لغات :- نصحتُ: واحد متکلم ماضی۔ میں نے نصیحت کی۔ خیر خواہی کی۔ نصح (ف) نَصحًا و نُصحًا۔ نصیحت کرنا۔ خالص اور سچی دوستی کرنا۔ أقوام: مفردھا قوم۔ آدمیوں کا گروہ۔ قریبی رشتہ دار جو ایک دادا میں شریک ہوں۔ النذیرُ معنی میں مُنذِر کے ہے جیسے بدیع معنی میں مُبدِع کے ہے بمعنی ڈرانیوالا۔ خبردار کرنیوالا۔ أنذرہ بالأمر إنذارًا و نذیرًا: باخبر کرنا۔ اور انجام سے ڈرانا۔ ج نُذُر۔ لا یغرر: واحد مذکر غائب فعل نہی۔ وہ دھوکا نہ دے غرّ (ن) غرًّا و غِرّۃ و غرورا: دھوکا دینا۔ باطل کی رغبت دلانا۔ محاورہ میں بولا جاتا ہے ماغرّک بفلانٍ: تو نے اسکے خلاف کیسے جرأت کی۔

ں نے قوموں کو نصیحت کی اور ان سے کہا کہ میں ڈرانیوالا ہوں لہٰذا کوئی دھوکہ نہ دے۔

(١) لَا تَعْبُدُنَّ إِلٰهًا غَيْرَ خَالِقِكُمْ   فَإِنْ دُعِيتُمْ فَقُولُوا دُونَهُ حَدَدُ
(٢) سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ لَا شَيْءٌ يُعَادِلُهُ   رَبُّ الْبَرِيَّةِ فَرْدٌ وَاحِدٌ صَمَدٌ

(١) اعراب :- (لا تعبدن) فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل۔ (إلها) مفعول بہ موصوف (غیر خالقکم) مضاف مضاف الیہ ہوکر صفت۔ (فان دُعیتم) إنْ حرف شرط دُعیتم: فعل شرط (فقولوا) فا حرف جزا۔ قولوا: فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل (دونہ) مبتدا (حدد) خبر جملہ محلاً منصوب قول کا مقولہ ہے۔

تحقیق لغات :- لا تعبدنّ: فعل نہی جمع مذکر حاضر با نون ثقیلہ۔ تم ہرگز عبادت نہ کرو۔ دونَ: بمعنی غیر۔ علاوہ۔ حددٌ: ممانعت۔ رکاوٹ۔ ترجمہ :- تم اپنے خالق کے علاوہ ہرگز کسی کی عبادت نہ کرو، لہٰذا اگر (غیر اللہ کی عبادت کی طرف) بلائے جاؤ تو کہدو کہ اس کے غیر کی ممانعت ہے۔ اعراب :- سبحان ذی العرش: یعنی أسبّح ذا العرش سبحانًا۔ (أسبح) فعل با فاعل (ذا العرش) مفعول بہ (سبحانا) مفعول مطلق۔ سبحان ذی العرش: میں سبحان کی اضافت مفعول بہ کی طرف ہے۔ (لا) نافیہ۔ (شیءٌ) مبتدا (یعادلہ) خبر (رب البریۃ) مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا محذوف ھو کی خبر (فرد) خبر ثانی (واحد) خبر ثالث (صمد) خبر رابع۔ تحقیق لغات :- سبحان: مصدر: پاکی بیان کرنا۔ سبّح اللہ وللہ: اللہ کی پاکی بیان کرنا۔ یعادلُ: واحد مذکر غائب مضارع۔ عادل بین الشیئین معادلۃً: دو چیزوں کے درمیان برابری کرنا۔ البریّۃ: مخلوق ج برایا۔ صمد: بے نیاز، ٹھوس۔ ہمیشہ رہنے والا، بلند شان والا۔ اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے

ترجمہ :- میں عرش والے کی پاکی بیان کرتا ہوں، کوئی چیز اسکی برابری نہیں کرسکتی، وہ مخلوق کا خدا تنہا اکیلا اور بے نیاز ہے۔

لَقَدْ نَصَحْتُ لِأَقْوَامٍ وَقُلْتُ لَهُمْ   أَنَا النَّذِيرُ فَلَا يَغْرُرْكُمْ أَحَدٌ.

اعراب :- (لقد نصحت) لام مؤذنہ للقسم. یعنی وَاللّٰہِ لَقَدْ. قد نصحت الخ جواب قسم ہے. (نصحت) فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل. (لأقوام) جار مجرور نصحت سے متعلق (وقلت) واو حرف عطف. قلت: فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل (لهم) قلت سے متعلق ہے. (أنا النذير) أنا: مبتدا النذير: خبر. جملہ معطوف علیہ (فلا يغرر) فاء عاطفہ لا يغرر: فعل نہی (کم) مفعول بہ (أحدٌ) فاعل. جملہ معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے.

تحقیق لغات :- نصحت: واحد متکلم ماضی. میں نے نصیحت کی. خیر خواہی کی. نصح (ف) نَصحًا و نُصحًا. نصیحت کرنا. خالص اور سچی دوستی کرنا. أقوام: مفردھا قوم. آدمیوں کا گروہ. قریبی رشتہ دار جو ایک دادا میں شریک ہوں. النذیر: معنی میں مُنذِر کے ہے جیسے بدیع معنی میں مُبدِع کے ہے بمعنی ڈرانیوالا. خبردار کرنیوالا. أنذرہ بالأمر إنذارًا و نذیرًا: باخبر کرنا. اور انجام سے ڈرانا. ج نُذُر. لا یغرر: واحد مذکر غائب فعل نہی. وہ دھوکا نہ دے غرّ (ن) غرًّا و غِرّۃً و غرورا: دھوکا دینا. باطل کی رغبت دلانا. محاورہ میں بولا جاتا ہے ماغرّك بفلانٍ: تونے اسکے خلاف کیسے جرأت کی.

ترجمہ :- میں نے قوموں کو نصیحت کی اور ان سے کہا کہ میں ڈرانیوالا ہوں لہٰذا تمھیں کوئی دھوکہ نہ دے.

(۱) لَا تَعْبُدُنَّ إِلٰهًا غَيْرَ خَالِقِكُمْ   فَإِنْ دُعِيتُمْ فَقُولُوا دُونَهُ حَدَدُ

(۲) سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ لَا شَيْءٌ يُعَادِلُهُ   رَبُّ الْبَرِيَّةِ فَرْدٌ وَاحِدٌ صَمَدٌ

(۱) اعراب :- (لا تعبدن) فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل. (إلها) مفعول بہ موصوف (غیر خالقکم) مضاف مضاف الیہ ہوکر صفت. (فان دُعیتم) إنْ حرف شرط دُعیتم: فعل شرط (فقولوا) فاء حرف جزا. قولوا: فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل (دونہ) مبتدا (حدد) خبر. جملہ محلا منصوب قول کا مقولہ ہے۔

تحقیق لغات :- لا تعبدنّ: فعل نہی جمع مذکر حاضر بانون ثقیلہ. تم ہرگز عبادت نہ کرو. دون: بمعنی غیر. علاوہ. حددٌ: ممانعت. رکاوٹ. ترجمہ :- تم اپنے خالق کے علاوہ ہرگز کسی کی عبادت نہ کرو، لہٰذا اگر (غیر اللہ کی عبادت کی طرف) بلائے جاؤ تو کہدو کہ اس کے غیر کی ممانعت ہے. اعراب :- سبحان ذی العرش: یعنی أسبحُ ذا العرش سبحانًا. (أسبح) فعل بافاعل (ذا العرش) مفعول بہ (سبحانا) مفعول مطلق. سبحان ذی العرش: میں سبحان کی اضافت مفعول بہ کی طرف ہے. (لا) نافیہ. (شیئٌ) مبتدا (یعادلہ) خبر (رب البریۃ) مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا محذوف ھو کی خبر (فرد) خبر ثانی (واحد) خبر ثالث (صمد) خبر رابع. تحقیق لغات :- سبحان: مصدر: پاکی بیان کرنا. سبّح اللہ وللہ: اللہ کی پاکی بیان کرنا. یعادل: واحد مذکر غائب مضارع. عادل بین الشیئین معادلۃً: دو چیزوں کے درمیان برابری کرنا. البریّۃ: مخلوق ج برایا. صمد: بے نیاز، ٹھوس. ہمشہ رہنے والا، بلند شان والا. اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے

ترجمہ :- میں عرش والے کی پاکی بیان کرتا ہوں، کوئی چیز اسکی برابری نہیں کرسکتی، وہ مخلوق کا خدا تنہا اکیلا اور بے نیاز ہے.

(۱) سُبحانَہٗ ثمّ سُبحانًا نعوذُ بہٖ   وقبلنا سبّحَ الجُودِیُّ والجَمَدُ

(۲) مسخّرٌ کلُّ من تحتَ السماءِ لہٗ   لاینبغی أن یناویَ مُلکَہٗ أحدٌ

(۱) اعراب ظاہر ہے

تحقیق لغات :- نعوذ : جمع متکلم مضارع. ہم پناہ ڈھونڈھتے ہیں. عاذ بہ (ن) عوذا وعیاذًا: پناہ ڈھونڈھنا. الجودی : وہ پہاڑ جس پر طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ٹھہری تھی. الجمد : ایک دوسرے پہاڑ کا نام. سبح الجودی : اسمیں تلمیح ہے قرآن کی اس آیت کی طرف : واستوت علی الجودی وقیل بُعدًا للقوم الظلمین.

ترجمہ :- ہم خوب خوب اسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسکی پناہ ڈھونڈھتے ہیں، اور ہم سے پہلے جودی وجمد نے اسکی پاکی بیان کی.

(۲) اعراب : (مسخر) خبر مقدم (کل) مضاف (من) موصولہ (تحت السماء) مضاف مضاف الیہ ہوکر ظرف اور مستقرٌ محذوف سے متلق ہوکر صلہ. موصول وصلہ ملکر مضاف الیہ. مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ر مؤخر (لہ) مسخرٌ سے متلق ہے. (لاینبغی) فعل (أن) مصدریہ (یناوی) فعل (ملکہ) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مفعول بہ. (أحد) فاعل. فعل وفاعل اور مفعول ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر لاینبغی کا فاعل.

تحقیق لغات :- مسخّر : صیغہ اسم مفعول. مطیع. فرمانبردار. یناوی : واحد مذکر غائب مضارع از مفاعلۃ ناوئ یناوی مناواۃ : مقابلہ کرنا. فخر کرنا. دشمنی کرنا.

ترجمہ :- جو بھی آسمان کے نیچے ہے اس کا فرمانبردار ہے، اسکی بادشاہت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا.

لاشیءَ مِمّا تری تبقَی بشاشتُہٗ   یبقَی الإلٰہُ ویُودِی المالُ والولدُ

اعراب :- (لا) نفی جنس (شیء) اسم. ممّا تری : اصل میں من ما تراہ ہے. (مما) من : حرف جار. ما : بمعنی الذی اسم موصول (تری) صلہ. تری : فعل أنت کی ضمیر اس میں فاعل (ہ) ضمیر مفعول بہ ذوالحال جس کا مرجع ما ہے (تبقی) فعل. (بشاشتہ) مضاف مضاف الیہ ہوکر فاعل. جملہ حال ہے. (یبقی) فعل (الإلہ) فاعل. جملہ معطوف علیہ. (ویودی) واو حرف عطف (یودی) فعل (المال) معطوف علیہ (والولد) واو حرف عطف الولد : معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر یودی کا فاعل. جملہ معطوف.

تحقیق لغات :- تبقی : واحد مؤنث غائب مضارع : وہ باقی رہتی ہے. بقی (س) بقاءً: باقی رہنا. البشاشۃ : چہرہ کی رونق. تازگی. یُودی : واحد مذکر غائب مضارع ہلاک ہوتا ہے. أودیٰ إیداءً : ہلاک ہونا. أودی بہ الموت : موت کا کسی کو لے جانا. المال : مال. دولت. اہل بادیہ کے نزدیک مال کا اطلاق مویشی پر ہوتا ہے. کہتے ہیں : خرج إلی مالہ. اپنی جائداد یا اونٹوں کی طرف گیا. الولد : بچہ. مذکر، مؤنث واحد، تثنیہ، جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے. ج أولاد و وِلدۃ.

ترجمہ :- جن چیزوں کو تم دیکھتے ہو ان میں سے کسی چیز کی رونق باقی نہیں رہے گی (صرف) خدا باقی رہے گا اور مال واولاد ہلاک ہوجائیں گے (کل شیء ھالک إلا وجھہ اور کل من علیہا فانٍ ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والإکرام سے یہ معنی ماخوذ ہے)

لم تغنِ عن هُرمزٍ یوماً خزائنُه   والخلدَ قد حاولت عادٌ فما خلدوا

اعراب :- (لم تغن) فعل منفی مضارع (عن ھرمز) جار مجرور لم تغن سے متعلق ہے (یوماً) ظرف (خزائنه) خزائن: مضاف. ھاء: مضاف الیہ. مرجع ھرمز ہے۔ مضاف ومضاف الیہ ملکر لم تغن کا فاعل. (والخلد) مفعول مقدم (قد حاولت) فعل (عادٌ) فاعل (فما خلدوا) فا: عاطفہ ما: نافیہ خلدوا: فعل واو جمع اسمیں فاعل جملہ معطوف. والخلد قد حاولت الخ کا اعراب علی شریطة التفسیر بھی ہوسکتا تھا لیکن ہم نے طلبار کی سہولت کیلئے آسان اعراب اختیار کیا۔

تحقیق لغات :- لم تغن : واحد مؤنث غائب فعل مضارع مجزوم بلم: اس نے بے نیاز نہیں کیا. فائدہ نہیں پہونچایا. أغنى عنه إغناءً : بے نیاز بنانا. دور کرنا. نفع دینا. فائدہ پہونچانا. ھذا ما یغني عنك شيئاً : یہ تجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا. ھرمز: فارس کے ایک بادشاہ کا نام نوشیرواں عادل کا بیٹا اور خسرو پرویز کا باپ. الخل بضم خار ہمیشگی. دوام. حاولت : از مفاعلة، صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی: ا کوشش کیا حاول محاولة : کوشش کرنا. کوشش کرکے دیکھنا. دھوکے سے لینے کی کوشش کرنا. ورغلانا. پھسلانا. عادٌ: ہود علیہ السلام کی قوم. فما خلدوا: از نصر، جمع مذکر غائب ماضی: وہ لوگ ہمیشہ نہیں رہے. خلد (ن) خلوداً: ہمیشہ رہنا۔

ترجمہ :- کسی دن ہرمز کو اس کے خزانے نے فائدہ نہیں پہونچایا اور قوم عاد نے ہمیشگی کی کوشش کی (مگر) وہ ہمیشہ نہیں رہے۔

حوضٌ ھنالك موردٌ بلا کذبٍ   لابد مِن وِردِه یوماً کما وَرَدُوا

اعراب :- (حوض) خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی الموت حوض. (ھنالك) ظرف مکان (مورود) حوض کی صفت (بلا کذب) جار مجرور موردٌ سے متعلق ہے.

(لابد) لا: نفی جنس بدّ: اسم (من ورده) من: حرف جار ورد: مضاف (ه) مضاف الیہ جس کا مرجع حوض ہے. (یوما) ظرف (کما) کاف تشبیہ مضاف ما: مصدریہ (وردوا) فعل ھم کی ضمیر اس میں فاعل. فعل وفاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر مصدر محذوف کی صفت.

تقدیر عبارت: وروداً مثلَ ورودھم. اور من وردہ یوما کما وردُوا جار مجرور ہوکر لار نفی جنس کی خبر محذوف کائنٌ سے متعلق ہے۔

تحقیق لغات :- حوض : پانی جمع ہونے کی جگہ ج أحواض وحیاض وحیضان. ھنالك: اسم اشارہ بعید کے لئے. ھنالك اصل میں ھنا ہے جو اسم اشارہ قریب کیلئے ہے بمعنی یہاں کبھی اسمیں ھاء تنبیہ کا اضافہ کرکے کہتے ہیں ھٰھنا اور کبھی کاف خطاب لگا کر ھناك کہا جاتا ہے. پھر اسمیں لام بُعد کا اضافہ کرکے ھنالك کہا جاتا ہے بمعنی وہاں. مورود: موضع ورود کے معنی میں ہے. ورد (ض) وروداً: اترنا. پانی کے گھاٹ پر اترنا. قرآن میں ہے فلما ورد ماء مدين.

ترجمہ :- موت ایک حوض ہے بلاشبہ وہاں اترنا ہے، چنانچہ کسی نہ کسی دن ہر شخص کو اسپر اترنا ہے جیسا کہ بہت سے لوگ اترے. یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے : کلّ نفس ذائقة الموت۔

ولاسليمان إذ دان الشعوب له
والجن والإنس تجري بينهما البُرُد

اعراب :- (لا) نافیہ. (سلیمان) فعل محذوف کا فاعل ذوالحال۔ تقدیر عبارت: ما خلد سلیمان. (إذ) ظرفیہ مضاف (دان) فعل (الشعوب) فاعل (له) دان سے متعلق ہے (والجن) واوِحالیہ الجن: معطوف علیہ (والإنس) واو حرف عطف الإنس: معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر مبتدا. (تجری) فعل (بینهما) مضاف مضاف الیہ ہوکر ظرف اور تجری سے متعلق ہے. (البرد) فاعل فعل و فاعل اور متعلق ملکر خبر. جملہ حال ہے۔

تحقیق لغات :- سلیمان : انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک جلیل القدر نبی ہیں. داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے آپ کا دورِ حکومت ۹۷۰ سے ۹۳۵ قبل مسیح ہے. دان : صیغہ واحد مذکر غائب ماضی. وہ فرمانبردار ہوا. دان (ض) دیناً فرمانبردار ہونا. کسی کے سامنے اظہارِ عجز کرنا. الشعوب : مفرد ها شعب. بڑا قبیلہ. لوگوں کی جماعت دراڑ، شگاف. الجن : جن. پری. دیو. ایک مخلوق جسکی تخلیق آگ سے ہوئی ہے اور آنکھوں سے اوجھل رہتی ہے. الإنس : آدمی. واحد إنسيٌّ وأَنَسِيٌّ ج أناس وأناسي. البُرُد : بضم باء و راء مفرد ها بريد بمعنی ڈاک، قاصد، ایلچی

ترجمہ : اور سلیمان علیہ السلام ہمیشہ نہیں رہے، جبکہ تمام قومیں اور جن و انسان ان کے مطیع و فرمانبردار ہوگئے اس حال میں کہ جن و انس کے درمیان نامہ و پیام چلتے تھے (یعنی ان کے مابین مواصلات اور تعلقات قائم تھے باوجود اس کے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہمیشگی نصیب نہ ہو سکی)

أين الملوك التي كانت نوافلها
من كل أوب إليها وافد يفد

اعراب :- (أين) خبر مقدم (الملوك) موصوف (التي) اسم موصول (كانت) تامہ فعل (نوافلها) نوافل : مضاف ها مضاف الیہ جس کا مرجع الملوک ہے. مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل. فعل و فاعل ملکر صلہ۔ موصول و صلہ ملکر الملوک کی صفت اول۔ (من) حرف جار (كل أوب) مضاف و مضاف الیہ ہوکر مجرور. جار مجرور آنیوالے يفد سے متعلق. (إليها) جار مجرور يفد سے متعلق. (وافد) موصوف (يفد) فعل هو کی ضمیر اس میں فاعل فعل اپنے فاعل اور متعلقات سے ملکر وافد کی صفت. موصوف و صفت ملکر الملوك کی صفت ثانی. الملوك اپنی دونوں صفت سے ملکر مبتدا مؤخر. (من كل أوب إليها وافد يفد) کا اعراب مبتدا، خبر کا بھی ہو سکتا ہے لیکن میں نے موصوف و صفت کا اعراب اختیار کیا ہے۔

تحقیق لغات :- الملوك : مفرد ها مَلِكٌ بمعنی بادشاہ النوافل : مفرد ها نافلة بمعنی بخشش. غنیمت. فرض سے زائد چیز. أوب : جہت. راستہ کہا جاتا ہے جاؤا من كل أوب: وہ لوگ ہر سمت اور ہر جہت سے آئے. وافد : صیغہ اسم فاعل آنے والا. قاصد. آدمیوں کی جماعت جو مشترکہ کام کے لئے بھیجی جائے ج وفد، وفود، وفاد. يفد : واحد مذکر غائب، مضارع وفد (ض) وفدا وفوداً ووفادة : وفد بنکر آنا. قاصد بنکر آنا.

ترجمہ :- کہاں ہیں وہ بادشاہ جن کی بخششیں ہوتی تھیں اور ہر طرف سے ان کے پاس وفد آتے رہتے تھے (یعنی دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ، جاہ و سطوت کے مالک ان کو بھی گردشِ زمانہ نے اچک لیا ع زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے)

يُروى أنّ عمر بن الخطاب رضى الله عنه حجّ آخر عمره فلمّا كان بضُجنان قال لَا إلٰهَ إلّا الله العليّ العظيم المعطي من شاء ما شاء كنت بهذا الوادي في مدرعة صوف أرعى إبل الخطاب، وكان فظّاً غليظاً يتعبني إذا عملت، ويضربني إذا قصرت وقد أمسيت الليلة ليسَ بيني وبين الله أحدٌ، ثم أنشد: لا شيئ مما ترى تبقى بشاشته، ويبقى الإله ويودي المال والولد الخ.

وقال آخر

أرى رجالاً بأدنى الدّين قد قنعوا   ولا أراهم رضوا في العيش بالدون

اعراب :- (أرى) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل (رجالاً) مفعول بہ موصوف (بأدنى الدين) با حرف جار أدنى : مضاف۔ الدين : مضاف الیہ۔ مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور قد قنعوا سے متعلق (قد قنعوا) فعل ھم کی ضمیر اس میں فاعل۔ فعل وفاعل ملکر صفت۔ جملہ معطوف علیہ۔ (ولا أراهم) واو حرف عطف (لا أرا) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل ھم ضمیر مفعول بہ جس کا مرجع رجالاً ہے (رضوا) فعل با فاعل (في العيش) اور (بالدون) رضوا سے متعلق۔

تحقیق لغات :- قنعوا : جمع مذکر غائب ماضی۔ قنع (س) قنُعاً وقناعة : جو کچھ حصہ میں آئے اسپر صبر کرنا۔ دون : معمولی خسیس چیز۔

ترجمہ :- میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دین کے معمولی حصہ پر مطمئن ہوگئے اور دیکھتا ہوں کہ دنیاوی زندگی میں تھوڑی چیز پر راضی نہیں ہیں۔

فَاسْتَغْنِ بالدّينِ عن دنيا الملوك كما   إِسْتَغْنَى الملوكُ بدنياهُم عن الدّينِ

اعراب :- إستغن : فعل امر أنت کی ضمیر اسمیں فاعل، (بالدين) إستغن کا متعلق اول اور (عن دنيا الملوك) متعلق ثانی۔ (كما استغنى) کاف تشبیہ مضاف ما : مصدریہ استغنى : فعل (الملوك) فاعل۔ (بدنياهم) با حرف جار۔ دنیا : مضاف۔ ھم : مضاف الیہ۔ مرجع الملوك ہے۔ مضاف ومضاف الیہ مجرور إستغنى کا متعلق اول (عن الدين) متعلق ثانی۔ فعل و فاعل اور متعلقات ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر صفت مصدر محذوف کی۔ تقدیر عبارت : فاستغن بالدين عن دنيا الملوك إستغناءً مثل إستغناء الملوك۔

تحقیق لغات :- إستغن : واحد مذکر بحث امر۔ تو بے نیاز ہوجا۔ إستغنى إستغناءً بے نیاز ہونا۔ إستغنى عنه به : اکتفا کرنا۔ إستغنى الله : خدا سے دعا کرنا کہ بے نیاز کردے۔ الدين : دین کا لفظ قرآن میں چار معنوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔

(۱) مذہب وشریعت کے معنی کے لئے مثلاً أفغير دين الله يبغون۔ ۸۳۔ آل عمران

(۲) قانون ملکی کیلئے مثلاً : ما كان ليأخذ أخاه في دين الملك ۷۶۔ یوسف

(۳) اطاعت کے معنی کیلئے مثلاً : وله ما في السمٰوٰت والارض وله الدين واصبا ۵۲۔ نحل

(۴) جزا کے معنی کیلئے مثلاً : إنّما توعدون لصادق وانّ الدين لواقع ۶۔ ذاريات

ترجمہ :- تو بادشاہوں کی دنیا سے بے نیاز ہوکر دین پر اکتفا کرلے، جیسا کہ بادشاہوں نے دین سے بے نیاز ہوکر اپنی دنیا پر اکتفا کرلیا ہے۔

يُروى أنّ عمر بن الخطاب رضى الله عنه حجّ آخر عمره فلمّا كان بضُجنان قال لا إلٰهَ إلّا الله العلىّ العظيم المعطى من شاء ما شاء كنت بهذا الوادى فى مدرعة صوف أرعى إبل الخطاب، وكان فظًّا غليظًا يتعبنى إذا عملت، ويضربنى إذا قصرت وقد أمسيت الليلة ليسَ بينى وبين الله أحدٌ، ثم أنشد: لا شئ مما ترى تبقى بشاشته

ويبقى الإله ويودى المال والولد الخ۔

وقال آخر

أرى رجالًا بأدنى الدّين قد قنعوا   ولا أراهم رضوا فى العيش بالدون

اعراب :- (أرى) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل (رجالًا) مفعول بہ موصوف (بأدنى الدين) با حرف جار أدنى : مضاف۔ الدين : مضاف الیہ۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور قد قنعوا سے متعلق (قد قنعوا) فعل ھم کی ضمیر اس میں فاعل۔ فعل و فاعل ملکر صفت۔ جملہ معطوف علیہ۔ (ولا أراهم) واو حرف عطف (لا أرا) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل ھم ضمیر مفعول بہ جس کا مرجع رجالًا ہے (رضوا) فعل با فاعل (فى العيش) اور (بالدون) رضوا سے متعلق۔

تحقیق لغات :- قنعوا : جمع مذکر غائب ماضی۔ قنع (س) قنعًا و قناعة : جو کچھ حصہ میں آئے اسپر صبر کرنا۔ دون : معمولی خسیس چیز۔

ترجمہ :- میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دین کے معمولی حصہ پر مطمئن ہو گئے اور دیکھتا ہوں کہ دنیاوی زندگی میں تھوڑی چیز پر راضی نہیں ہیں۔

فَاسْتَغْنِ بالدّينِ عن دنيا الملوك كما   إِسْتَغْنَى الملوكُ بدنياهُم عنِ الدّينِ

اعراب :- إستغن : فعل امر أنت کی ضمیر اسمیں فاعل، (بالدين) إستغن کا متعلق اول اور (عن دنيا الملوك) متعلق ثانی۔ (كما استغنى) کاف تشبیہ مضاف ما : مصدریہ استغنى : فعل (الملوك) فاعل۔ (بدنياهم) با حرف جار۔ دنيا : مضاف۔ هم : مضاف الیہ۔ مرجع الملوك ہے۔ مضاف و مضاف الیہ مجرور إستغنى کا متعلق اول (عن الدين) متعلق ثانی۔ فعل و فاعل اور متعلقات ملکر تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر صفت مصدر محذوف کی۔ تقدیر عبارت : فاستغن بالدين عن دنيا الملوك إستغناءً مثل إستغناء الملوك۔

تحقیق لغات :- إستغن : واحد مذکر حاضر امر۔ تو بے نیاز ہو جا۔ إستغنى إستغناءً بے نیاز ہونا۔ إستغنى عنه به : اکتفا کرنا۔ إستغنى الله : خدا سے دعا کرنا کہ بے نیاز کر دے۔ الدين : دین کا لفظ قرآن میں چار معنوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔

(۱) مذہب و شریعت کے معنی کے لئے مثلاً أفغير دين الله يبغون۔ ۸۳۔ آل عمران

(۲) قانون ملکی کیلئے مثلاً : ماكان ليأخذ أخاه فى دين الملك ۔ ۷۶۔ یوسف

(۳) اطاعت کے معنی کیلئے مثلاً : وله ما فى السمٰوٰت والارض وله الدين واصبا ۵۲۔ نحل

(۴) جزا کے معنی کیلئے مثلاً : إنّما توعدون لصادق وانّ الدين لواقع ۔ ۶۔ ذاریات

ترجمہ :- تو بادشاہوں کی دنیا سے بے نیاز ہو کر   دین پر اکتفا کر لے، جیسا کہ بادشاہوں نے دین سے بے نیاز ہو کر اپنی دنیا پر اکتفا کر لیا ہے۔

عَجِبْتُ لِمُبْتَاعِ الضَّلَالَةِ بِالْهُدٰی
وَمَنْ یَشْتَرِی دُنْیَاہُ بِالدِّیْنِ أَعْجَبُ

اعراب :- پہلے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔ (ومن یشتری) واو عاطفہ من: موصول یشتری: فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل (دنیاہ) دنیا: مضاف. ھاء: مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول بہ (بالدین) یشتری سے متعلق فعل و فاعل و مفعول اور متعلق ملکر صلہ. موصول وصلہ ملکر مبتدا، (أعجب) خبر

تحقیق لغات :- عَجِبْتُ : واحد متکلم ماضی از سمع : میں نے تعجب کیا۔ عجب عجباً من الأمر وله : تعجب کرنا ــ إلیه : پسند کرنا۔ المبتاع : صیغہ اسم فاعل خریدنے والا. إبتاع الشیٔ إبتاعاً : خریدنا. الضلالۃ : گمراہی. باطل. ہلاکت. الھدیٰ : کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے : (۱) قلبی نور و بصیرت کیلئے مثلاً : والّذین اھتدوا زادھم ھدی ۱۷- محمد. (۲) دلیل وحجت اور نشان راہ کے لئے مثلاً : أو أجد علی النار ھدی ۱۰- طٰہٰ. (۳) سیدھا اور صاف راستہ مثلاً : إنّك لعلی ھدی مستقیم ۶۸. حج (۴) فعل ہدایت مثلاً : لیس علیك ھداھم ولٰکنّ اللّٰہ یھدی من یشاء - أعجبُ : صیغہ اسم تفضیل : زیادہ تعجب خیز ہے، بہت حیرت انگ

ترجمہ : ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والے پر مجھے تعجب ہے۔ اور جو اپنا دین دیکر دنیا خریدتا ہے وہ اور زیادہ تعجب خیز ہے (یعنی ہدایت چھوڑ کر ضلالت اختیار کرنا، اور دین پر دنیا کو ترجیح دینا ایک تعجب خیز بات ہے۔
ع بریں عقل و دانش بباید گریست)

وأَعْجَبُ مِنْ هٰذَیْنِ مَنْ بَاعَ دِیْنَہٗ
بِدُنْیَا سِوَاہُ فَهُوَ مِنْ ذَیْنِ أَعْجَبُ

اعراب :- (أعجب) اسم تفضیل (من ھذین) جار مجرور ہو کر أعجبُ سے متعلق أعجب اپنے متعلق سے ملکر خبر مقدم (من باع دینہ) من : موصولہ. باع : فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع مَن ہے. دینہ : مضاف ومضاف الیہ ہو کر مفعول بہ (بدنیا) با: حرف جار. دنیا : مضاف (سواہ) سوا: مضاف الیہ مضاف ھاء : مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور باع سے متعلق باع اپنے فاعل و مفعول اور متعلق سے ملکر صلہ. موصول وصلہ ملکر مبتدا مؤخر (فھو) فا: استینافیہ. ھو: مبتدا، مرجع مَن ہے. (من ذین) جار و مجرور آنیوالے أعجب سے متعلق. (أعجب) صیغہ اسم تفضیل اپنے متعلق سے ملکر خبر. یہ جملہ أعجب من ھذین کی محض تاکید ہے۔

تحقیق لغات :- من ھذین : ان دونوں سے یعنی ہدایت کے بدلے گمراہی اور دین کے بدلے دنیا خریدنے والے سے. باع : واحد مذکر ماضی از ضرب. بیچا. باعَ (ض) بیْعاً ومبیعاً ــ فلاناً کتاباً أو من فلان کتاباً : بیچنا. خریدنا.

ترجمہ :- اور ان دونوں سے زیادہ تعجب خیز وہ شخص ہے جو اپنے سوا کسی دوسرے کی دنیا کے بدلے اپنا دین بیچے، لہٰذا وہ ان دونوں سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے (یعنی جو شخص دوسرے کی دنیا بنانے کے لئے اپنا دین بگاڑے وہ یقیناً ان دونوں سے زیادہ قابل حیرت وحسرت ہے۔

قال محمود الورّاق

تَعصِیْ الإِلٰهَ وأنت تُظہِرُ حُبَّہٗ
هذا مُحالٌ فی القیاس بَدِیعٌ

اعراب :۔ (تعصی) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال. (الإله) مفعول بہ (وأنت تظہر حبہ) واوحالیہ. أنت : مبتدا، تظہر حبہ : خبر. جملہ حال ہے. (هذا محال) هذا : مبتدا، محال : خبر اول. (فی القیاس) بدیعٌ سے متعلق. (بدیع) خبر ثانی.

تحقیق لغات :۔ تعصی : واحد مذکر حاضر مضارع : تم نافرمانی کرتے ہو از ضرب عصی (ض) عصیاً ومعصیةً : نافرمانی کرنا۔ مخالفت کرنا۔ دشمنی کرنا. الإله: معبود۔ وہ ذات جو نفع وضرر پر قادر ہو۔ وہ ذات جس کی کنہ اور ماہیت میں عقل انسانی متحیر اور اسکے ادراک سے قاصر ہے ج آلهة. الحبّ: محبت۔ اُنس۔ دوستی۔ رغبت۔ خواہش. حبّ (ض) حُبّاً الشیٔ: محبت کرنا۔ رغبت کرنا۔ محالٌ : بضم میم۔ غیر ممکن۔ انہونی بات۔ مشکل. دشوار۔ القیاس : اندازہ. میزان عقل۔ اصطلاح منطق میں وہ قول جو دو جملوں سے مرکب ہو اور اس سے کچھ نتیجہ نکلے۔ بولا جاتا ہے : هذا قیاس ذاك : یہ اسکے مشابہ ہے. بدیع : نادر اور انوکھی چیز۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم کہا جاتا ہے : الله بديع السموات والأرض: یعنی اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کا موجد ہے. علم البدیع : وہ علم جس سے کلام کی لفظی ومعنوی خوبیاں معلوم ہوں

ترجمہ :۔ تم خدا کی نافرمانی کرتے ہو اور اس سے محبت کا اظہار بھی، یہ عقلاً محال اور ایک انوکھی چیز ہے. (یہ محال ہے کہ اللہ سے محبت بھی ہو اور اس کی نافرمانی بھی)

لو کان حُبُّكَ صادقاً لأطعتَهٗ
إنّ المُحِبَّ لِمَن یُّحِبُّ یُطیعُ

اعراب :۔ (لو کان حبك) لو : حرف شرط. کان : فعل ناقص. (حبك) مضاف ومضاف الیہ ہوکر اسم. (صادقا) خبر. (لأطعته) لام جزائیہ. أطعت : فعل. أنت کی ضمیر اسمیں فاعل. هاء : مفعول بہ. مرجع الإله ہے. فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جزاء. (إن المحب) إنّ : حرف تاکید. ألمحبّ: إنّ کا اسم (لمن یحب) لام حرف جار من : موصولہ. یحبّ : صفت. موصوف وصفت ملکر مجرور. جار مجرور آنے والے یطیع سے متعلق. (یطیع) فعل هو کی ضمیر اسمیں فاعل. مرجع المحب ہے. فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر إنّ کی خبر.

تحقیق لغات :۔ أطعت : واحد مذکر حاضر ماضی : تو نے فرمانبرداری کی۔ بات مانی. تابعداری کی. أطاعهٗ إطاعةً : فرمانبرداری کرنا. حکم ماننا. (المحِبّ) بکسر حاء : عاشق. فریفتہ۔ دلدادہ۔ دوست. آشنا. محِبٌّ لذاته : خود غرض. خود رائے. حُبٌّ : عشق. محبت. چاہت. خواہش. جذبہ. یحبُّ : واحد مذکر غائب مضارع : محبت کرتا ہے. پسند کرتا ہے. چاہتا ہے. أحبّه : محبت کرنا. چاہنا۔ فریفتہ ہونا.

ترجمہ :۔ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو واقعی تو اسکی فرمانبرداری کرتا، بیشک عاشق جس سے محبت کرتا ہے اس کی فرمانبرداری کرتا ہے (اظہار محبت ایک دعویٰ ہے، فرمانبرداری اور وفاشعاری اس کی دلیل، اور دعوی بلا دلیل غلط)

وقال أيضاً

یاناظِراً یَرْنُو بعَیْنَی راقِدٍ
ومشاهداً للأمرِ غیرَ مشاهدِ

اعراب :- (یاناظرا) یا: حرف ندا، ناظراً: منادی غیر معین موصوف۔ (یرنو) فعل، هو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع ناظرا ہے. (بعینی راقد) با، حرف جار عینی مضاف، راقد: مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور یرنو سے متعلق. یرنو اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صفت. موصوف وصفت ملکر منادی. مشاهداً: منصوب بحذف ندا، (غیر مشاهد) مضاف ومضاف الیہ ہوکر حال مشاهداً کی ضمیر سے. حال وذوالحال ملکر منادی.

تحقیق لغات :- یرنو: صیغہ واحد مذکر غائب مضارع ؛ وہ ٹکٹکی باندھکر دیکھتا ہے۔ رنی (ن) رُنوّا ورنی إلیه: کسی کیطرف ٹکٹکی لگاکر دیکھنا۔ توجہ سے دیکھنا۔ رنی الرجل: دل کی خواہش کے غلبہ کیساتھ کھیل کود میں لگنا۔ بعینی: اصل میں بعینین ہے اضافت کیوجہ سے نون تثنیہ گرگیا۔ راقد: اسم فاعل بمعنی سونیوالا از نصر رقد (ن) رقودا ورُقادا: سونا۔ رقد السوق: بازار کا سرد پڑنا۔ مشاهد: اسم فاعل دیکھنے والا۔ مشاہدہ کرنیوالا۔ شاهدهٗ مشاهدة: معائنہ کرنا۔ مشاہدہ کرنا. ملاحظہ کرنا.

ترجمہ :- اے ٹکٹکی باندھکر دیکھنے والے، سونیوالوں کی آنکھوں سے اور اے امور کا مشاہدہ کرنیوالے حالانکہ مشاہدہ کرنیوالا نہیں ہے (جس طرح بعض سونیوالے کی آنکھ کھلی رہتی ہے، حالانکہ وہ دیکھتا نہیں اسیطرح تو بھی ہے کہ دیکھتا ہے مگر تیرے اندر حقیقت تک رسائی اور عبرت پذیری کی صلاحیت نہیں ہے۔

مَنّیت نفسَك ضِلَّةً وأبحتَها
طُرُقَ الرَّجاء وهُنّ غیرُ قَواصِدِ

اعراب :- (منیت) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (نفسك) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مفعول اول. ضلة: مفعول ثانی. فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے ملکر معطوف علیہ (وأبحتها) واو حرف عطف. أبحت: فعل با فاعل. ها: مفعول اول مرجع النفس ہے (طرق الرجاء) طرق: مضاف. الرجاء: مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے ملکر معطوف، (وهن غیر قواصد) واو حالیہ۔ هنّ: مبتدا. غیر: مضاف. قواصد: مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر، یہ جملہ حال ہے طرق الرجاء کا.

تحقیق لغات :- منّیت: واحد مذکر حاضر ماضی: تم نے آرزو دلایا۔ منّی تمنیةً۔ الرجلُ الشیٔ بالشیٔ آرزو دلانا۔ رغبت دلانا۔ ضِلّة: بکسر ضاد: گمراہی ج ضلالات۔ أبحتها: أبحت: واحد مذکر حاضر ماضی: تم نے مباح کردیا۔ أباح إباحةً۔ الشیٔ: کسی چیز کو جائز ٹھہرانا۔ مباح کرنا۔ ماخذ اشتقاق (ب۔ و۔ ح) ہے۔ طرق: مفرد ھا طریق بمعنی راستہ۔ الرجاء: امید۔ آرزو۔ تمنا۔ قواصد: مفرد ھا قاصدة: بمعنی معتدل۔ میانہ۔ طریق قاصدة: سیدھا راستہ، حق تک پہونچنے والا راستہ، بولا جاتا ہے إنّه علی قصد وہ ہدایت پر ہے۔

ترجمہ :- تم نے اپنے نفس کو گمراہی کا آرزومند بنادیا، اور امید کے راستوں کو تم نے مباح کردیا حالانکہ وہ سیدھے نہیں ہیں۔

تَصِلُ الذُّنوبَ إلى الذُّنوبِ ترتجي
دَرَكَ الجِنان بها وفوزَ العابِدِ

اعراب :- تصل :- فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الذنوب) ذوالحال (إلى الذنوب) إلى: حرف جار. الذنوب: مجرور. جار مجرور متعلق حال محذوف سے، اور یہ حال کی جگہ میں ہے. تقدیر عبارت: تصل الذنوب مضمومةً إلى الذنوب. حال وذوالحال ملکر تصل کا مفعول بہ. فعل وفاعل اور مفعول ملکر معطوف علیہ. (وترتجي) واو حرف عطف. ترتجي: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (درك الجنان) مفعول بہ (بها) ترتجي سے متعلق. جملہ معطوف علیہ. (وفوز العابد) واو حرف عطف. فوز العابد: مضاف ومضاف الیہ ہوکر معطوف.

تحقیق لغات :- تصل : واحد مذکر حاضر مضارع: تم ملاتے ہو. جوڑتے ہو. وصل (ض) وصلاً وصِلَةً ووُصلةً ــ الشيءَ بالشيءِ: جوڑنا. ملانا. وصلهٗ بألف دينار: کسی کو ہزار دینار دینا. ترتجي: واحد مذکر حاضر مضارع: تم امید رکھتے ہو. إرتجى إرتجاءً ــ الشيءَ: امید کرنا. إرتجى فلانًا: کسی سے امید لگانا. مادہ اشتقاق (ر-ج-و) درك: مصدر. پانا. حاصل ہونا. چیز کی انتہائی گہرائی. کہاجاتا ہے: بلغ الغوّاصُ دركَ البحر: غوطہ زن سمندر کی گہرائی میں پہنچا. الجنان: بکسر جیم مفردها الجنّة: بہشت. ہرا بھرا باغ. فوز: کامیابی وکامرانی. فاز (ن) فوزًا ــ بالأمر: کامیاب ہونا ــ من المكروه: نجات پانا.

ترجمہ :- تم گناہ پر گناہ کئے جاتے ہو، اور ان گناہوں کی بدولت جنت اور عبادت گذار کی کامیابی کی امید رکھتے ہو (یہ خود فریبی بھی عجیب ہے)

ونسيتَ أنّ اللهَ أخرجَ آدَمًا
منها إلى الدنيا بذنبٍ واحدِ

اعراب :- (نسيت) فعل با فاعل. (إن الله) أنّ حرف تاکید الله: أنّ کا اسم (أخرج آدمًا) أخرج: فعل هو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع الله ہے. آدمًا: مفعول بہ (منها) من: حرف جار. ها: ضمیر مجرور مرجع الجنان ہے. جار مجرور أخرج کا متعلق اول. (إلى الدنيا) متعلق ثانی. (بذنب واحد) با حرف جار ذنب: موصوف. واحد: صفت. موصوف صفت ملکر مجرور. جار مجرور متعلق ثالث أخرج اپنے فاعل ومفعول اور متعلقات سے ملکر أنّ کی خبر. اور پورا جملہ نسیت کا مفعول بہ.

تحقیق لغات :- نسيت: واحد مذکر حاضر ماضی: تو بھول گیا. نسِي (س) نسيانًا: بھولنا. آدم: سیدنا ابوالبشر علیہ السلام. سلسلہ انبیاء کی پہلی کڑی. ابن عباس رض نے آدم کی کنیت ابو محمد بیان کی ہے. لفظ آدم عربی ہے. لیکن اس کے مادہ اشتقاق میں اختلاف ہے. بعض کہتے ہیں کہ أديمٌ سے مشتق ہے، کیونکہ وہ أديم أرض یعنی صفحۂ زمین سے پیدا کئے گئے. ابن عباس رض کہتے ہیں کہ آدم کا اشتقاق أُدْمةٌ سے ہے جس کے معنی گندم گوں ہونے کے ہیں. اور بعض کا خیال ہیکہ آدمؑ اور أدَمَةٌ سے مشتق ہے جس کے معنی موافقت اور شرکت کے ہیں چونکہ ان کا خمیر پانی اور مٹی سے ملا کر کیا گیا اس لئے ان کا نام آدم ہوا. آدم: أفْعَلُ کے وزن پر ہے. علمیت اور وزن فعل کی بنا پر غیر منصرف ہے.

ترجمہ :- اور تم بھول گئے کہ ایک گناہ کے سبب اللہ نے آدمؑ کو جنت سے نکال کر دنیا میں بھیجدیا.

وقال آخر

بقدرِ الكدِّ تکتسَبُ المعَالِی   ومَنْ طَلَبَ العُلیٰ سَھَرَ اللَّیالِی

اعراب :- (بقدر الکدّ) جار مجرور تکتسب سے متعلق۔ (تکتسب) فعل مجہول (المعالی) نائب فاعل۔ جملہ معطوف علیہ۔ (ومن طلب) واو حرف عطف من : شرطیہ مبتدا، طلب : فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع مَنْ ہے۔ (العلی) مفعول بہ۔ فعل وفاعل اور مفعول ملکر فعل شرط۔ (سھر اللیالی) فعل جزاء فعل شرط و فعل جزا ملکر خبر۔

تحقیق لغات :- القدْر : بسکون دال بمعنی مقدار۔ اندازہ۔ بزرگی۔ درجہ۔ حیثیت۔ قیمت۔ طاقت۔ مشابہ ومساوی۔ بولتے ہیں : ھذا قدر ذاك۔ یہ اسکے مساوی ہے۔ الکدّ : مصدر کوشش۔ محنت۔ محاورہ ہے : لیس ھٰذا من کدّك ولا من کدّ أبیك یہ تمھاری اور تمھارے باپ کی کوشش سے حاصل نہیں ہوئی۔

تُکتَسَبُ : واحد مؤنث غائب مضارع مجہول۔ حاصل کی جاتی ہے۔ إکتسب إکتساباً : کمانا۔ حاصل کرنا ــــ الشئ کسی چیز کو جمع کرنا ــــ الاثم : بار گناہ اٹھانا۔ المعالی : مفرد ھا مَعْلاۃ : شرافت۔ بلندی۔ العلی : بزرگی۔ سربلندی۔ سھر : واحد مذکر غائب ماضی : رات بھر جاگا۔ سھِر (س) سھراً : رات بھر جاگتے رہنا۔ (صفت) ساھر وسھران۔ لیلۃ ساھرۃ : رت جگے کی رات۔

ترجمہ :- محنت ومشقت کے اندازے سے بزرگیاں حاصل کیجاتی ہیں۔ اور جو بزرگی کا طالب ہوتا ہے وہ راتوں رات جاگتا ہے۔ (یعنی سخت کوشی، جانفشانی، نیند کی لذت، اور عیش وعشرت کی قربانی ہی کامرانی کی ضمانت ہے، اور اس سے ہٹکر چھوٹی آرزوؤں کا ایک طویل سلسلہ ہے، جسکے دام فریب میں الجھکر کتنی انسانی صلاحیتوں نے دم توڑ دیا)

یَغُوصُ البحرَ مَنْ طَلَبَ اللآلی   ویَحْظیٰ بالسِّیادۃِ والنَّوالِ

اعراب :- (یغوص) فعل (البحر) مفعول بہ (من طلب اللآلی) من : اسم موصول طلب : فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع مَنْ ہے۔ (اللآلی) مفعول بہ۔ جملہ صلہ ہے۔ موصول وصلہ ملکر جملہ معطوف علیہ (ویحظی) واو حرف عطف : یحظی : فعل۔ ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع مَنْ ہے۔ (بالسیادۃ) با حرف جار السیادۃ : معطوف علیہ۔ (والنوال) واو حرف عطف۔ النوال : معطوف معطوف ومعطوف علیہ ملکر مجرور، جار مجرور یحظی سے متعلق۔ یحظی اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر معطوف۔

تحقیق لغات :- یغوص : واحد مذکر غائب مضارع : وہ غوطہ لگاتا ہے۔ غاص (ن) غوصًا وغیاصًا وغیاصۃً ــــ فی الماء : پانی میں غوطہ لگانا۔ غاص علی الشئ : اچانک آجانا ــــ علی المعانی : معانی کی تہ کو پہونچنا۔ اللآلی : مفرد ھا لؤلؤ : موتی۔ آبدار بڑا موتی۔ قلیل وکثیر دونوں کیلئے آتا ہے۔ یحظی : واحد مذکر غائب مضارع وہ حاصل کرتا ہے۔ حظِی (س) حُظوۃً وحِظوۃً وحِظَۃً ــــ بالشئ : حاصل کرنا پانا۔ حصہ پانا۔ بہرہ مند ہونا۔ السیادۃ : بزرگی۔ سرداری۔ ساد (ن) سیادۃً وسُؤدَداً : شریف ہونا۔ بزرگ ہونا۔ سردار ہونا۔ النَّوال : بفتح نون بخشش۔ حصہ تحفہ۔ طریقہ۔ لائق۔ مناسب۔

ترجمہ :- جو موتیوں کا متلاشی ہو وہ سمندر میں غوطہ لگاتا ہے، پھر کہیں سرداری اور بخشش سے بہرہ مند ہوتا ہے۔

(۱) ومَنْ طَلَبَ العُلیٰ مِنْ غَیرِ کَدٍّ   أضَاعَ العمرَ فی طَلَبِ المحالِ

وقال آخر

(۲) إنی رَأیتُ وفی الأیامِ تجربۃٌ   للصبرِ عاقبۃً محمودۃَ الأثرِ

اعراب (۱) (من طلب العلی) من: شرطیہ مبتدا، طلب العلی: فعل شرط۔ (من غیر کد) جار مجرور طلب سے متعلق۔ (أضاع العمر) فعل جزا، فعل شرط و فعل جزا ملکر خبر۔

(فی طلب المحال) جار مجرور أضاع فعل سے متعلق۔

تحقیق لغات:- المحال: غیر ممکن۔ باطل۔ انہونی بات۔ مشکل۔ دشوار۔

ترجمہ: اور جو بلا کد و کاوش بلندی کو چاہتا ہے وہ محال چیز کی طلب میں اپنی زندگی رائگاں کرتا ہے۔

اعراب (۲) (إنی رأیتُ) إنّ: حرف تاکید۔ یا، ضمیر متکلم اسم (رأیت) فعل أنا کی ضمیر مستتر ذو الحال۔ (وفی الأیام تجربۃ) واو حالیہ۔ فی الأیام: خبر مقدم تجربۃ: مبتدا، مؤخر۔ جملہ حال ہے۔ (للصبر) جار مجرور خبر مقدم۔ (عاقبۃ) موصوف۔ (محمودۃ الأثر) صفت۔ موصوف و صفت ملکر مبتدا مؤخر۔ مبتدا، و خبر رأیتُ کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہیں۔

تحقیق لغات:- محمودۃ: پسندیدہ۔ عمدہ۔ الأثر: اثر۔ نشان۔ حدیث ج آثار و أثور بولا جاتا ہے: خرج فی أثرہ: وہ اس کے بعد نکلا۔ وعلی الإثر: یعنی فورا اور فی الحال نکلا۔

ترجمہ:- میں نے صبر کا انجام پسندیدہ اثر والا دیکھا، اور زمانہ میں تجربہ حاصل ہوتا ہے۔

وقَلَّ مَنْ جَدَّ فی أمرٍ یُحاوِلُہٗ   فاستَصْحَبَ الصَّبرَ إلَّا فازَ بالظَّفَرِ

اعراب:- (قل من جدّ) قل بمعنی ما: نافیہ۔ مَنْ: شرطیہ مبتدا، جدّ: فعل شرط ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع مَنْ ہے (فی أمر یحاولہ) فی حرف جار۔ أمر: موصوف یحاول: فعل۔ ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ ھاء مفعول بہ۔ فعل و فاعل اور مفعول بہ ملکر صفت۔ موصوف و صفت ملکر مجرور، جار مجرور جدّ سے متعلق (فاستصحب) فا، عاطفہ۔ إستصحب: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (الصبر) مفعول بہ۔ جملہ معطوف (إلا فاز بالظفر) إلاّ: حرف استثناء لغو۔ فاز بالظفر: فعل جزا، فعل شرط و فعل جزا ملکر خبر۔

تحقیق لغات:- قلّ: کم ہوا۔ اور کبھی نفی کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جدّ: واحد مذکر غائب ماضی اس نے کوشش کی۔ جدّ (ض) جِدًّا کوشش کرنا وفی الأمر: تحقیق و جستجو کرنا۔ یحاول: واحد مذکر غائب مضارع: قصد کرتا ہے۔ کوشش کرتا ہے۔ حاوَلہ محاولۃً وحِوالًا الشیٔ: ارادہ کرنا۔ اور حیلہ سے طلب کرنا۔ إستصحب: واحد مذکر غائب ماضی: وہ ساتھ لیا۔ لگا رہا۔ لازم پکڑا۔ الظفر: کامیابی۔ فتح۔ جیت۔

ترجمہ:- اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو کسی ایسے کام کی کوشش کرے جس کا وہ ارادہ کرتا ہے اور صبر کو لازم پکڑ لے مگر وہ کامیابی حاصل کر لیتا ہے (یعنی صبر و تحمل کے ساتھ جس کام کی کوشش کیجائے گی، اس میں کامیابی ضرور قدم چومیگی)

قال كعب بن زهير المزني

وَلَيْسَ لِمَنْ لم يَرْكَبِ الهولَ بُغيةٌ   وليس لرحلٍ حطَّهُ اللهُ حاملُ

اعراب :- (ليس) فعل ناقص۔ (لمن) لام حرف جار۔ من : اسم موصول (لم يركب الهول) صلہ۔ موصول صلہ ملکر مجرور۔ جار مجرور خبر مقدم۔ (بُغيةٌ) اسم موخر۔

(ليس لرحل حطه الله حامل) کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- لم يركب : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ : سوار نہیں ہوا۔ رکِبَ (س) رکوبًا ومرکبًا ــ الدّابۃَ وعلی الدّابۃ : سوار ہونا و ــ البحرَ : سمندر کا سفر کرنا و ــ الطریقَ : راستہ پر چلنا و ــ أثرَہٗ : پیروی کرنا۔ رکِبَہ الدَّیْنُ : قرضمند ہونا۔ الهول : خوف۔ خطرہ۔ گھبراہٹ ج أهوال۔ بغیۃ : بضم بار وفتحہا۔ مرغوب شیٔ۔ مقصود۔ رحل بفتح رار وسکون حار : کجاوہ۔ پالان۔ منزل۔ قیام گاہ۔ سفر میں ساتھ رہنے والا ساز وسامان۔ بولا جاتا ہے۔ حطّ رَحْلَہٗ وألقی رحلہ : یعنی فلاں اقامت گزیں ہوا۔ حطّ : واحد مذکر ماضی : اس نے گرایا۔ اتارا حطّ (ن) حطًّا ــ الشیٔ : اتارنا۔ رکھنا۔ چھوڑنا۔ حامل : اسم فاعل اٹھانیوالا حمل (ض) حملاً : اٹھانا، لادنا، ڈھونا۔

ترجمہ :- وہ شخص جو خطرات پر سوار نہ ہو اس کا کوئی مقصد نہیں، اور جس کے کجاوے کو اللہ گرا دے اسکو کوئی اٹھانیوالا نہیں ہے (یعنی محنت ومشقت کے بغیر انسان کو منزل مقصود نہیں ملتی اور بلا مشیت ایزدی کسی کا مقصد حاصل نہیں ہوتا)

إذا أنتَ لَمْ تُعْرِضْ عنِ الجَهْلِ والخَنىٰ   أَصَبْتَ حليمًا أو أصابَكَ جاهِلُ

اعراب :- إذا کے بعد ایک فعل محذوف ہے جسکی تفسیر آنیوالا فعل لم تعرض کر رہا ہے

تقدیر عبارت : إذا لم تعرض أنت۔

(إذا) شرطیہ مضاف۔ (لم تعرض) فعل۔ (أنت) فاعل۔ فعل وفاعل ملکر فعل شرط (لم تعرض عن الجهل والخنى) لم تعرض : فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل۔ عن الجهل : جار مجرور معطوف علیہ۔ والخنى : معطوف۔ معطوف ومعطوف علیہ ملکر لم تعرض فعل سے متعلق۔ فعل وفاعل اور متعلق سے ملکر جملہ تفسیریہ۔ (أصبت حليما) أصبت : فعل۔ أنت ضمیر مستتر فاعل حليماً : مفعول بہ۔ جملہ معطوف علیہ (أو أصابك جاهل) أو : عاطفہ۔ أصاب : فعل۔ کاف : مفعول بہ۔ جاهل : فاعل جملہ معطوف۔ معطوف ومعطوف علیہ ملکر فعل جزا۔ فعل شرط وفعل جزا ملکر جملہ مضاف الیہ۔

تحقیق لغات :- لم تعرض : واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بلَمْ : تم نے اعراض نہیں کیا۔ تم کنارہ کش نہیں ہوئے أعرض عنه إعراضًا : اعراض کرنا۔ روگردانی کرنا۔ الخنىٰ : بدزبانی۔ فحش گوئی خنى (ن۔س) خنوًا وخنىً وأخنى عليه في الكلام : کسی کے ساتھ فحش کلامی سے پیش آنا۔ أصبت : واحد مذکر حاضر ماضی از إصابة : بمعنی تکلیف دینا۔ حلیما : صیغہ صفت بمعنی بردبار۔ ناگوار خاطر کو انگیز کرنیوالا ج حلماء أحلام ــ ترجمہ :- جب تو جہالت اور بے حیائی سے باز نہیں آئے گا تو کسی شریف آدمی کو تو ایذا پہنچائے گا یا کوئی جاہل تجھکو ایذا پہنچا دے گا (یعنی جہالت کا نتیجہ برا ہوتا ہے، اسلئے بردباری شرافت اور ضبط نفس کو اپنا شیوہ بنانا چاہئے)

ومن مختار شعرہ

(۱) لوكنتُ أعجَبُ من شيءٍ لأعجبَنِي سَعْيُ الفَتى وهو مخبوءٌ له القدَرُ
(۲) يسعَى الفتَى لأمورٍ ليس يُدرِكُها فالنَّفْسُ واحِدة والهمُّ منتَشِرُ

(۱) اعراب :- (لو) حرف شرط (كنت أعجب) فعل شرط. (من شيءٍ) جار مجرور أعجب سے متعلق (لأعجبنى) لام جوابیہ. أعجب : فعل. نون : وقایہ. یا ضمیر متکلم مفعول. (سعي الفتى) مضاف و مضاف الیہ ہو کر ذوالحال (وهو مخبوء له) واو حالیہ. هو : مبتدا. مخبوء : اسم مفعول. له : مخبوء سے متعلق (القدر) مخبوءٌ کا نائب فاعل. مخبوء اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر. جملہ حال ہے. حال و ذوالحال ملکر أعجبنى کا فاعل. فعل و فاعل اور مفعول سے ملکر جواب شرط۔

تحقیق لغات :- مخبوءٌ اسم مفعول. چھپا ہوا. خبأ (ف) خبأً۔ الشیءَ : چھپانا۔ القدَر : بفتح قاف و دال : تقدیر. اشیاء پر خدا کا اندازہ۔ مشیت خداوندی۔

ترجمہ :- اگر مجھے کسی چیز سے تعجب ہوتا تو ضرور تعجب ہوتا نوجوان کی کوشش پر جبکہ اس کا مقدر پوشیدہ ہے (یعنی انسان کو یہ علم نہیں کہ تقدیر کا فیصلہ کیا ہے پھر بھی اپنے مقصد کیلئے جد و جہد کرتا ہے واقعی یہ حیرت کی بات ہے.

(۲) اعراب :- ظاہر ہے.

تحقیق لغات :- يدرك : واحد مذکر غائب مضارع أدرَكَ إدراكًا۔ الشیءَ : پانا. الهم : ارادہ۔ غم ج هموم۔

ترجمہ :- نوجوان کوشش کرتا ہے ایسی چیزوں کیلئے جن کو وہ نہیں پاتا ہے، کیونکہ نفس ایک ہے اور ارادے مختلف ہیں۔

المرء ماعاش ممدودٌ له أمل. لا تنتهى العين حتى ينتهى الأثر

اعراب :- (المرء ماعاش) المرء : مبتدا. ما : مصدریہ ظرفیہ۔ عاش : فعل هو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع المرء ہے. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہو کر ظرف۔ تقدیر عبارت : مدة عيشه. اور ظرف ممدود سے متعلق. (ممدود له) ممدود : اسم مفعول. له : اس سے متعلق. (أمل) ممدود کا نائب فاعل. ممدود اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر (لا تنتهى العين) لا تنتهى : فعل منفی. العين : فاعل. (حتى) برائے غایت بمعنی إلى (ينتهى) فعل منصوب بتقدیر أن بعد حتى (الأثر) فاعل. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہو کر مجرور. جار مجرور تنتهى سے متعلق. تقدیر عبارت : لا تنتهى العين إلى إنتهاء الأثر.

تحقیق لغات :- ماعاش : ما بمعنی مادام یعنی جبتک زندہ رہا. ممدود : اسم مفعول از مَدّ بمعنی پھیلا ہوا. لمبا. أمل : امید. آرزو ج آمال. لا تنتهى : واحد مؤنث غائب مضارع منفی. وہ نہیں ختم ہوتی ہے. وہ باز نہیں آتی. إنتهى إنتهاء عن الشيء : رکنا. باز آنا. إنتهى الشيءُ : شی کا اپنی انتہا کو پہنچنا. إنتهى إليك المثل أو الخبر : خبر کا پہونچنا. الأثَر : نشان. کھنڈر. تاثیر. حدیث. سنت نبوی.

ترجمہ :- انسان جبتک زندہ ہے اس کا رشتۂ آرزو دراز ہے، آنکھ باز نہیں آتی جبتک کہ نشان انتہا کو نہ پہونچ جائے۔

وقال آخر

(۱) ولیس فتی الفتیانِ من راح واغتدی لشُربِ صَبوحٍ أو لشُرب غبوقِ
(۲) ولکن فتیَ الفتیانِ مَنْ راحَ واغتدی لضَرِّ عَدُوٍّ أُو لنَفعِ صَدِیقِ

(۱) اعراب :- (لیس) فعل ناقص. (فتی الفتیان) مضاف و مضاف الیہ ہوکر لیس کی خبر مقدم (من) موصوفہ (راحَ واغتدیٰ) معطوف و معطوف علیہ ہوکر صفت. موصوف وصفت ملکر لیسَ کا اسم مؤخر. (لشرب صبوح) لام حرف جار. شُرب: مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور معطوف علیہ (أو لشرب غبوق) أو: عاطفہ. لام حرف جار. شُرب غبُوق: مضاف و مضاف الیہ ہوکر مجرور. جار مجرور معطوف. معطوف و معطوف علیہ ملکر إغتدی سے متعلق۔

تحقیق لغات :- فتیَ: نوجوان. سخی. غلام. تثنیہ فتوانِ و فتیانِ ج فِتیانٌ و فِتیۃٌ و فتوۃٌ. راحَ: واحد مذکر غائب. وہ شام کے وقت آیا یا گیا. راح (ن) روحًا شام کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا. وقت کے بغیر مطلق جانے کے معنی میں بھی آتا ہے. إغتدی: صبح کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا. صبوح: بفتح صاد. ہر وہ چیز جو صبح کے وقت کھائی یا پی جائے. یہاں مراد صبح کی شراب ہے. غبوق: شام کی شراب.

ترجمہ :- جواں مرد وہ نہیں ہے جو شراب نوشی کے لئے صبح و شام کرے (یعنی عیش پرستی میں مبتلا ہو۔

(۲) اعراب ظاہر ہے۔

ترجمہ :- ہاں جواں مرد وہ ہے جو دشمن کو زک پہونچانے یا دوست کو نفع پہونچانے کے لئے صبح و شام کرے۔

قال إمرءالقیس بن حجر الکندی

ولو أنَّما أسْعَیٰ لِأدْنیٰ مَعیشۃٍ کفانی ولَمْ أُطْلُبْ قلیلٌ منَ المالِ

اعراب :- (لو) حرف شرط (أنّما) أنّ حرف تاکید. ما: مصدریہ (أسعی) فعل با فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر أنّ کا اسم. یعنی: أنّ سعیی. (لأدنی معیشۃ) لام حرف جار. أدنی معیشۃ: مضاف و مضاف الیہ ہوکر مجرور. جار مجرور أنّ کی خبر محذوف سے متعلق. تقدیر عبارت: ولو ثبت کون سعیی لأدنی معیشۃ. (کفانی) کفا: فعل. نون: وقایہ. یا: متکلم مفعول (ولم أطلب) واو حرف عطف. (لم أطلب): فعل با فاعل. اس کا مفعول محذوف ہے. تقدیر عبارت: لم أطلب المجد المؤثّل. (قلیل) موصوف (من المال) صفت. موصوف وصفت کفانی کا فاعل. معنی: أنا لا أسعی للعیش الدنیوی الذی ھو أخسُّ وأحقر ولا یکفینی مال قلیل منہ وأنا أطلب المجدَ المؤثّلَ۔

تحقیق لغات :- أدنیٰ: معمولی. حقیر. معیشۃ: بقار زندگی کا سامان. کھانے پینے کی چیز جس سے زندگی بسر ہو سکے. ج معایش. کفَا: واحد مذکر ماضی. کافی ہوا. کفا (ض) کفایۃً ـ الشیءُ: کافی ہونا. کفاہُ الشرَّ: شر سے محفوظ رکھنا. کِفیٌّ لہ: اہل. لائق.

ترجمہ :- اگر میں معمولی سامان زندگی کے لئے کوشش کرتا. اور عزت و بزرگی طلب نہ کرتا تو تھوڑا مال بھی مجھکو کافی ہو جاتا (یعنی میں دنیا کی حقیر زندگی کا طالب نہیں اور نہ ہی دنیا کا متاع قلیل میرے لئے کافی ہے. میں تو پائدار بزرگی کا متلاشی ہوں)

ولكنّما أسعىٰ لِمجدٍ مؤثّلٍ   وقد يُدركُ المجدَ المؤثّلَ أمثالي

اعراب :- حرف استدراک. ما: کافہ. (أسعىٰ) فعل. أنا: کی ضمیر مستتر فاعل. (المجد مؤثّل) لام حرف جار. مجد: موصوف. مؤثّل: صفت. موصوف و صفت ملکر مجرور. جار مجرور أسعى سے متعلق. (قد يدرك) فعل (المجد المؤثّل) موصوف وصفت ہوکر مفعول (أمثالي) مضاف ومضاف الیہ ہوکر فاعل.

تحقیق لغات :- المجد: بفتح میم وسکون جیم: بزرگی. عظمت. ج امجاد از کرم مجد (ک) مجدا: بزرگ ہونا. صاحب عظمت ہونا. المؤثّل: اسم مفعول بمعنی پائدار. مضبوط. أثّل المجد تأثيلا: بزرگی کی بنیاد رکھنا. أسعىٰ: واحد متکلم مضارع. میں کوشش اور جد وجہد کرتا ہوں. سعى (ف) سعياً: کوشش کرنا. و— فی حاجة الرجل: کسی کی ضرورت میں مدد کرنا. و— للامر انجام دینے کی فکر کرنا. و— لعياله: بچوں کے لئے کمانا. قد يدرك: قد: چار معنوں میں مستعمل ہے. (۱) تحقیق کے لئے جیسے: قد يعلم ما أنتم عليه. اور قد نرى تقلُّبَ وجهِكَ في السَّماء. اور لقد خلقنا الإنسان. اور قد أفلح المؤمنون. (۲) تقریب کے لئے جبکہ ماضی پر داخل ہو جیسے: قد قامت الصلوٰة. ای قد حان وقتها (۳) تقلیل کے لئے. یہ مضارع کے ساتھ خاص ہے جیسے: قد يصدق الكذوب. اور قد يعثر الجواد (۴) توقع کے لئے جیسے: قَدْ فَعَلَ. هَلْ فَعَلَ کے جواب میں. کیونکہ سائل جواب کا منتظر ہوتا ہے.

ترجمہ :- لیکن میں تو پائدار بزرگی کے لئے جد وجہد کرتا ہوں اور اکثر مجھ جیسے لوگ بزرگی کی دولت سے بہرہ مند ہوتے ہیں.

ومَا المَرءُ مادَامتْ حُشَاشَةُ نَفْسِهِ   بِمُدْرِكِ أطرافِ الخُطوبِ ولاآلي

اعراب :- (ما) بمعنی ليس (المرء) اس کا اسم (مادامت) ما: مصدریہ ظرفیہ دامت: فعل. (حشاشة نفسه) مضاف ومضاف الیہ ہوکر فاعل. جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر ظرف. تقدیر عبارت: مدة حياته. (بمدرك) با زائدہ مدرك: مضاف. (أطراف) مضاف الیہ مضاف (الخطوب) مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر معطوف علیہ. (ولا آلي) واو حرف عطف. لا: نافیہ. آلي: اسم فاعل هو کی ضمیر مستتر فاعل. اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف. معطوف ومعطوف علیہ ما کی خبر ہیں.

تحقیق لغات :- مادامت: واحد مؤنث غائب ماضی: جبتک باقی رہے. حُشاشة: بیمار یا زخمی میں زندگی کا آخری سانس. تھوڑی سی جان حالت نزع. مدرك: از إدراك: پانیوالا. پہونچنے والا. أطراف: مفردھا طرف: کنارہ. سرا. جانب. نہایت. الخطوب: مفردھا خطْبٌ: معاملہ. بڑا واقعہ. حادثہ. عموماً ناگوار اور ناپسندیدہ معاملہ کے لئے استعمال ہوتا ہے. آلي: صیغہ اسم فاعل: سستی اور کوتاہی کرنیوالا. آلى (ن) ألْواً وأُلُوّاً وأَلِيّاً: سستی کرنا. دیر کرنا. کہا جاتا ہے: لم يأل جهداً: اس نے کوشش کرنے کے لئے سستی نہیں کی.

ترجمہ :- جبتک انسان کی آخری ہچکی باقی ہے وہ حادثات کے آخری سرے پر پہونچنے والا نہیں ہے اور نہ ہی اس سے سستی کرنیوالا ہے (یعنی انسان کا آخری سانس بھی حادثات کے تسلسل سے بچ نہیں سکتا.

ع

سلسلۂ روز و شب نقش گرِ حادثات

وقال آخر

علی المرء أن یسعی لما فیه نفعه   ولیس علیه أن یساعده القدر

اعراب :- (علی المرء) خبر مقدم (أن یسعی) أن : مصدریہ . یسعی : فعل . ھو کی ضمیر مستتر فاعل . مرجع المرء ہے (لما فیه نفعه) لام حرف جار . ما : موصولہ . فیه : جار مجرور خبر مقدم . نفعه : مبتدا مؤخر . مبتدا و خبر ملکر صلہ . موصول وصلہ مجرور . جار مجرور یسعی سے متعلق . یسعی اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مبتدا مؤخر . (ولیس) واو حرف عطف . لیس : فعل ناقص . (علیه) خبر مقدم . (أن) مصدریہ (یساعده القدر) جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر لیس کا اسم مؤخر۔

تحقیق لغات :- یساعد : واحد مذکر غائب مضارع : مدد کرتا ہے . موافقت کرتا ہے . تعاون کرتا ہے . ساعده علی الأمر مساعدة : مدد کرنا . موافقت کرنا . تعاون کرنا . القدر : بفتح قاف و دال : تقدیر الٰہی . ہر کام کی مقدار اور نہایت . خدا کا اندازہ . مشیت خداوندی ج أقدار .

أی واجبٌ علی المرءِ السَّعْیُ والجِدّ لما یحصل به نفعه، و لایجب علیه أن یُؤَیِّدَه ماقضاه اللّٰه فی قَدَرِہ .

ترجمہ :- انسان پر ضروری ہے کہ اس کام کے لئے جد و جہد کرے جسمیں اس کا نفع ہو اور یہ کوئی نہیں کہ تقدیر الٰہی اسکی معاونت کرے (یعنی انسان صرف اس بات کا مکلّف ھیکہ میدان عمل میں جولانی کرتا ہے، خواہ نوشتہ تقدیر ساتھ دے یا نہ دے کیونکہ تقدیری فیصلے کا ادراک انسانی طاقت سے باہر ہے)

فإن نال بالسعی المُنیٰ تمّ قصده   وإن خالف المقدور کان له عذر

اعراب :- (فإن نال) إن : حرف شرط نال : فعل شرط . ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع المرء ہے (بالسعی) جار مجرور فعل سے متعلق (المنی) مفعول به (تمّ) فعل (قصده) قصد : مضاف . ھاء : مضاف الیه مرجع المرء ہے . مضاف و مضاف الیه ملکر فاعل . جملہ فعل جزاء . (وإن خالف المقدور کان له عذر) کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- المنی : بضم میم مفرد ھا مُنْیَةٌ : آرزو . تمنا . تَمَنِّیْ کا اسم ہے از تفعُّل آرزو کرنا . خالف : واحد مذکر ماضی : مخالفت کیا . خالف مخالفةً : مخالفت کرنا . خالف عن کذا : پیچھے رہنا . خالَفَ بینَ رجلیه : پاؤں کو آگے پیچھے کرنا . کہاجاتا ہے : خالَفَنی عن کذا : جبکہ وہ اعراض کر رہا ہو اور تم اسکا قصد کر رہے ہو . خالَفَنی إلی کذا : جبکہ تم اعراض کر رہے اور وہ تمہارا قصد کر رہا ہو . المقدور : قضاء . تقدیر . ضروری امر . فیصل شدہ معاملہ . عذر : بضم ذال وسکونہا : بمعنی الزام دور کرنا . وہ دلیل کہ جس سے معذرت پیش کی جاتی ہو ج اعذار . عُذْرٌ : اسم ہے اور عذر (ض) عُذْرًا سے آتا ہے بمعنی ملامت رفع کرنا .

ترجمہ : تو اگر جد وجہد سے اپنی آرزوئیں پوری کرلیں تو اس کا مقصد حاصل ہوگیا . اور اگر نوشتہ تقدیر نے مخالفت کی تو وہ معذور ہے (یعنی کہ مشیت ازدی میں یہی فیصلہ تھا)

وقال علی بن الجہم

ولاخیرَ فی عیشِ امرءٍ وھو خامِلُ   وذِکرُ الفتی بالخیرِ عمرٌ مُجدَّدٌ

اعراب :- (لاخیر) لا: نفی جنس. خیر: اس کا اسم. (فی عیش امرءٍ) فی حرف جار عیش: مضاف مجرور. جار مجرور لا نفی جنس کی خبر محذوف حاصل سے متعلق. امرءٍ: مضاف الیہ ذوالحال. (وھو خامل) واو حالیہ. ھو مبتدا، خامل: خبر. مبتدا خبر ملکر حال. تقدیر عبارت: لاخیر حاصلٌ فی عیش امرءٍ حال کونہ خاملاً. (وذکر الفتی) ذکر: مضاف. الفتی: مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر مبتدا (بالخیر) جار ومجرور ذکرٌ سے متعلق. (عمرٌ مجدّدٌ) موصوف وصفت ہوکر خبر.

تحقیق لغات :- خیر: بہتر، بھلا، نیکی، بھلائی، نیک کام، عقل، عدل، فضل، جو چیز سب کو پسند ہو وہ خیر ہے، شر اسکی ضد ہے. خیر: مال و دولت کے معنی میں بھی مستعمل ہے، مگر خیر سے وہ مال مراد ہے جو کثیر ہو اور بوجہ حلال جمع کیا گیا ہو. خیر: کا دو طرح پر استعمال ہوتا ہے. ایک اسم ہوکر جیسے: ولْتَكُنْ مِنْكم أمّةٌ يَدْعُونَ إلى الخيرِ (اور تم میں ایک جماعت ہونی چاہیے جو نیک کام کی طرف بلائے) دوسرے وصف ہوکر اس صورت میں أفعلُ التفضیل کے معنی ہوتے ہیں. جیسے: فإنّ خيرَ الزاد التقوىٰ (بلاشبہ بہترین زاد راہ تقویٰ ہے) یہاں خیرٌ افضل کے معنی میں آیا ہے. عیش: زندگی. ناز ونعم. عشرت. خوشی، آرام، روٹی. خامل: اسم فاعل. گمنام، حقیر، ذلیل، بے ویلو. ج خَمَلٌ. مُجَدَّدٌ: اسم مفعول از تجدید. نیا — ترجمہ :- اس انسان کی زندگی میں کوئی خیر نہیں، جو گمنام اور بے وزن ہو، انسان کا ذکر خیر کیساتھ ایک نئی زندگی ہے

تنبّہ عن النوم الحسام ولاتنم   لتبقی فما فی الأرض شیءٌ مُخلّدٌ

اعراب :- (تنبّہ) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (عن النوم الحسام) جار مجرور ہوکر تنبّہ سے متعلق. جملہ معطوف علیہ. (ولاتنم) واو حرف عطف. لاتنم: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. جملہ معطوف. (لتبقی) لام تعلیلیہ. تبقیٰ: فعل منصوب بتقدیر أن بعد لام. أنت کی ضمیر مستتر فاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور. جار مجرور لاتنم سے متعلق. (فمافی الارض) فا: تعلیلیہ. ما: نافیہ. فی الارض: خبر مقدم (شیءٌ مخلد) مبتدا مؤخر.

تحقیق لغات :- تنبّہ: واحد مذکر فعل امر از تفعّل. مادہ اشتقاق (نَبِہٌ) ہے. تو بیدار ہوجا تنبّہ تَنَبُّهاً — من نومہ: نیند سے بیدار ہونا. تنبّہ علی أو للأمر: واقف ہونا. سمجھنا. الحسام: تیز کاٹنے والی تلوار. حسام السیف: تلوار کی دھار. النوم الحسام: خواب غفلت، ایسی نیند جو انسان کو مقصد زندگی سے منقطع اور غافل کردینے والی ہو. لاتنم: واحد مذکر حاضر فعل نہی. تو نہ سو. نام (س) نوماً: سونا. مخلّد: اسم مفعول از تفعیل: وہ چیز جسے دوام حاصل ہو.

معنیٰ :- إن أردتَ أن يبقى ذكرك ويتلقاه الناس بعد موتك فاستيقظ من النوم العميق الذي يشغل الانسانَ عمّا يجب عليه من المسئوليات، واعلَمْ أنه لايخلد شيءٌ في هذه الدنيا.

ترجمہ :- تو اپنی بقاء کے لئے خواب غفلت سے بیدار ہوجا، اور نہ سو کیونکہ دنیا میں کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے (لہذا تو بھی نہیں رہے گا مگر اچھے کردار کے جلو میں ہمیشہ باقی رہے گا)

وقال ابو تمام حبیب بن أوس الطائیؒ

وَمَا ابْنُ آدَمَ إلّاَ ذِکْرُ صالحۃ   أوذِکْرُ سیّئۃٍ یَسْرِیْ بہا الکَلِمُ

اعراب :- (ما) حرف نفی (ابن آدم) مبتدا۔ (إلاّ) حرف استثناء لغو۔ (ذکر صالحۃ) خبر معطوف علیہ (أو) حرف عطف۔ (ذکر سَیّئۃٍ) موصوف۔ (یسری بہا الکلم) صفت۔ موصوف صفت ملکر معطوف۔ یسری: فعل۔ بہا: فعل سے متعلق۔ ضمیر مجرور کا مرجع علی سبیل الانفراد صالحۃ اور سَیّئۃ دونوں ہیں۔

تحقیقات :- الصالحۃ: نیکی، اچھا کام۔ ج الصالحات۔ صلح (ک-ن-ف) صلاحًا وصلوحًا وصلاحیۃ: درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ صلح الرجل: نیک ہونا۔ سیئۃ: گناہ، بُرے کام۔ ج سیّئات۔ ساءَ (ن) سوءً وسواءۃً: بُرا ہونا۔ یسری بہا: واحد مذکر غائب مضارع: وہ پھیلاتا ہے۔ اسکا چرچا کرتا ہے۔ سری (ض) سُریً وسُریۃً وسریانًا: رات میں چلنا۔ سرایت کرنا، پھیلنا۔ صفت (سارٍ ج سُراۃ) وسری بہ: رات کو سفر کرانا۔ پھیلانا۔ الکلم: بفتح کاف وکسر لام۔ اسم جنس جمعی ہے اس لئے اسکی طرف مذکر کی ضمیر لوٹتی ہے جیسے (یحرفون الکلم عن مّواضعہٖ) (والیہِ یَصْعَدُ الکَلِمُ الطَّیِّبُ)

ترجمہ :- انسان کا وجود اس کی نیکی و بدی کا ذکر ہے جن کو لیکر باتیں چلتی ہیں (یعنی انسان کی اچھائی یا برائی کا تذکرہ لوگوں کے درمیان ہوتا رہتا ہے جس سے اسکی حیثیت کا تعین ہوتا ہے۔

أماسَمِعتَ بدھرٍ بادَ أمّتُہٗ   جاءتْ بأخبارھا من بعدھا أُمَمُ

اعراب :- (أ) ہمزۂ استفہام۔ (ما) حرف نفی (سمعت) فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل (بدھر) با رحرف جار سمعت سے متعلق دھر: مجرور موصوف (باد أمّتہ) صفت (جاءت) فعل۔ (بأخبارھا) با رحرف جار۔ جاءت کا متعلق اول۔ اخبار: مضاف۔ ھا: ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ مرجع أمّتہٗ ہے۔ (من بعدھا) جار مجرور متعلق ثانی (أمم) جاءت کا فاعل۔ جملہ محلاً منصوب سمعت کا مفعول ہے۔

تحقیقات :- دھرٌ: زمانہ۔ لمبا زمانہ، وقت، زمانہ کی سختی۔ ایک ہزار سال، وہ زمانہ جس میں انسان زندہ ہے، مصیبت، انتہا، غایت، کہا جاتا ہے: (ماذاك بدھری) یہ میری عادت نہیں۔ (مادھری بکذا) یہ میری غایت وانتہا نہیں۔ دھر: اصل میں عالم کو وجود میں آنے سے لیکر اس کے ختم ہونے تک کی مدت کا نام ہے، اور پھر دھر سے لمبی مدت مراد ہوتی ہے برخلاف (زمانٌ) کے کہ وہ مدت کثیرہ اور قلیلہ دونوں کے لئے آتا ہے ج أدْھُر و دُھور باد: واحد مذکر ماضی۔ وہ ہلاک ہوا۔ مادۂ اشتقاق (بید) باد (ض) بیدا وبیادًا وبیودا: ہلاک ہونا۔ أمم: مفرد ھا أمّۃ: جماعت، آدمیوں کا گروہ، وقت، مدت۔ أمۃ: باعتبار لفظ واحد اور باعتبار معنی جمع ہے۔ اور أمۃ: دین کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ بولتے ہیں: (فلان لا أمّۃ لہ) فلاں کا کوئی دین و مذہب نہیں۔

ترجمہ :- کیا تو نے گذشتہ زمانہ کی ہلاک شدہ قوم کے بارے میں نہیں سنا کہ ان کی حکایتیں بعد کی نسلوں نے بیان کیں۔

وقال أبو القاسم احمد بن عمر بن عبد الله بن عصفور

مع العلم فاسلُكْ حیثما سلَكَ العلمُ   وعنه فكاشِفْ كلَّ مَنْ عندہٗ فہمٗ

اعراب :- (مع العلم) مضاف و مضاف الیہ ہوکر ظرف اور حال محذوف سے متعلق۔ (فاسلك) فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال۔ تقدیر عبارت : فاسلك متلبسًا مع العلم۔ (حیثما) برائے شرط۔ (سلك) فعل شرط۔ (العلم) فاعل۔ یعنی حیثما سلك العلم فاسلك معه۔ حیثما کی جزاء محذوف ہے جس پر ماقبل کا جملہ دلالت کر رہا ہے۔ (وعنه فكاشف) واو حرف عطف۔ عنه : كاشف سے متعلق۔ كاشف : فعل أنت : کی ضمیر مستتر فاعل۔ (كل من) كلّ : مفعول مضاف۔ مَنْ : اسم موصول مضاف الیہ (عنده فهم) صلہ۔ عنده : خبر مقدم۔ فهم : مبتدا مؤخر۔

تحقیق لغات :- فاسلك : واحد مذکر امر۔ تو چلتا رہ۔ سلك (ن) سلكًا وسلوكًا الطریق : راستہ پکڑ کر چلتے رہنا۔ روش اختیار کرنا۔ برتاؤ کرنا۔ پرونا۔ و— المکان : داخل ہونا۔ العلم : مصدر : جاننا۔ علم، دانش، معرفت، شعور، یقین، عَلِمَ (س) عِلمًا : جاننا۔ سمجھنا۔ یقین کرنا، عَلِمَ : کے معنی جب یقین کے آتے ہیں تو متعدی بدو مفعول ہوتا ہے اور جب معرفت کے معنی میں آئے تو متعدی بیک مفعول ہوگا۔ اور کبھی شعور کے معنی میں آتا ہے تو اس صورت میں متعدی بذریعہ باء بھی ہوتا ہے جیسے (علمتُه اور علمتُ به) كاشف : واحد مذکر امر۔ كاشف مكاشفة عن الامر : کھولنا، ظاہر کرنا۔ و— عن كذا : سائل و مسئول دونوں کا ایکدوسرے کو بتانا۔

ترجمہ :- علم کے ساتھ چلتا رہ جہاں کہیں علم چلے، اور سمجھ والوں سے علم حاصل کر اور انکو علم دے۔

ففیه جلاءٌ للقلوب من العمیٰ   وعونٌ علی الدِّینِ الذی أمرُہٗ حَتمٗ

اعراب :- (ففیه) فاء تعلیلیہ۔ (فیه) خبر مقدم (جلاءٌ) مبتدا مؤخر معطوف علیہ (للقلوب) جلاءٌ کا متعلق اول۔ (من العمی) متعلق ثانی۔ (وعون) واو حرف عطف عونٌ : معطوف۔ (علی) حرف جار عونٌ سے متعلق (الدین) موصوف (الذی) اسم موصول (أمرہ حتم) صلہ، موصول وصلہ ملکر صفت۔

تحقیق لغات :- جلاء : روشنی، صفائی، وضاحت، انکشاف، انجلاء، روانگی۔ جلا (ن) جلاءً : ظاہر ہونا، واضح ہونا۔ و— عن بلدہ ومنه : اپنے شہر سے نکلنا۔ القلوب : مفردھا قلب : بمعنی دل۔ اور کبھی قلب بولکر ارادہ، نیت، خیال مراد ہوتے ہیں، اور کبھی وہ اوصاف مراد ہوتے ہیں جو قلب کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے : علم، فہم، عقل، جان، شجاعت وغیرہ۔ العمی : اندھاپن خواہ آنکھ کا ہو یا دل کا، جہالت، تاریکی، گمراہی۔ عَمِیَ (س) عَمْیًا : اندھا ہونا، جاہل ہونا۔ و— عن الشئ وعندہ : ہدایت نہ پانا۔ و— علیه : مشتبہ ہونا۔ عون : مددگار، مدد کرنا، خادم ج اعوان۔ حتم : یقین، پختگی، واجب، ثابت۔ الدّین : چار معنوں میں مستعمل ہے : (۱) مذہب و شریعت کے معنی میں جیسے : أفغیرَ دینِ اللہِ یبغون۔ (۲) قانون ملکی کے معنی میں جیسے : ما کان لیأخذ أخاه فی دین الملك۔ (۳) اطاعت کے معنی میں جیسے وله ما فی السموات والارض وله الدین واصبًا۔ (۴) جزا کے معنی میں جیسے : إنّما توعَدُون لصادق و إن الدین لواقع۔

ترجمہ :- اسلئے کہ اسمیں دلوں کی تاریکی کے لئے روشنی ہے، اور اس دین پر مدد ہے جس کا امر واجب ہے۔

فَإنّی رأیتُ الجَهْلَ یُزْرِی بأهلِهِ وَذُوالعلمِ فی الأقوام یرفعه العلم

اعراب :- (فإنی) فار تفصیلیه، إنّ: حرف تاکید، یار ضمیر متکلم اسم. (رأیت) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل. (الجهل) مفعول به ذوالحال (یزری) فعل: ھو کی ضمیر مستتر فاعل (بأهله) جار مجرور یزری سے متعلق. جملہ حال ہے (وذوالعلم) واو استینافیه. ذوالعلم: مضاف و مضاف الیہ ہو کر مبتدا، (فی الأقوام) یرفع سے متعلق (یرفعه) یرفع: فعل. ھاء ضمیر منصوب مفعول. (العلم) فا جملہ خبر۔

تحقیق لغات :- رأیت : واحد متکلم ماضی. میں نے دیکھا. رؤیةً اور رأیٌ سے مشتق ہ نفس کے مختلف قوی کے اعتبار سے رؤیةٌ کی مختلف قسمیں ہیں. اول آنکھ سے دیکھنا (۲) بذریعہ وہم وتخیل دیکھنا (۳) بذریعہ تفکر دیکھنا (۴) بذریعہ عقل دیکھ اور رؤیةٌ کبھی علم کے معنی میں آتا ہے، اس وقت اس کا تعدیہ دو مفعولوں کی طرف ہوتاہے جیسے (ویریٰ الذین أوتوا العلم) اور جانتے ہیں وہ لوگ جن کو علم دیا گیاہے. یزری : واحد مذکر غائب مضارع وہ عیب لگاتاہے، ذلیل کرتا ہے أزریٰ به وأزراه وإزراءً : عیب لگانا، ذلیل کرنا بدگوئی کرنا، حق کم کرنا یرفع : واحد مذکر غائب مضارع. وہ اُٹھاتا ہے، بلند کرتاہے. رفع (ف) رف ـــ الشیءَ : اٹھانا. وـــ الکلمةَ : کلمہ پر رفع کی علامت لگانا. رفعه إلی الحاکم فیصلہ کیلئے حاکم کے پاس جانا

ترجمہ :- میں نے دیکھا کہ جہالت آدمی کو حقیر و ذلیل کر دیتی ہے، اور علم صاحب علم کو قوموں میں بلند کر دیتاہے.

یُعَدُّ کَبیرَ القوم وَھُوصغیرُھم وینفذ منه فیهِمُ القولُ والحکمُ

اعراب :- (یعد) فعل. ھو کی ضمیر مستتر نائب فاعل. مرجع ذوالعلم ہے (کبیر القوم) مفعول ثانی ذوالحال (وھو صغیرھم) حال. واو حالیہ. ھو: مبتدا. صغیرھم: خبر. (وینفذ) واو استینافیه ینفذ : فعل. (منه) متعلق اول (فیھم) متعلق ثانی. (القول) معطوف علیه (والحکم) معطوف. معطوف معطوف علیه ملکر ینفذ کا فاعل

تحقیق لغات :- یعدّ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول. وہ شمار کیا جاتا ہے، سمجھا جاتاہے. عدّ (ن) عدًّا وتعدادًا ـــ الشیءَ : شمار کرنا. گننا، گمان کرنا، شمار میں لانا. کہاجاتاہے عددتُ خالدًا صادقًا : میں نے خالد کو سچا سمجھا. کبیر : صیغہ صفت ازکرم. بلند مرتبہ، بڑا، بڑے حجم کا. کبیر العدد : بھاری تعداد میں. کبیر المقام : بڑی پوزیشن والا. ج کبار وکُبَراء کَبُر (ک) کبرا وکبارةً فی القدر : مرتبہ میں بڑا ہونا. صغیر : صیغہ صفت ازکرم : چھوٹا، ذلیل، کم حیثیت صغیر النفس : تنگ ظرف، چھوٹی طبیعت کا ج صغار صغر (ک) صغرا وصغارة وصغرانًا : ذلیل وخوار ہونا. ینفذ : واحد مذکر غائب مضارع. نافذ ہوتاہے، جاری ہوتاہے. نفذ (ن) نفوذًا ونفاذًا ـــ الأمرُ أو القول : حکم یا قول کا پورا ہونا. نفذ الکتاب إلی فلان : خط کا پہونچنا. نافذ الکلمة : بااقتدار آدمی القول : حکم، وعدہ، بات، رائے، نظریہ. الحکم : فرمان، فیصلہ، زور، پختگی، سلطنت.

ترجمہ :- وہ قوم کا بلند مرتبہ انسان سمجھا جاتاہے حالانکہ وہ کم عمر ہے اور قوم میں اسکی بات اور حکم کا نفاذ ہوتاہے

وقال الحکم ابن قنبر

العِلمُ زَینٌ وتَشرِیفٌ لصاحبہٖ   فاطْلُبُ هُدِیتَ فنون العلم والأُدبا

اعراب :- (العلم زین) معطوف علیہ. العلم: مبتدا، زین: خبر (وتشریف) معطوف (لصاحبہ) تشریف سے متعلق (فاطلب) فعل: أنت کی ضمیر مستتر فاعل (ھدیت) فعل: أنت کی ضمیر مستتر نائب فاعل۔ جملہ دعائیہ ہے (فنون العلم) أطْلُبْ کا مفعول بہ معطوف علیہ (والادبا) معطوف۔

تحقیق لغات:- زین: آرائش، زیب، خوبصورتی، زینت۔ تشریف: تعظیم کرنا، عزت کرنا، بزرگی دینا. ھدیت: صیغہ واحد حاضر ماضی مجہول۔ تجھے ہدایت دی جائے، تجھے رہنمائی حاصل ہو. فنون: مفرد ھا فنٌ بمعنی قسم۔ آرٹ، عملی علم، کرتب ڈھنگ، طریقہ، معز زپیشہ. الأدباء: ادب، علم، تمیز، سلیقہ، شائستگی، قاعدہ حسن عمل. الف: اشباع کا ہے

معنی:- العلم یزین العالم ویشرفه فیجب علیك أن تطلب العلم والأدب وأدعوالله أن هداك إليه.

ترجمہ:- صاحب علم کے لئے علم باعث زینت وشرف ہے (خدا تجھے ہدایت دے) تم تمام علوم وفنون کو حاصل کرو۔

لاخیرَ فیمن له اصلٌ بلا أدبٍ   حتی یکون علیٰ ما نابهٗ حدبًا

اعراب :- (لا) نفی جنس (خیر) اس کا اسم (فیمن) فی حرف جار متعلق لا نفی جنس کی خبر محذوف سے تقدیر عبارت: لاخیر حاصلٌ فیمن لهٗ اصلٌ بلا أدب۔ من: موصولہ (له اصل بلا ادب) صلہ۔ له: خبر مقدم. اصل: موصوف. بلا ادب: صفت۔ (حتی یکون) حتی: ابتدائیہ یکون: فعل ناقص۔ ھو کی ضمیر مستتر اسم (علی ما نابه) علیٰ: حرف جار متعلق آنیوالے حدبًا سے (ما) موصولہ۔ (ناب) صلہ (ھاء) ضمیر منصوب کا مرجع مَن ہے (حدبًا) خبر۔

تحقیق لغات:- اصل: حسب، جڑ، مصدر، منبع۔ ما فعلتُه أصلاً: میں نے اس کام کو قطعاً نہیں کیا ج اصول ناب: واحد مذکر غائب ماضی۔ اترا، نازل ہوا، پیش آیا۔ ناب (ن) نوبًا ونوبة ــ فلانا أمر۔ معاملہ پیش آنا، نازل ہونا ۔ حدبا: کبڑاپن، اُبھرا ہوا، کوزپشت۔ حَدِبَ (س) حدبًا۔ کبڑا ہونا، ٹیڑھا ہونا، جھکا ہوا ہونا۔

معنیٰ:- لا یوجد الخیر فیمن له شرف بدون ادب حتی یتعطف علی ما نابه من المصائب.

ترجمہ:- جس شخص کو بلا علم وادب خاندانی عزت حاصل ہے اسمیں کوئی بھلائی نہیں یہاں تک کہ جھک جائے اس چیز پر جو اسکو پیش آئے (بے ادب آدمی میں نیکی نہیں پائی جاتی گو وہ زمانہ کے حوادثات ومصائب کا سامنا کرکے تجربہ کار ہوجائے)

كمْ من حسيبٍ أخي عيٍّ وطِمْطِمةٍ
فَدْمٍ لدى القول معروفٍ إذا نُسِبا

اعراب :- (کم) خبریہ ممیز، مبتدا، (من حسیب) تمیز. من: حرف جار. حسیب: مجرور موصوف (أخي عي) صفت اول (وطمطمة) صفت ثانی (فدم) صفت ثالث (لدی القول) مضاف ومضاف الیہ ہوکر ظرف اور فدمٌ سے متعلق (معروف إذا انسبا) صفت رابع.

تحقیق لغات :- حسیب: خاندانی شرافت رکھنے والا، محاسبہ کرنیوالا ج حُسباء. کہا جاتا ہے (کفی باللہ حسیبا) محاسبہ کیلئے اللہ کافی ہے. حَسُب (ک) حسابةً: شریف الاصل ہونا. عيّ: بفتح عین، صیغۂ صفت. وہ شخص جو بولنے سے عاجز ہو. عَيِي (س) عيًّا وعَياءً بأمره أوعن أمره: کام سے عاجز ہونا، درست نہ کرسکنا. و— فی المنطق: کلام کرتے کرتے ایک دم رک جانا. أخو عيّ: بات کرنے سے عاجز رہ جانے والا. طِمطِمة: بکسر طائین. زبان کی لکنت، ہکلاہٹ. فدم: بفتح فاء وسکون دال، صیغۂ صفت. جو کلام میں عاجز ہو، بے وقوف، کم سمجھ ج فِدام. مؤنث فدْمة ازکرم. فدم فدامةً: بیوقوف ہونا، تتلا ہونا. لدی: ظرف مکان غیر متمکن. پاس، طرف، ضمیر کی طرف اضافت کے وقت لدی کی وہی حالت ہوتی ہے جو علیٰ حرف جار کی ہوتی ہے جیسے (لدینا، علینا، لدیه، علیه، لدیك، علیك، لديّ، عليّ. نسبا: واحد مذکر ماضی مجہول، الف اشباع کا ہے: نسب بیان کیا گیا، منسوب کیا گیا. نسب (ن. ض) نسبًا ونسبةً— الرجل: نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا.

ترجمہ :- کتنے نسبی شرافت والے جنکی زبان میں لکنت ہے اور وہ بولنے میں ہکلاتے ہیں، جب ان کا نسب بیان کیا جائے تو وہ مشہور ہیں۔

في بيتِ مَكْرُمَةٍ آباؤُه نُجُبٌ
كانوا الرُّؤُس فأضحى بعدَهم ذَنَبًا

اعراب :- (فی بیت مکرمة) صفت خامس، جار مجرور متولدٌ محذوف سے متعلق ہے (آباءه نجبٌ) صفت سادس. جملہ کانوا الرؤس نُجُبٌ سے بدل ہے. کم ممیزہ اپنی تمیز سے ملکر مبتدا. اور (فأضحی بعدهم ذنبا) خبر. أضحی: فعل ناقص. ھو کی ضمیر مستتر اسم مرجع حسیب ہے. بعد: مضاف. ھم: مضاف الیہ مرجع آباء ہے ذنبا: خبر

تحقیق لغات :- مکرمة: بفتح میمین وضم راء: نیک کام، بزرگی، عزت، بخشش، احسان ج مکارم. بیت مکرمة: شریف گھرانہ، ازکرُم. کرم کرامةً: معزز وشریف ہونا، فیاض ہونا. نجب: بضم نون وجیم، مفردها نجیبٌ، مؤنث نجیبة ج نجائب: شریف، بزرگ، شریف خاندان کا جس کی نسبت میں کوئی عیب نہ ہو، مرد اصیل، عمدہ اونٹ. ازکرُم. نجب نجابةً: نیک خصلت ہونا، شریف الاصل ہونا. الرؤس: مفردها رأسٌ: سر، قوم کا سردار، کسی چیز کی ابتدار، کسی چیز کا سب سے بلند تر حصہ، اصل. ذنب: بفتح ذال ونون. دُم، پونچھ، مجازا کم حیثیت، ذلیل ج أذناب. أذناب الناس: دم چھلے، گھٹیا اور نیچے طبقہ کے لوگ.

معنیٰ :- متولد فی بیت کریم، وآباؤه کانوا شرفاء وسادة القوم ولکنه صار وضیعًا ذلیلًا بعدهم

ترجمہ :- شریف گھرانہ میں (پیدا ہوے) ان کے باپ دادا کے نسب میں کوئی عیب نہیں تھا، وہ قوم کے سردار تھے لیکن ان کے بعد یہ لوگ ذلیل اور کم حیثیت ہوگئے.

(۱) وخاملٍ مُقرِفِ الآباءِ ذی أدبٍ نالَ المعالی بہٖ والمالَ وَالحَسَبَا
(۲) أمسی عزیزاً عظیم الشأن مشتہراً فی خدّہٖ صعرٌ قد ظلّ مُحتجبا

اعراب (۱) :- (وخامل) واو حرف عطف. خامل: موصوف، تمیز، کم ممیز محذوف کی، یعنی (کم من خامل) (مقرف الآباء) صفت اول (ذی أدب) صفت ثانی (نال المعالی بہ الخ) پورا جملہ، صفت ثالث. موصوف اپنی تینوں صفات سے ملکر تمیز. ممیز و تمیز ملکر مبتدا.

تحقیق لغات :- خامل: گمنام، بے قدر، بے وزن، بے ویلو. ج خَمَلٌ. مقرف: قابل نفرت حقیر، کمینہ، مقرف الآباء: جس کے خاندان میں عیب ہو، باپ کی طرف سے خالص حریت نہ ہو. الحسب : ذاتی بزرگی، شرف نسبی، اندازہ، تعداد، مقدار، شرافت بالفعل.

ترجمہ :- بہت سے بے حیثیت، کم اصل باپ دادا والے، صاحب علم وادب، جو اپنے علم کی بدولت بلندیاں، مال اور شرافت حاصل کیے

اعراب (۲) :- یہ پورا شعر خبر ہے.

تحقیق لغات :- عزیزاً : معزز، پیارا، دلپسند، غالب، بزرگ ج أعِزّاء. الشأن: شوکت، عظمت، کام، حال، عظیم الشان: بڑی شان و شوکت والا. خد : چہرہ، رخسار، گال ج خدود. صعر: ٹیڑھ، کجی صعر (س) صعراً وجھہٗ : منہ کا ٹیڑھا ہونا. (فی خدہ کا صعر) سے کنایۃً تکبر مراد ہے. اور یہاں پر فی برائے علت و سبب ہے جیسے حدیث میں وارد ہے (عُذّب المرأۃ فی ھرّۃ) ایک بلی کی وجہ سے عورت کو عذاب دیا گیا محتجباً: اسم مفعول بمعنی پردہ نشین.

ترجمہ :- وہ معزز بڑی شان و شوکت والے اور مشہور ہو گئے اور کبر و غرور کیوجہ سے پردے میں رہنے لگے.

وصاحِبُ العِلمِ مَعرُوفٌ بہ أبَدًا نِعْمَ الخَلیطُ إذا ما صاحبٌ صَحِبَا

اعراب :- (صاحب العلم) مبتدا، معروفٌ خبر (بہ) معروف سے متعلق (أبدا) ظرف معروف سے متعلق (نعم) فعل مدح (الخلیط) فاعل. جملہ خبر مقدم مخصوص بالمدح جو محذوف ہے یعنی العلم مبتدا مؤخر ہے. تقدیر عبارت یہ ہے: نعم الخلیط العلم. (إذا ما صاحب صحبا) إذا شرطیہ. ما : زائد (صاحب) فاعل فعل محذوف کا جسکی تفسیر بعد والا فعل کر رہا ہے. یعنی : إذا صحب صاحبٌ. فعل و فاعل ملکر فعل شرط. اسکی جزاء محذوف ہے جس پر نعم الخلیط دلالت کر رہا ہے.

تحقیق لغات :- معروف : مشہور، پہچانا ہوا، احسان، بھلائی، نیکی، خدا کی اطاعت، بھلی بات أبداً : ہمیشہ، مستقبل غیر محدود برائے ظرف زمان، مستقبل میں نفی و اثبات کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے (لا افعلہ أبدا) میں کبھی نہیں کروں گا. (أفعلہ أبدا) میں اسکو کرتا رہوں گا. نِعْمَ : کلمہ مدح ہے، جس طرح بئس فعل ذم ہے. اسی طرح نعم فعل مدح ہے، لیکن نعم واحد مذکر ماضی اور نِعْمَتْ واحد مؤنث ماضی کے علاوہ اس سے ماضی و مضارع کا اور کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے. نِعْمَ کا ماخذ اشتقاق نعمۃٌ ہے جیسے (نَعْمُ عینٍ و نُعْمَۃُ عینٍ و نُعْمیٰ عینٍ) سب کا ماخذ نِعْمَۃٌ ہے یا ماخذ أنعُمُ منہ ہے جس کا معنی ہے: بہت نرم، بہت سہل. الخلیط : دوست، ساتھی، شریک، ساجھی، شوہر، پڑوسی. ج خُلُطٌ و خُلَطاء.

ترجمہ :- اور صاحب علم ہمیشہ مشہور ہوتا ہے، علم بہترین دوست ہے جبکہ کوئی اسکی صحبت اختیار کرے.

قد یَجْمَعُ المالَ شخصٌ ثم یُحْرَمُہٗ عمّا قلیلٍ فیَلْقَی الذُّلَّ والحَرَبَا

اعراب :- ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- **یجمع** : واحد مذکر غائب مضارع : وہ جمع کرتا ہے، فراہم کرتا ہے۔ جمع (ف) جمعًا — المتفرّق : جمع کرنا، اکٹھا کرنا، شیرازہ بندی کرنا، ایک کرنا، ملانا و — الکتاب : تالیف کرنا۔ و — الجمعیۃ : و — الأرقام : حساب لگانا، جوڑنا۔ میٹنگ بلانا۔ **یُحْرَمُ** : واحد مذکر غائب مضارع مجہول محروم کردیا جاتا ہے۔ حَرَمَ (ض) حرمًا وحرمانًا — الشیئَ : محروم کرنا، محروم رکھنا۔ **عمّا قلیلٍ** : یعنی : عن قلیل : جلد ہی۔ ما زائدہ ہے۔ حرف جر کے بعد ما زائدہ کا استعمال عام ہے جیسے (فبما رحمۃٍ من اللّٰہِ لِنْتَ لہم) اور (عمّا قلیلٍ لیُصبِحُنّ نادِمین)۔ **یَلْقَی** : واحد مذکر غائب مضارع : ملتا ہے، استقبال کرتا ہے۔ لقِیَ (س) لقاءً ولُقیانًا ولِقیانًا — فلانًا : استقبال کرنا، دیکھنا، سابقہ پڑنا، دوچار ہونا۔ **الذّل** : (مص) تواضع، ذلت، عاجزی۔ دوسرے کے دباؤ کی بنا پر جو ذلت ہو اس کو ذُلٌّ کہتے ہیں۔ اور بغیر کسی کے دباؤ کے اپنی سرکشی کے بعد جو ذلت حاصل ہو وہ ذِلٌّ کہلاتی ہے۔ **الحَرَب** : بفتح راء۔ ہلاکت، تباہی، خرابی۔

معنیٰ :- العلم والمال لا یحِلّانِ منزلۃً لأنّ المالَ زوالُہٗ سریع، وصاحبُہٗ یفقدہ عن قریب، ثم یقاسی الذّل والھوان۔

ترجمہ :- آدمی مال جمع کرتا ہے، پھر اس سے جلد ہی محروم ہوجاتا ہے، اسکے بعد ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے (لہذا طلب علم میں اپنے قیمتی اوقات کو لگانا ہی دانشمندی ہے کہ اس سے بڑی دولت اور کچھ نہیں : ومَن یُؤتَ الحِکمۃَ فقد أُوتِی خیرًا کثیرًا)

(۱) وجامعُ العِلمِ مَغبوطٌ بہٖ أبدًا ولا یُحَاذَرُ منہ الفوتَ والسلبا

(۲) یاجامعَ العِلمِ نِعْمَ الذخرُ تجمَعُہٗ لا تَعْدِلَنّ بہ دُرًّا ولا ذھبًا

تحقیق لغات :- (۱) اس شعر کا اعراب ظاہر ہے۔ **مغبوط** : اسم مفعول جس پر رشک کیا جائے۔ غبطہٗ (ض) غبطًا وغبطۃً : کسی چیز کا نظروں میں چڑھ جانا، دوسرے کی نعمت دیکھکر اپنے لئے بھی اس کی تمنا کرنا مگر دوسرے کے لئے زوال کی خواہش نہ کرنا۔ **یُحاذر** واحد مذکر غائب مضارع مجہول : ڈراجاتا ہے، احتیاط کی جاتی ہے۔ از محاذرۃ۔ **الفوت** : اسم فعل۔ آگے بڑھ جانا گرفت سے باہر ہونا، رسائی سے نکل جانا۔ ھو فوتُ رُمحِہ : وہ اسکے نیزے کی رسائی سے آگے ہے۔ ھو فوتُ یدِہ : وہ ہاتھ کی پہونچ سے باہر ہے۔ **السلب** : چھیننا۔ **ترجمہ** :- اور صاحب علم پر ہمیشہ رشک کیا جاتا ہے (اور علم ایسی نعمت ہے) جس کے فوت ہونے اور چھننے کا اندیشہ نہیں کیا جاتا۔

اعراب(۲) :- (یاجامع العلم) ندا اور منادی۔ (نعم) فعل مدح (الذخر) فاعل فعل و فاعل خبر مقدم۔ (تجمعہ) صلہ ہے موصول محذوف کا۔ تقدیر عبارت : نعم الذخر العلم الذی تجمعہ۔ **العلم** : مخصوص بالمدح ہے۔ الذی اسم موصول تجمعہ صلہ۔ جملہ مبتدا رموئخر۔ (لا تعدلنّ) فعل با فاعل۔ (بہ) فعل سے متعلق۔ (دُرًّا ولا ذھبًا) مفعول۔

تحقیق لغات :- **لا تعدلنّ** : واحد مذکر بحث نہی مستقبل معروف : تم ہرگز برابر نہ کرو۔

ترجمہ :- اے علم جمع کرنے والے تو بہترین ذخیرہ جمع کر رہا ہے۔ تو زر و گوہر کو ہرگز علم کے برابر نہ کرنا۔

وقال آخر

(١) لوکان هٰذا العلم يُدرَكُ بالمُنىٰ ماكان يبقىٰ فى البريّة جاهل
(٢) فاجهد ولاتكسل ولاتك غافلاً فنَدامَةُ العقبىٰ لمن يتكاسل

اعراب(١) :- (لو) حرف شرط. (کان) فعل ناقص (هذا العلم) اسم (يُدرَكُ بالمنىٰ) خبر. يُدرك : فعل. هو کی ضمیر مستتر نائب فاعل. بالمُنىٰ : فعل سے متعلق. جملہ شرط ہے. (ما) نافیہ. (کان یبقىٰ) فعل. (فى البريّة) فعل سے متعلق (جاهل) فاعل. جملہ جواب شرط.

تحقیق لغات :- يُدرَكُ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول از إدراك : پایا جاتا ہے، حاصل کیا جاتا ہے ادرك إدراكًا — الشئ : پانا و — الثمر : پکنا و — الغلام : بالغ ہونا. المنىٰ : مفردها : مُنية : آرزو، تمنا، مقصد، مادہ اشتقاق (م، ن، ی) ہے.
البريّة :- مخلوق، خلق خدا، دنیا ج برايا

ترجمہ :- اگر علم کی دولت محض تمناؤں سے حاصل ہو جاتی تو دنیا میں کوئی جاہل نہ رہتا.

اعراب (٢) ظاہر ہے. تحقیق لغات :- إجهد : واحد مذکر امر : تو خوب جد جہد کر، جهد (ف) جهدًا — فى الأمر : خوب کوشش کرنا. لاتكسل : واحد مذکر حاضر بحث نہی : تو سستی نہ کر کسلمندی سے کام نہ لے. كسِل (كسلاً) : سستی کرنا، صفت (كسِلٌ وكسْلانُ ج كَسَالىٰ وكُسَالىٰ) ندامة : شرمندگی، پشیمانی نَدَم (ن) ندمًا وندامةً على ما فعل : شرمندہ ہونا، پشیمان ہونا. العقبىٰ : آخرت، انجام. ترجمہ :- خوب جد و جہد کر نہ کسلمندی سے کام لے نہ غافل رہ کیونکہ انجام کی پشیمانی اس شخص کے لئے ہے جو سست کار رہو.

(١) تعلّم فليس المرءُ يولد عالمًا وليس أخو علم كمن هو جاهل
(٢) وإن كبير القوم لاعلم عنده صغير إذا التفّت عليه المحافل

اعراب(١) :- (تعلّم) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (فليس المرءُ) فاء تعلیلیہ. المرءُ : لیس کا اسم (یولد عالما) خبر (کمن هوجاهل) کاف حرف جار. من : موصولہ مجرور. جار مجرور لیس کی خبر محذوف کائنًا سے متعلق. هوجاهل : صلہ.

تحقیق لغات :- تعلّم : واحد مذکر امر : تو سیکھ، علم حاصل کر. تعلّم تعلّمًا : سیکھنا. و — الأمر : مضبوط کرنا، اسمیں مطاوعت اور فعل کی قبولیت کا معنیٰ پایا جاتا ہے جیسے (عَلَّمْتُه فتعلّمَ) میں نے اسکو سکھایا تو سیکھ گیا. یولد : واحد مذکر مضارع مجہول : از ضرب : پیدا ہوتا ہے.

ترجمہ :- تو علم حاصل کر کیونکہ کوئی انسان (ماں کے پیٹ سے) علم نہیں پیدا ہوتا، اور علم والا مثل جاہل کے نہیں ہوتا.

اعراب(٢) :- (کبیر القوم) موصوف (لاعلم عنده) صفت. موصوف وصفت إنّ کا اسم (صغير) خبر (إذا شرطیہ. (التفت) فعل (علیہ) فعل سے متعلق (المحافل) فاعل جملہ فعل شرط. اس کی جزا پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے.

تحقیق لغات :- إلتفت : واحد مؤنث غائب ماضی. وہ لپٹی، وہ جمع ہوئی. إلتفّ إلتفافًا — فی ثوبه : کپڑے میں لپٹنا. و — علیه القوم : قوم کا کسی کے پاس جمع ہونا.

ترجمہ :- اور قوم کا بڑا آدمی جس کے پاس علم نہیں ہے جب اسکے پاس مجلسوں کا انعقاد ہوتا ہے تو وہ ایک معمولی انسان ہوتا ہے (کیونکہ بلا علم انسان کو قدر ومنزلت حاصل نہیں ہوتی)

وممایُنسب الی الشافعیؒ

(۱) علی معی حیثما یمّمتُ ینفعنی   قلبی وعاء له لا بطن صندو
(۲) إن کنتُ فی البیت کان العلم فیه معی   أو کُنتُ فی السوق کان العلم فی السوق

اعراب (۱) (علی) مبتدا (معی) ظرف. کائن خبر محذوف سے متعلق۔ یعنی: علی کائن مع
(حیثما) ظرف مکان برائے شرط۔ (یمّمتُ) فعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل. جمل
فعل شرط (ینفعنی) فعل جزا. (قلبی) مبتدا. (وعاء) موصوف (له) صفت
یعنی: وعاءٌ کائنٌ له. موصوف وصفت ملکر معطوف علیہ (لا بطن صندوق)
عاطفہ. بطن صندوق: معطوف. معطوف ومعطوف علیہ ملکر خبر۔

تحقیق لغات:۔ حیثما: جہاں کہیں. یمّمتُ: واحد متکلم ماضی. میں نے قصد کیا، ارادہ ک
یَمَّمہٗ تیمیمًا: ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ یَمَّمَ المریضَ للصلوۃ: مریض کو
کے لئے تیمم کرانا۔ ینفعَ: واحد مذکر مضارع از فتح: نفع دیتا ہے فائدہ پہونچاتا ہے
وعاء: برتن، ظرف. ج أوعیۃ. بطن: پیٹ، ہر چیز کے اندر کا حصہ. قبیل
شاخ ج بطون۔

ترجمہ (۱):۔ میں جہاں بھی رہوں میرا علم میرے ساتھ ساتھ ہوتا ہے اور مجھکو نفع دیتا ہے
علم کا ظرف میرا سینہ ہے نہ کہ صندوق.

ترجمہ (۲) اگر گھر میں ہوتا ہوں تو علم میرے ساتھ گھر میں ہوتا ہے، اور اگر بازار میں ہوتا ہوں
تو بازار میں ہوتا ہے (واقعی ایک عالم کی شان یہی ہونی چاہئے)

وممایُنسب إلیٰ علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ

لیس الجمالُ بأثوابٍ تُزَیِّنُنَا   إنّ الجمالَ جمالُ العلمِ والأدبِ

اعراب:۔ (الجمال) لیس کا اسم (باثواب) با رحرف جار، متعلق لیسَ کی خبر محذوف کائنًا سے. یعنی لیس الجمال کائنًا باثواب. أثواب: موصوف. جملہ (تزیّننا) صفت. موصوف وصفت ملکر مجرور. دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات:۔ الجمالَ: خوبصورتی، رونق، حسن کثیر، یعنی بہت خوبی کو جمال کہتے ہیں. اسکی دو قسمیں ہیں (۱) وہ خوبی جو انسان کی ذات یا اس کے بدن یا اس کے فعل سے مخصوص ہو (۲) وہ خوبی جو اس سے دوسروں کو پہونچے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے (إنّ اللہَ جَمِیلٌ ویُحِبُّ الجَمالَ) بیشک اللہ خوبیوں والا ہے اور خوبی کو دوست رکھتا ہے. تزیّن: واحد مؤنث غائب مضارع۔ زینت دیتی ہے، سنوارتی ہے، اچھا بنا کر دکھاتی ہے. زینت: تین طرح کی ہوتی ہے (۱) زینت نفسی. جیسے علم اور اچھے عقائد۔ (۲) زینت بدنی جیسے: صحت مند اور طاقتور ہونا (۳) زینت خارجی۔ جیسے جاہ ومال. قرآن میں ہے (فخرج علیٰ قومہ فی زینتہ) یہاں زینت سے مراد ظاہری شان وشوکت، مال ومنال اور جاہ واثاثہ ہیں.

ترجمہ:۔ زینت بخشنے والے کپڑوں سے خوبصورتی حاصل نہیں ہوتی، خوبصورتی تو علم وادب کی خوبصورتی ہے (صاحب علم کسی بھی لباس میں ہو خوبصورت لگتا ہے)

اذا زان إنسانٌ منَ العلمِ نفسہ   فکلُّ رداءٍ یرتدیہ جمیلٌ

لَيْسَ الیتیمُ الَّذِیْ قدماتَ وَالدُہٗ   إنَّ الیتیمَ یتیمُ العِلْمِ وَالحَسَبِ

اعراب :- لیس فعل ناقص (الیتیم) موصوف اسم (الذی) موصول (قدمات والدہٗ) صلہ موصول صلہ ملکر صفت (إنّ) حرف تاکید۔ (الیتیم) اسم (یتیم العلم والحسب) إنَّ کی خبر۔ پورا جملہ لیس کی خبر ہے۔

تحقیق لغات :- الیتیم : وہ نابالغ بچہ جو باپ کے سایہ سے محروم ہوگیا ہو، بے نظیر و بے مثل چیز، دُرِّ یتیم : یکتائے روزگار۔ ج یتامیٰ و أیتامٌ۔ یتَمَ (ض) یُتْمًا۔ الصبیُّ یتیم ہونا۔ قد مات : واحد مذکر ماضی قریب : مرگیا۔ مات (ن) موتًا : مرنا، آرام کرنا، سونا، موت مختلف معنوں میں مستعمل ہے۔ (۱) زمین کی سرسبزی و شادابی ختم ہوجائے تو زمین کی موت ہے۔ (یحیی الأرض بعد موتہا) (۲) قوت نمو کے ساتھ حس وشعور بھی ختم ہوجائے یہ موت حیوانی ہے یا حس ختم ہوجائے اور قوت نامیہ باقی رہے جیسے خواب کی حالت۔ (۳) موت انسانی : علم و ادراک باطل ہوجائے یا رشد و ہدایت کی روشنی چھن جائے تو یہ انسانیت کی موت ہے۔ اسی لئے قرآن نے کافر کو میت سے تعبیر کیا ہے (إنّكَ لا تسمع الموتیٰ) میں مردہ روح کافر ہی کی مراد ہے۔ برخلاف اس کے شہدار کو زندہ کہا گیا (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْیَاءٌ) کیونکہ انھیں رشد و ہدایت کی روشنی حاصل ہے۔

ترجمہ :- جس کا باپ مرگیا وہ یتیم نہیں ہے دراصل یتیم وہ ہے جو علم و حسب سے محروم ہے۔

(ولہ)

رَضِیْنا قسمۃَ الجبار فینا   لَنا عِلمٌ وللجُھّالِ مالٌ
فإنّ المالَ یَفْنیٰ عَنْ قریبٍ   وإنّ العِلمَ باقٍ لا یَزَالُ

(۱) اعراب :- (رضینا) فعل با فاعل (قسمۃ الجبار) قسمۃ : مصدر اپنے فاعل کیطرف مضاف مفعول بہ الجبار : مضاف الیہ (فینا) قسمۃ سے متعلق (لنا) خبر مقدم (علم) مبتدا مؤخر۔ (وللجھال مال) واضح ہے۔

تحقیق لغات :- رضینا : جمع متکلم ماضی : ہم خوش ہیں، راضی ہیں، ہمیں پسند ہے۔ رَضِیَ (س) رُضیً و رِضیً و رضوانا ـــ عنہ وعلیہ : راضی ہونا، خوش ہونا۔ رَضِیَ الشیءَ و رَضِیَ بہ وفیہ : پسند کرنا، قناعت کرنا۔ بندے کا اللہ سے راضی ہونا یہ ہے کہ جو کچھ اسپر قضاء الٰہی جاری ہو وہ اسے مکروہ نہ سمجھے۔ اور اللہ کے اپنے بندے سے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسکو اپنے حکم کا فرمانبردار اور اپنی نہی سے پرہیزگار دیکھے۔ قسمۃ : إقتسامٌ کا اسم ہے۔ تقسیم، حصہ، بھاگ، نصیبہ، بانٹ۔ إقتسم القومُ المالَ : سب نے اپنا حصہ لے لیا۔ الجبار : صیغۂ مبالغہ۔ زبردست گردن کش، مغرور، قاہر، جبر کرنے والا، ٹوٹے کو جوڑنے والا۔ خدائے تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ الجُھّال : مفرد ھا جاھل۔ نادان، بے خبر۔ تحقیق لغات (۲) یفنی : واحد مذکر غائب مضارع : فنا ہوتا ہے، معدوم ہوتا ہے فنی (س ض) فناءً : معدوم ہونا۔ ہلاکت اور فنا میں معمولی سا فرق ہے۔ جب کسی چیز کی ہیئت ترکیبی ختم ہوجائے اور اجزاء باقی ہوں تو وہ ہلاکت ہے اور اجزاء بھی معدوم ہوجائیں تو وہ فنا ہے۔

ترجمہ (۱) و (۲) خدا نے جو حصہ ہم کو دیا ہے ہم اسپر راضی ہیں (اس لئے کہ) ہمارے حصہ میں علم ہے اور جاہلوں کی قسمت میں مال۔ کیونکہ مال جلد ہی فنا ہوجائے گا اور علم کی دولت باقی رہیگی۔

وقال سابق البربری

العلم یحیی قلوب المیتین کما تحیی البلاد إذا ما مسها المطر

اعراب :- (العلم) مبتدا، (یحیی) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع العلم ہ (قلوب المیتین) مفعول بہ (کما) کاف مثلیہ مضاف. ما: مصدریہ (تحی البلاد) تحی: فعل. البلاد: فاعل. جملہ تادیل میں مصدر کے ہو کر مضاف ال مضاف و مضاف الیہ صفت ہے مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت: یحیی قلو المیتین إحیاءً مثل حیوۃ البلاد. (إذا) ظرفیہ. ما: مصدریہ. (مس فعل. ھا: ضمیر مفعول بہ. مرجع البلاد ہے: (المطر) فاعل. فعل و فاعل اورمفعو تادیل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ یعنی عند مسّ المطرِ إیّاھا.

تحقیق لغات :- یحیی: واحد مذکر غائب مضارع. زندہ کرتا ہے، زندگی بخشتا ہے، سرسبز و شاداب بناتا ہے، أحییٰ إحیاءً: زندہ کرنا. و۔ النارَ: سلگانا. و۔ الأرضَ: سرسبز و شاداب بنانا. حیوۃ: مختلف معنوں میں مستعمل ہے. (۱) قوت جو نبات و حیوان میں ہوتی ہے. (۲) قوت احساس جسکی بنا پر حیوان کو حیوان کہا جاتا (إن الذی أحیاھا لمحی الموتی) جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مُردوں کو زندہ کرے گا. زمین کی زندگی سے اسکی شادابی یعنی قوت نامیہ اور مردوں کو جلانے سے قوت احساس کا عطا کرنا مقصود ہے (۳) عقل کی قوت کارکردگی (۴) بقاء فہم کے ساتھ ساتھ لذت اندوزی جیسے مجاہدین شہداء کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ زندہ ہیں یعنی ان میں فہم باقی ہے اور اللہ کی نعمتوں سے لذت اندوز ہو رہے ہیں (۵) آخرت کی دائمی زندگی (۶) ہلاکت سے نجات دینا.

ترجمہ :- علم مردہ لوگوں کے دلوں کو اسطرح زندہ کر دیتا ہے جسطرح بارش ہونیسے زمین زندہ ہوجاتی ہے.

والعلم یجلو العمی عن قلب صاحبہ کما یجلی سواد الطخیۃ القمر

اعراب :- (العلم) مبتدا. (یجلو) خبر. یجلو: فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع العلم ہے (عن قلب صاحبہ) جار مجرور فعل سے متعلق (کما) کاف مثلیہ ما: مصدریہ (یجلی) فعل. (سواد الطخیۃ) مضاف و مضاف الیہ مفعول. (القمر) فاعل فعل و فاعل اور مفعول تادیل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ. مضاف و مضاف الیہ مصدر محذوف کی صفت. تقدیر عبارت: العلم یجلو العمی عن قلب صاحبہ جلاءً مثل جلاءِ القمر سواد الطخیۃ.

تحقیق لغات :- یجلو: واحد مذکر غائب مضارع. روشن کرتا ہے، صاف کرتا ہے، دور کرتا ہے. جلا (ن) جلاءً۔ الأمر: واضح کرنا، ظاہر و آشکار کرنا. و۔ عنہ الھمَّ: غم کو زائل کرنا. و۔ السیفَ: تلوار کو صیقل کرنا. العمی: (مص) اندھاپن گمراہی عَمِیَ (س) عمیً: اندھا ہونا، جاہل ہونا. و۔ عن الشیءِ: ہدایت نہ پانا. و۔ علیہ مشتبہ ہونا. العمی: کا استعمال دونوں آنکھوں کی بینائی جاتی رہنے کے لئے ہوتا ہے اور بطور استعارہ کوردل ہونے کے لئے بھی آتا ہے. سواد: تاریکی، وہ شخص یا وہ چیز جو دور سے سیاہی کی طرح نظر آوے، جماعت، نواحی شہر ج أسودۃ. الطخیۃ: طاء مثلّثۃ وخاء ساکنۃ: تاریکی. سواد کی اضافت الطخیۃ کی طرف اضافت بیانیہ ہے.

ترجمہ :- علم صاحب علم کے دل سے جہالت کی تاریکی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح چاند، رات کی سخت تاریکی کو.

وقال سابق البربری

العلم یحیی قلوب المیتین کما تحیی البلاد إذا ما مسها المطر

اعراب :- (العلم) مبتدا ر (یحیی) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع العلم ہے (قلوب المیتین) مفعول بہ (کما) کاف مثلیہ مضاف. ما: مصدریہ (تحیی البلاد) تحیی: فعل. البلاد: فاعل. جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ مضاف و مضاف الیہ صفت ہے مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت: یحیی قلوب المیتین إحیاءً مثل حیوۃ البلاد. (إذا) ظرفیہ. ما: مصدریہ. (مس) فعل. ھا: ضمیر مفعول بہ. مرجع البلاد ہے: (المطر) فاعل. فعل و فاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ یعنی عند مسّ المطر إیاھا.

تحقیق لغات :- یحیی: واحد مذکر غائب مضارع. زندہ کرتا ہے، زندگی بخشتا ہے، سرسبز و شاداب بناتا ہے، أحییٰ إحیاءً: زندہ کرنا. و— النارَ: سلگانا. و— الأرضَ: سرسبز و شاداب بنانا. حیوۃ: مختلف معنوں میں مستعمل ہے. (۱) قوت نامیہ جو نبات و حیوان میں ہوتی ہے. (۲) قوت احساس جسکی بنا پر حیوان کو حیوان کہا جاتا ہے (إن الذی أحیاھا لمحی الموتی) جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مُردوں کو زندہ کرے گا. زمین کی زندگی سے اسکی شادابی یعنی قوت نامیہ اور مردوں کو جلانے سے قوت احساس کا عطا کرنا مقصود ہے (۳) عقل کی قوت کارکردگی (۴) بقاء فہم کے ساتھ ساتھ لذت اندوزی جیسے مجاہدین شہداء کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ زندہ ہیں یعنی ان میں فہم باقی ہے اور اللہ کی نعمتوں سے لذت اندوز ہورہے ہیں (۵) آخرت کی دائمی زندگی (۶) ہلاکت سے نجات دینا.

ترجمہ :- علم مردہ لوگوں کے دلوں کو اسطرح زندہ کر دیتا ہے جسطرح بارش ہونیسے زمین زندہ ہوجاتی ہے.

والعلم یجلو العمی عن قلب صاحبہ کما یجلی سواد الطخیۃ القمر

اعراب :- (العلم) مبتدا. (یجلو) خبر. یجلو: فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع العلم ہے (عن قلب صاحبہ) جار مجرور فعل سے متعلق (کما) کاف تشبیہ ما: مصدریہ (یجلی) فعل. (سواد الطخیۃ) مضاف و مضاف الیہ مفعول. (القمر) فاعل فعل و فاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ. مضاف و مضاف الیہ مصدر محذوف کی صفت. تقدیر عبارت: العلم یجلو العمی عن قلب صاحبہ جلاءً مثل جلاء القمر سواد الطخیۃ.

تحقیق لغات :- یجلو: واحد مذکر غائب مضارع. روشن کرتا ہے، صاف کرتا ہے، دور کرتا ہے. جلا (ن) جلاءً— الأمر: واضح کرنا، ظاہر و آشکار کرنا. و— عنہ الھمَّ: غم کو زائل کرنا. و— السیفَ: تلوار کو صیقل کرنا. العمی: (مص) اندھاپن گمراہی عَمِیَ (س) عمیً: اندھا ہونا، جاہل ہونا. و— عن الشیٔ: ہدایت نہ پانا. و— علیہ مشتبہ ہونا. العمی: کا استعمال دونوں آنکھوں کی بینائی جاتی رہنے کے لئے ہوتا ہے اور بطور استعارہ کور دل ہونے کے لئے بھی آتا ہے. سواد: تاریکی، وہ شخص یا وہ چیز جو دور سے سیاہی کی طرح نظر آوے. جماعت، نواحی شہر ج أسودۃ. الطخیۃ: طاء مثلثۃ وخاء ساکنۃ: تاریکی. سواد کی اضافت الطخیۃ کی طرف اضافت بیانیہ ہے.

ترجمہ :- علم صاحب علم کے دل سے جہالت کی تاریکی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح چاند، رات کی سخت تاریکی کو.

وقال الشافعی

(۱) أخي لَنْ تنَالُ العلم إلّا بِستّةٍ سأنْبِيْكَ عن تفْصِيلِها بِبيَانٍ
(۲) ذكاءٌ وحرصٌ، واجتهاد وبلغة وإرشاد أستاذ وطول زمانٍ

اعراب:۔ (أخي) حرف ندا محذوف کامنادی ہے۔ (لن تنال) فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل (العلم) مفعول۔ (إلّا) حرف استثنا لغو۔ (لبستة) مبدل منہ۔ دوسرا مصرعہ جملہ معترضہ بدل اور مبدل منہ کے درمیان۔ (ذکاء وحرص واجتہاد وبلغة و إرشاد استاذ وطول زمان) معطوف ومعطوف علیہ ہوکر بدل۔

تحقیق لغات:۔ لن تنال: واحد مذکر حاضر مستقبل منصوب بلَنْ: تم ہرگز نہیں پاسکتے، پہونچ نہیں سکتے۔ نال (س) نیلاً۔ المطلبَ: پانا، حاصل کرنا۔ و۔ من فلانٍ گالی دینا، عیب لگانا۔ و۔ من عِرض فلانٍ: کسی کی بے عزتی کرنا۔ سأنبي: واحد متکلم مستقبل قریب: جلد ہی بتادوں گا، بتاؤں گا، أنبأ إنباءً۔ عن الشيئ: خبر دینا بتانا، آگاہ کرنا۔ بیان: (مص) بولنا۔ کسی چیز کے متعلق کھولنے اور واضح کرنیکا نام بیان ہے۔ بیان: عام ہے اور نطق خاص۔ اور کبھی جس چیز کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے، اسے بیان کہتے ہیں۔ چنانچہ کلام اول معنی کے اعتبار سے بیان کہلاتا ہے، کیونکہ وہ معنی مقصود کو کھولتا ہے اور ظاہر کرتا ہے، اور دوسرے معنی کے اعتبار سے مبہم کلام کی شرح کو بیان کہتے ہیں۔ ذکاء: بفتح ذال۔ ذہانت، حرص: شوق، دلچسپی۔ إجتہاد: محنت، کوشش، جد وجہد۔ بُلغة: توشہ، روزی، إرشادٌ: رہنمائی۔ إرشاد أستاذ: استاد کا سبق۔ طول زمان: تجربہ۔ ترجمہ:۔ دوست! میں تفصیل اور وضاحت سے بیان کردیتا ہوں کہ علم چھ چیز کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا (اور وہ یہ ہیں) ذہانت، شوق، محنت، روزی، استاد کا سبق اور تجربہ۔

وقال صالح بن عبد القدوس

(۱) وإنّ مَنْ أدّبْتَهُ فی الصِّبا کالعودِ یُسْقیٰ الماء من غَرْسِهِ
(۲) حتّیٰ ترَاهُ مُوْرِقًا ناضِرًا بَعْدَ الّذی أبْصَرْتَ مِنْ یَبَسِهِ

اعراب(۱):۔ (إنّ) حرف تاکید۔ (من) موصولہ (أدّبته) صلہ۔ موصول وصلہ ملکر إنّ کا اسم (فی الصبا) جار مجرور فعل سے متعلق۔ (کالعود) کاف حرف جار متعلق إنّ کی خبر محذوف سے: تقدیر عبارت: من أدبته فی الصبا کائنٌ کالعود۔ العود: مبتدا۔ (یسقی الماء من غرسه) خبر۔ تحقیق لغات:۔ أدّبت: واحد مذکر حاضر ماضی: تونے ادب سکھایا، مہذب بنایا۔ أدّب تادیباً۔ کا ادب سکھانا، تعلیم دینا، مہذب بنانا، شائستہ بنانا، اخلاق سکھانا، الصِّبا: بکسر صاد۔ بچپن، کم عمری، طفلی، کودکی، بلوغ سے پہلے کا زمانہ۔ مادۂ اشتقاق (ص۔ ب۔ و) العود: لکڑی، کٹی ہوئی شاخ، ایک خوشبودار لکڑی، بین، سارنگی ج عیدان وأعواد یسقی: واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ سیراب کیا جاتا ہے، سینچا جاتا ہے، سقی (ض) سقیًا: پانی پلانا، سیراب کرنا، غرس: پودا، جو زمین میں لگایا جائے ج أغراس۔ ترجمہ:۔ تم بچپن میں جسے تعلیم دوگے (اسکی مثال) اس شاخ جیسی ہے جو اپنے درخت سے سیراب ہوتی ہے۔

تحقیق لغات:۔ مورقا: اسم مفعول۔ ہرا بھرا۔ أورق إیراق ۔ الشجرُ: درخت کا پتہ دار ہونا، ہرا بھرا ہونا۔ ناضرًا: اسم فاعل۔ تروتازہ، بارونق۔ نضر (ن۔ ض۔ س۔ ک) نضرًا ونضارةً ۔ الوجه أو اللون أو الشجرُ: تروتازہ اور بارونق ہونا۔ الیبسُ: بفتح یاء وباء: تری کے بعد خشکی۔ بیفائدہ۔ ترجمہ:۔ یہانتک کہ وہ تم کو ہری اور تروتازہ نظر آتی ہے اس خشکی کے بعد جسے تونے دیکھا تھا (اسی طرح بچپن کی تعلیم انسانی زندگی کو سنوار دیتی ہے)

والشیخ لایترک أخلاقه حتی یواری

اعراب :- (الشیخ) مبتداء (لایترک) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل (أخلاقه) مفعول بہ. جملہ خبر ہے. (حتی) برائے غایت بمعنی إلی (یواری) فعل منصوب بتقدیر أن بعد حتی. ھو کی ضمیر مستتر نائب فاعل مرجع الشیخ ہے (فی ثری رمسه) یواری سے متعلق. فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور. جار مجرور یترک سے متعلق. یعنی الشیخ لایترک أخلاقه إلی موارته فی ضریحه. تحقیق لغات :- واحد مذکر غائب مضارع منفی نہیں چھوڑتا ہے. ترک (ن) ترکا و ترکانا: چھوڑنا. ترک قصدا اختیار سے چھوڑنا ہو یا بلا اختیار اضطراری طور پر چھوڑنا ہو، ترک کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے، ترک غیر اختیاری ہی کا نتیجہ ہوتا ہے جس کو میت چھوڑ جاتا ہے. أخلاق: بفتح ہمزہ، مفردھا خُلُقٌ: اچھی عادتیں، خصائل، مزاج طبعی. خُلُقٌ اور خَلْقٌ اصل میں دونوں ایک ہی ہیں جیسے (شُرُبٌ اور شَرْبٌ) مگر فرق اتنا ضرور ہے کہ خُلُق کا استعمال عادت وخصلت کیلئے مخصوص ہے، اور خَلْقٌ کا استعمال خلقت کیلئے. یواری: واحد مذکر غائب مضارع مجہول: چھپایا جائے. واری مواراۃ (إفعال) چھپانا، پوشید کرنا. الثری: بفتح ثاء والف مقصورہ. خاک، نمناک مٹی، کثرت مال. بولا جاتا ہے (یَبِسَ الثری بینہم) ان کے درمیان مٹی خشک ہوگئی یعنی وہ دوست سے دشمن ہوگئے ج أثراء رمس، قبر، قبر کی مٹی، آہستہ ودھیمی آواز ج رموس، أرماس.

ترجمہ :- بڈھا آدمی اپنی عادتوں سے باز نہیں آتا ہے، تا آنکہ قبر کی مٹی میں چھپا نہ دیا جائے.

إذا ارعوی عاوده جهله کذی الضنی عاد إلی نکسه

اعراب :- (إذا) حرف شرط (إرعوی) فعل شرط (عاود) فعل (ها) مفعول بہ (جهله) فاعل. (کذی الضنی) کاف تشبیہ مضاف (ذی الضنی) مضاف مضاف الیہ ہوکر ذوالحال (عاد) اصل میں قد عاد ہے عاد: فعل با فاعل (إلی نکسه) عاد سے متعلق. جملہ حال ہے. حال ذوالحال ملکر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت: عاودہ جهله معاودة مثلَ ذی الضَّنیٰ.

تحقیق لغات :- إرعوی: واحد مذکر غائب ماضی: وہ لوٹا، وہ باز آیا إرعوی إرعواءً من الجهل: جہالت سے رکنا، باز رہنا. صفت (مرعوٍ) رجوع کرنیوالا. عاوَدَ: واحد مذکر غائب ماضی. لوٹ آنا، دوبارہ واپس آنا. عاوَدَهٗ معاودةً الرجلُ پہلے معاملے کی طرف واپس ہونا و الشیءَ: عادت بنالینا. عاودتهُ الحُمّیٰ: بار بار بخار آنا. عاودہٗ بالمسألة: بار بار سوال کرنا. ذِی بمعنی صاحب الضَّنیٰ: بفتح ضاد: بیماری لاغری، بدحالی. ضَنِیَ (س) ضنیً: بیماری سے کمزور ونحیف ہونا. نکس: بضم نون. اچھا ہونے کے بعد مرض کا لوٹنا: نَکِسَ (س) نکسًا المریضُ: دوبارہ بیمار پڑنا و الرجلُ: کمزور ہونا، عاجز ہونا.

ترجمہ :- بوڑھا آدمی اگر باز بھی آجائے تو پھر اسکی جہالت لوٹ آتی ہے، جیسے کمزور مریض کہ اچھا ہوکر پھر اپنے مرض کی طرف لوٹ جاتا ہے.

(۱) مَا یبلُغُ الأعداءَ مِنْ جاهِلٍ   مَا یبلغُ الجاهلُ مِنْ نفسه

وقال ابو محمد ابن السَّیِّد البطلیوسی

(۲) أخُوالعلمِ حَیٌّ خالدٌ بعد موتِهٖ   وأوصالُهٗ تحت الترابِ رَمیمٌ

اعراب(۱) :- (ما) نافیہ۔ (یبلغ) فعل (اعداء) مفعول بہ۔ (من جاهل) فعل سے متعلق (ما) اسم موصول (یبلغ) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع ما ہے (جاهل) مفعول، (من نفسہ) یبلغ سے متعلق۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے ملکر صلہ۔ صلہ و موصول ملکر یبلغ اول کا فاعل۔

تحقیق لغات : یبلغ : واحد مذکر غائب مضارع۔ وہ پہونچتا ہے۔ بلغ (ن) بلوغًا: پہونچنا و ـــ الثمر: پھل کا پکنا۔ و ـــ الغلامُ: بالغ ہونا۔ بلغ منی کلامُك: یعنی تمھاری گفتگو نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔ الأعداء: مفرد ھا عدوٌ دشمن۔ جاھل: نادان، بے خبر۔ ترجمہ(۱) :- جاہل سے اس کے دشمنوں کو وہ (نقصان) نہیں پہنچتا جتنا جاہل کو خود اسکی ذات سے پہنچ جاتا ہے۔

اعراب(۲) :- اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- أخوالعلم : صاحب علم، علم دوست۔ خالد : صیغۂ صفت ہمیشہ رہنے والا، ان مٹ زندہ جاوید خلد (ن) خلودًا: ہمیشہ رہنا و ـــ إلی المکان و بالمکان: کسی جگہ اقامت کرنا و ـــ إلی الأرض: چمٹنا۔ أوصال : مفرد ھا وُصْلٌ۔ جوڑ، بند، قطع اللّٰہ اوصالہٗ خدا اس کو ریزہ ریزہ کردے رمیم : صفت مشبہ : بوسیدہ، گلی ہوئی ہڈی ماخذ اشتقاق رِمّۃٌ ہے ج أرِمّۃٌ و رِمامٌ

ـــہ :- صاحب علم مرنے کے بعد بھی زندہ جاوید ہوتا ہے حالانکہ مٹی کے نیچے اسکے تمام اعضاء ریزہ ریزہ ہوجاتے ہیں

وذوالجهل مَیْتٌ وهو ماشٍ علی الثَّریٰ   یُظَنُّ من الأحیاء وهو عدیمٌ

اعراب :- (ذوالجهل) مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، (میت) خبر (وهو ماش علی الثریٰ) جملہ حالیہ۔ (یظن) فعل مجہول ھو کی ضمیر اس میں نائب فاعل ذوالحال مرجع ذوالجهل ہے (وهو عدیم) حال۔ یظن من الاحیاء الخ میتٌ کا بیان یا بدل واقع ہے۔

تحقیق لغات :- الجهل : اسم صفت: نادانی، بے خبری، بے سمجھی۔ میت : اسم صفت بفتح میم وسکون یاء، مادہ: موتٌ: مردہ، بے جان، بے حس، مردہ عقل، خشک زمین ج أموات وموتیٰ ومیتون۔ ماشٍ اسم فاعل۔ اصل میں ماشیٌ ہے۔ یاء بوجہ ثقالت ساقط ہوگئی بمعنی پیدل چلنے والا۔ مَشْیٌ مصدر از ضرب۔ مشی (ض) مَشْیًا وتمشاءً: پیدل چلنا و ـــ بالنمیمة: چغلی کھانا۔ یُظَنُّ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول گمان کیا جاتا ہے، سمجھا جاتا ہے، خیال کیا جاتا ہے۔ ظنَّ (ن) ظنًّا۔ گمان کرنا اٹکل کرنا، یقین کرنا، جاننا، خیال میں آنا، وہم گزرنا، اس فعل کا تعدّد دو مفعول کی طرف ہوتا ہے۔ ظننت زیدًا صادقًا: میں نے زید کو سچا جانا۔ عدیم: اسم صفت۔ معدوم، مردہ، فقیر، احمق، دیوانہ۔ عدیم النظیر أوالمثال: بے نظیر، لاثانی۔ عدیم الوجود: کمیاب، نایاب۔

معنیٰ :- والحق أنّ الجاهل میت ومعدوم وإن هو یمشی علی الأرض ویتقلّب فیها ویُعَدّ من الأحیاء

ترجمہ :- اور جاہل آدمی مردہ ہے حالانکہ زمین پر چلتا پھرتا ہے (اس کا) شمار زندوں میں ہوتا ہے حالانکہ وہ معدوم ہے۔

(وقَالَ عدیُ بن الرَّعلَاءِ الغَسَّانی جاھلی)

(۱) لَیْسَ مَنْ مَاتَ فَاستَرَاحَ بِمَیِّتٍ   إِنَّمَا المَیِّتُ مَیِّتُ الأَحْیَاءِ
(۲) إِنَّما المَیِّتُ مَنْ یَعِیْشُ کَئِیْبًا   کَاسِفًا بَالُهُ قَلِیْلَ الرَّخَاءِ

اعراب(۱) :- (من مَاتَ) مَنْ : موصولہ اسم (مات) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل معطوف علیہ (فاستَرَاحَ) فاء عاطفہ۔ استَرَاحَ : معطوف. معطوف و معطوف علیہ ملکر صلہ (بمیّتٍ) باء زائدہ. میّت : لیس کی خبر (إنّما المیّتُ) إنّما : حرف حصر (المیّتُ مَیّتُ الاُحْیَاءِ) مبتدا خبر.

تحقیق لغات :- استَرَاحَ : واحد مذکر غائب ماضی : آرام کیا، راحت پایا۔ استراح استراحةً: آرام پانا و — إلیه : تسلی و سکون پانا. میّت : اسم صفت مادّہ موتٌ ہے : مردہ، بے جان ج میّتون. ترجمہ(۱) :- وہ شخص مردہ نہیں ہے جو مرگیا اور آرام پایا. دراصل مردہ وہ ہے جو زندوں میں مرا ہوا ہے (یعنی جاہل.

اعراب(۲) :- (إنّما) حرف حصر (المیت) مبتدا (من) موصولہ (یعیش) صلہ فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال (کئیبًا) حال اول (کاسفا بالُه) حال ثانی (قلیل الرخاء) حال ثالث. موصول و صلہ ملکر خبر. تحقیق لغات : یعیش : واحد مذکر غائب مضارع : زندگی بسر کرتا ہے. عاش (ض) عیشًا و عیشةً و معاشًا : زندگی بسر کرنا زندہ رہنا. کئیب : اسم صفت : غمگین، رنجیدہ، کبیدہ خاطر، ایسا غمگین جو رونے کے قریب ہو، شکستہ دل. کئب (ض) کآبة : غمگین ہونا، بدحال ہونا، نڈھال ہونا، کاسفا : اسم فاعل، پریشان خاطر، ناامید کسفت (ض) کسوفا — حالُهُ : حالت خراب ہونا و — بالُهُ امید منقطع ہونا. الرّخاء : خوش حالی، خوش عیشی. رخی (ن. ض. س) رخاء — العیش : زندگی کا آسودہ اور خوشگوار ہونا۔ قلیل الرخاء : بدحالی.

بہ(۲) :- جو شکستہ دل، پریشان خاطر اور بدحال ہوکر زندگی بسر کرے دراصل وہی مردہ ہے

وقال بکر بن عبد العزیز بن دلف أبی دلف العجلی

لاینالُ العُلیٰ و لایبلُغُ المجْدَ   هَیوبٌ جَثّامَةٌ فی الظّلال

اعراب :- (لاینال : فعل. (العلی) مفعول بہ جملہ معطوف علیہ. (ولا یبلغ) واو حرف عطف لایبلغ : فعل. (المجد) مفعول بہ جملہ معطوف. (هیوبٌ) صفت موصوف محذوف کی لایبلغ کا فاعل (جثّامة) صفت ثانی (فی الظّلال) جثّامةٌ سے متعلق. تقدیر عبارت : لایبلغ المجد رجلٌ هیوب جثامة فی الظّلال.

تحقیق لغات :- لاینال : واحد مذکر غائب مضارع منفی. حاصل نہیں کرتا ہے، پہونچتا نہیں ہے. (از نیلٌ. باب سمع) العلیٰ : اسم، سربلندی، بزرگی، شرافت. المجد. عظمت بزرگی، عزت ج أمجاد. مجد (ک) مجدًا : بزرگی اور عزت والا ہونا. هیوبٌ صیغہ مبالغہ بہت ڈرنیوالا، ڈرپوک. هابه (س) هیبًا و هیبةً و مهابةً : خوف کھانا، ڈرنا، بچنا. جثّامة : صیغہ مبالغہ : تاء : مبالغہ کی ہے جیسے علامة میں. نیند کا متوالا، آرام پسند، کوڑھی صفت، اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنیوالا، زندگی کی مشقتوں سے گریز کرنیوالا، کُند ذہن، بُردبار. (از جُثوم باب ن. ض) جثم جثما و جثوما — الرجل أو الطائر أو الحیوان : آدمی یا پرندہ یا حیوان کا سینہ کو زمین سے لگانا. چمٹے رہنا. الظّلال. بکسر ظاء. مفرد ہا ظلٌّ : سایہ، پرچھائی، چھاؤں. ظلٌّ میں باعتبار فیئٌ زیادہ عمومیت ہے کیونکہ ظلُّ اللیل اور ظلُّ الجنة بولا جاتا ہے مگر (فیئُ اللیل اور فیئُ الجنة) نہیں بولا جاتا ہے. ہر وہ جگہ جہاں دھوپ نہ پہونچتی ہو اسے ظلٌّ کہتے ہیں. مگر فیئ صرف اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے دھوپ جاچکی ہو

ترجمہ :- بزدل اور آرام طلب آدمی بزرگی اور سربلندی نہیں پاسکتا (کیونکہ وہ جد و جہد سے گریز کرتا ہے).

إنما يُحرَزُ القِداحَ ويَحُوِى قصباتِ السِّباق عند النِّزال

اعراب :- (يحرز) فعل، (القداح) مفعول بہ جملہ معطوف علیہ (ويحوى) واؤ حرف عطف۔ يَحُوِى : فعل (قصبات السباق) مفعول بہ (عند النزال) ظرف اور يَحُوِى سے متعلق جملہ معطوف۔

تحقیق لغات :- يحرز : واحد مذکر غائب مضارع۔ حاصل کرتا ہے، جمع کرتا ہے، اکٹھا کرتا ہے، محفوظ رکھتا ہے۔ أحرز إحرازًا — الشئ : حاصل کرنا، جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ القِداح : بکسر قاف۔ مفردہا قِدْح جوئے کا بے پیکان اور بے پَر کا تیر، قمار بازی کے بارہ تیر جس سے عرب لوگ جُوا کھیلتے تھے۔ (يحرز القداح) قمار بازی کے تیر سمیٹ لیتا ہے یعنی بازی جیت لیتا ہے، سبقت لیجاتا ہے۔ يحوى : واحد مذکر غائب مضارع۔ اکٹھا کرتا ہے، حفاظت کرتا ہے۔ حوى (ض) حواية وحيًّا — الشئ : اکٹھا کرنا، حفاظت کرنا، مالک ہونا۔ قصبات : بفتح قاف وصاد۔ مفردہا قصبة : ہر وہ نبات جسمیں پور اور گرہیں ہوں جیسے (بانس۔ گنّا۔ نرسل وغیرہ) بولا جاتا ہے۔ (فلان أحرز قصبة السباق) جبکہ وہ سبقت لیجائے اور بازی جیت لے۔ السباق : بکسر سین۔ (مصدر) دوڑ کے میدان میں سبقت لیجانا۔ (قصبات السباق) سے مراد وہ لکڑی ہے جس کو اہل عرب میدان کے آخری سرے پر گاڑ دیتے تھے اور دوڑ میں جو پہلے اس لکڑی کو اکھاڑ لیتا تھا وہ اسکی کامیابی کی علامت ہوتی تھی۔ النِّزال : بکسر نون (مصدر) دو فوجوں کا میدان، جنگ میں مقابل ہونا۔ نازله منازلة ونزالًا — فى الحرب : مقابل میں آنا اور جنگ کرنا۔

ترجمہ :- جنگ کے وقت قمار بازی کے تیروں اور میدان مسابقت کے جھنڈوں کو درحقیقت وہ آدمی حاصل کرتا ہے (آئندہ)

مَنْ يَذُودُ الملوكَ عن ساحةِ المُلْكِ إذا ما تنافسوا في المعالي

اعراب :- (من) اسم موصول (يذود) صلہ۔ يذود : فعل۔ هو کی ضمیر مستتر فاعل (الملوك) مفعول بہ۔ (عن ساحة الملك) جار مجرور فعل سے متعلق (إذا ظرفیہ مضاف (تنافسوا) فعل۔ هم کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع الملوك ہے۔ (فى المعالى) جار مجرور فعل سے متعلق۔ جملہ مضاف الیہ۔

تحقیق لغات :- يذود : واحد مذکر غائب مضارع۔ دھکا دیتا ہے، دور کرتا ہے، دھتکارتا ہے۔ ذاده (ن) ذودًا وذيادًا — عنه دفع کرنا، دھتکارنا۔ و — الإبل عن الماء : اونٹوں کو پانی سے ہنکانا۔ و — عن حسبه : اپنے حسب کی حمایت وحفاظت کرنا۔ الملوك : بضم میم۔ مفردہا مَلِكٌ صیغہ صفت۔ مادّہ مُلْكٌ ہے : بمعنی بادشاہ، با اقتدار، حاکم اعلیٰ۔ ساحة : میدان، ساحل، آنگن، رقبہ۔ ج ساحات وسوح۔ المُلك : اسم۔ بادشاہت، ملکیت، قبضہ، سلطنت، راج۔ زمین جو ایک بادشاہ کے زیر حکومت ہو۔ تنافسوا : جمع مذکر غائب ماضی از (تفاعل) انھوں نے باہم مقابلہ کیا، فخر کیا۔ تنافس متنافسة — القومُ فى الأمر : لوگوں کا مقابلہ کرنا، اچھے کام میں رغبت کرنا۔ المعالى : مفردہا معلاة : بلندی، بزرگی۔

معنیٰ :- من يدفع الملوك عن ميدان البلاد حين تراغبوا فى المكارم۔

ترجمہ :- جو بادشاہوں کو سلطنت کے میدان سے بھگا دے (شکست دیدے) جب وہ لوگ بلندیوں میں مقابلہ کریں (یعنی فتح وکامرانی کا سہرا اسکے سر ہوگا جو داد شجاعت دیتے ہوئے میدان جنگ سر کرلے)

ويُدِيرُ الأمورَ مِنهُ برأيٍ طُبِعَتْ مِنهُ مُرهَفاتُ النِّصالِ

اعراب :- واؤ: عاطفہ. (يدير) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل (الامور) مفعول بہ. (طبعت) صفت (منہ برأی) جار مجرور یدیر سے متعلق. رأی: موصوف. (طبعت) صفت طبعت: فعل (منہ) فعل سے متعلق (مرھفات النصال) نائب فاعل۔

تحقیق لغات :- یدیر: واحد مذکر غائب مضارع. انجام دیتا ہے، گھماتا ہے. أدارہٗ و بہ إدارۃً: انجام دینا، گھمانا. الأمور: مفردھا أمر: حکم، فرمان، کام، معاملہ، حادثہ. أمر: کا استعمال عربی زبان میں مطلق ہر شئی کے لئے ہوتا ہے جیسے اردو میں بات کا استعمال. رأی: تجویز، عقل، خیال، دانائی ج آراء. طبعت: واحد مؤنث غائب مجہول. ڈھالی گئی. طبعت النصال: پیکان ڈھالے گئے، بنائے گئے. طبع (ف) طبعًا۔ الشیٔ: تصویر بنانا. و۔ علیہ: مہر لگانا. و۔ الدرھم: ڈھالنا. مرھفات: مفردہا مرھفۃ: اسم مفعول مؤنث. تیز کی ہوئی. مانجھی ہوئی. أرھف إرھافًا۔ السیف او النصل: تلوار یا پیکان کی دھار کو تیز کرنا. (مرھفات النصال) یں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے۔ اصل میں ہے: النصال المرھفات: تیز کئے ہوئے پیکان. النصال: مفردھا نصل، تیر کے پیکان.

معنیٰ: والذی یدیر الأمور برأیہ وفکرتہ التی عُملتْ بہا السیوف المرھفات والرماح المحددات.

ترجمہ :- اور جو تمام امور کو اپنی ایسی رائے سے انجام دے جس سے تیز پیکان ڈھالے جائیں. (یعنی جیسے تدبر، پختہ عقل، اور اچھی رائے حاصل ہو، شاعر نے فکر رسا کو تیز پیکان سے تشبیہ دی ہے)

وقال آخر

ومَن هَرَّ أطرافَ القنا خشيةَ الرَّدىٰ فليسَ لِمَجدٍ صالحٍ بكَسُوبِ

اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا. (ھر) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع من ہے (أطراف القنا) مفعول بہ (خشیۃ الردی) مفعول لاجلہ. (فلیس لمجد صالح بکسوب) جزا ہے. فلیس: فا جزائیہ. لیس: فعل ناقص. ھو کی ضمیر مستتر اسم (لمجد صالح) لام حرف جار کسوب سے متعلق. مجد صالح: موصوف و صفت مجرور کسوب: لیس کی خبر.

تحقیق لغات :- ھرّ: واحد مذکر غائب ماضی. ناگوار سمجھا، تیوری چڑھائی، منہ لسورا. ھرّ (ض) ھرًّا۔ الشیٔ ناگوار سمجھنا. و۔ فی وجہ السائل: تیوری چڑھانا، ترشرو ہونا، منہ لسورنا. أطراف: مفردہا طرف. کنارہ، جانب، سمت، جہت. القنا: مفردھا قناۃ. نیزہ، بھالا، پانی کی نالی أطراف القنا: بھالے کی نوک، نیزے کی پیکان. خشیۃ: ڈر، خوف، ہیبت، خشیت جس خوف میں کسی چیز کی عظمت شامل ہو اسکو خشیۃ کہتے ہیں. الرّدیٰ: ہلاکت، تباہی. ردی (س) ردیً: ہلاک ہونا، گرنا. صالح: صیغۂ اسم فاعل. مادّہ صلاح ہے. نیک، اچھا، بھلا، پاکیزہ. مجد صالح: اچھی اور پاکیزہ بزرگی. کسوب: از کسب، صیغۂ مبالغہ. بہت کمانے والا. معنیٰ :- من یکرہ أطراف القنا، ولا یصمد فی وجہ الشدائد والمصائب مخافۃ الہلاک والدمار فلا یتحقق لہ المجد الصالح. ترجمہ :- جو ہلاکت کے خوف سے نیزوں کی پیکان کو ناگوار سمجھے وہ اچھی بزرگی حاصل کرنے والا نہیں (یعنی جو حالات کی سختیوں کی خائف ہو جائے، اور ان سے پنجہ آزمائی کا حوصلہ نہ رکھے اسکے لئے بزرگی میں کوئی حصہ نہیں)

وماھِيَ الأَرَقْدَةٌ تُورِثُ العُلىٰ   لِرَهْطِكَ مَاحَنَّتْ رَوَائِمُ نِيْبٍ ١

اعراب :- (ما) نافیہ. (ھی) مبتدا مرجع أطراف القنا ہے (إلا) حرف استثنا لغو (رقدۃ) خبر موصوف (تورث) صفت۔ تورث : فعل ھی کی ضمیر مستتر فاعل مرجع رقدۃ ہے (العُلیٰ) مفعول بہ (لرھطك) جار مجرور تورثُ سے متعلق (ماحنّت) ما مصدریہ ظرفیہ (حنّت) فعل (روائم نیب) فاعل. فعل فاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ. تقدیر عبارت : مدۃ دوامِ حَنِيْنِ الناقةِ علىٰ وَلَدِها۔

تحقیق لغات :- رقدۃ : اسم. نیند. رقد (ن) رقدا و رُقوداً : سونا. و— السُّوق : بازار کا سرد پڑنا و— عن الأمر : غافل ہونا۔ تورث : واحد مؤنث غائب مضارع از افعال پیدا کرتی ہے، وارث بناتی ہے۔ أورث إیراثاً : پیدا کرنا، وارث بنانا۔ رھط : مردوں کا گروہ، قوم و قبیلہ جس میں عورت نہ ہو. رھط کی طرف اگر عدد کی اضافت کریں تو اس سے اشخاص و افراد مراد ہوتے ہیں جیسے کہتے ہیں عشرون رَهْطًا۔ یعنی بیس اشخاص. حنّت : واحد مؤنث غائب ماضی. از (حنان) مہربان ہوئی، شفقت کیا، مشتاق ہوئی، بچے کے مرنے پر چیخی، حنّ (ض) حناناً علیہ. مہربانی کرنا، شفقت کرنا، رحم کھانا و— حنیناً إلیہ : مائل ہونا، مشتاق ہونا، پیار کرنا. ماحنّت : جبتک پیار کرتی رہے. روائم : مفرد ہا رائمة : صیغہ صفت. مادہ رِئمٌ ہے. شفقت کرنیوالی، پیار کرنیوالی رَئِمَ (س) رَأْمًا و رِئْمَانًا— الشیءَ : محبت کرنا، الفت کرنا و— الناقة ولدَها : اونٹنی کا اپنے بچے پر مہربان ہونا. النّیب : مفرد ہا ناب : بوڑھی اونٹنی. روائم نیب. موصوف و صفت ہے یعنی نیب روائم.

ترجمہ : اور نیزوں کی پیکان نہیں ہے مگر ایک ایسی نیند جو تیری قوم کو سربلندی کا وارث بنا دیگی، جبتک کہ پیار کرنیوالی اونٹنیاں اپنے بچوں کو پیار کرتی رہیں (نیزوں کی پیکان پر خون بہانے سے گریز نہ کرو، چند منٹ میں ابدی نیند آجائے گی اور پھر تمہاری قوم کا سر رہتی دنیا تک اونچا رہے گا)

قال أبو سعيد المخزومي

مَتىٰ يَنَالُ الفتىٰ اليقظانُ هِمَّتَهُ   إذا المُقَامُ بِدَارِ اللَّهْوِ والغَزَلِ ١

اعراب :- (متی) ظرف زمان مستقبل کیلئے (ینال) فعل (الفتی) فاعل. موصوف (الیقظان) صفت (ھِمّتہ) مفعول بہ (إذا) شرطیہ. (المقام) مبتدا (بدار اللھو والغزل) متعلق ہو خبر محذوف سے یعنی إذا المقام کائن بدار اللھو والغزل.

تحقیق لغات :- متی اسم بھی ہے اور حرف بھی. جب اسم ہو تو کبھی وقت دریافت کرنیکے لئے آتا ہے جیسے (متی ھذا الوعد) اس وعدہ کا وقت کب ہوگا. اور کبھی شرط جزا کیلئے آتا ہے تو متی جب کے معنی میں ہوتا ہے جیسے (متی أضَعِ العَمَامَةَ تَعْرِفُوني) جب میں سر سے عمامہ اتار دونگا تو مجھے پہچان لوگے. متی حرفی صورت میں مِن یا فِي کا ہم معنی ہوتا ہے جیسے (أخرجها متی كُمِّهٖ) اسکو اپنی آستین سے نکالا. اور (وضَعْتُهٗ متی كُمِّيْ) اسکو میں نے اپنی آستین میں رکھا. یہاں متی کا استعمال وقت دریافت کرنے کے لئے ہوا ہے. الیقظان : بیدار مغز، ہوشیار، بیدار، محتاط، چوکنا، ج أیقاظ. مؤنث یقظی ج یقاظی. یَقَظ (س) یقظًا و یقُظ (ک) یقاظةً : بیدار رہنا، بیدار مغز ہونا، محتاط رہنا. ھمّة : بکسر ھاء و فتحہا : مقصود ارادہ، خواہش، توجہ، جرأت، وہ ضروری کام جس کو کرنیکی فکر ہو ج ھِمَمٌ. ھَمَّ (ن) ھمًّا— الشيءَ : ارادہ کرنا، قصد کرنا. المُقام : بضم میم ظرف مکان از (إقامة) ٹھہراؤ، کھڑے ہونے کی جگہ. اللھو : اسم مصدر، سنجیدگی چھوڑ کر مزاح کیطرف میلان اور جھکاؤ، غیر دانشمندانہ تفریح، کھیل، تماشا. الغزل : (مص) عورتوں سے ہنسی مذاق، چھیڑ چھاڑ، اور عشق و محبت کی باتیں کرنا اور ان کو سراپا کی منظر کشی کرنا

ترجمہ :- ہوشمند نوجوان اپنا مقصود کب پا سکتا ہے جبکہ وہ لہو و لعب اور ہنسی مذاق میں لگا رہتا ہو. (رومان کی وادیوں میں الجھا ہوا انسان منزل مقصود تک نہیں پہونچ سکتا)

(۱) فی الخَیْلِ والخافقاتِ السُّودِ لی شُغُلٌ   لَیْسَ الصَّبابَۃُ والصَّہْبَاءُ من شُغُلِی
(۲) مَا کَانَ لِیْ أَمَلٌ فی غیرِ مَکْرُمَۃٍ   والنَّفْسُ مَقْرُوْنَۃٌ بالحِرْصِ والأَمَلِ

(۱) **اعراب:** ۔ (فی الخیل والخافقات السود) خبر مقدم (لی) شغلٌ سے متعلق (شُغُلٌ) مبتدا مؤخر (لَیْسَ) فعل ناقص (الصبابۃ والصہباء) معطوف و معطوف علیہ اسم۔ (من شغلی) جار مجرور خبر محذوف سے متعلق یعنی: لیس الصبابۃ والصہباء کائنۃً من شغلی۔

تحقیق لغات⁽¹⁾: ۔ الخَیل: گھوڑے، مجازاً سوار ج خیول وأخیال۔ الخافقات: مفرد ہا خافقۃ: لہراتے ہوئے جھنڈے السود: مفرد ہا أسود۔ سیاہ۔ سوِد (س) یَسْوَدُ سَوَادًا: سیاہ ہونا شُغَل: کام، مشغولیت، مشغلہ، مصروفیت۔ الصبابۃ: عشق کی سوزش، حرارت، شدت گرمی، رقت قلب۔ صبّ (س) صبابۃ ۔ الیہ عاشق ہونا، فریفتہ ہونا۔ الصہباء: سرخ و سفید انگوری شراب۔ صہب (س) صہبا و صہبۃ: سرخ سفید ہونا۔ صفت (اصہب مؤنث صہباء)

(۱) **ترجمہ:** ۔ میری دلچسپی سواروں اور لہراتے جھنڈوں میں ہے، عشق و محبت اور جام ارغوانی میرا مشغلہ نہیں ہے (میں کوئی نکمّا یا اناڑی آدمی نہیں ہوں کہ فرائض زندگی سے غافل ہوکر پینے پلانے اور آنکھ مچولی کھیلنے میں اپنے قیمتی اوقات برباد کردوں۔)

تحقیق لغات⁽²⁾: ۔ أَمَل: امید، آرزو، تمنّا۔ ج آمال، مَکْرُمَۃ: بزرگی، بخشش، احسان، نوازش ج مکارم۔ مقرونۃ: اسم مفعول مؤنث: ملی ہوئی، چمٹی ہوئی، پیوستہ۔ قرن (ض) قرنًا ۔ الشیٔ بالشیٔ: ملانا، جوڑنا، پیوست کرنا۔ الحرص: لالچ، طمع، آرزو۔

ترجمہ⁽²⁾: ۔ عزت و بزرگی کے سوا میری اور کوئی تمنا نہیں ہے حالانکہ حرص و آز اور تمنا و آرزو انسانی نفس میں پیوست ہے

ذَنَبِی إِلَی الخَیْلِ کَرِّیْ فی جَوَانِبِہَا   إِذَا مَشَی اللَّیْثُ فیہا مَشْیَ مُخْتَتِلِ

اعراب: ۔ (ذنبی) مبتدا، ذنب: مصدر مضاف اپنے فاعل کی طرف یاء متکلم مضاف الیہ (إلی الخیل) ذنب سے متعلق۔ (کرّی) خبر کرٌّ مضاف اپنے فاعل کیطرف۔ یاء ضمیر متکلم مضاف الیہ (فی جوانبہا) کرّ سے متعلق (إذا) شرطیہ (مشی) فعل شرط (اللیث) فاعل (فیہا) مشی سے متعلق (مشی) مصدر مضاف (مختتل) مضاف الیہ۔ مضاف۔ مضاف الیہ ہوکر مفعول مطلق۔ جملہ شرطیہ اور اسکی جزا پر مصرعہ اولی دلالت کررہا ہے

تحقیق لغات: ۔ ذَنَب: مصدر۔ پیچھے لگے رہنا۔ ذنبہٗ ذنبًا: پیچھا نہ چھوڑنا۔ کرٌّ: مصدر، حملہ کرنا ۔ دوبارہ پلٹنا۔ کرّ (ن) کرورًا: حملہ کرنا، لوٹنا، مڑنا۔ کہا جاتا ہے: (انہزم عنہ ثم کرّ علیہ) اس سے شکست کھائی پھر حملہ کیلئے پلٹا۔ یعنی پینترا بدلنے کے لئے بھاگا۔ پھر دوبارہ حملہ کیا۔ جوانبہا: ضمیر کا مرجع الخیل ہے۔ جوانب: مفرد ہا جانب۔ اردگرد، پہلو، طرف، کنارہ۔ اللیث: شیر، درندہ، مجازاً بہادر۔ ج لیوث۔ فیہا: ضمیر کا مرجع جوانب ہے۔ مختتل: اسم فاعل۔ بھیدی۔ فریبی، راز اچکنے والا۔ اختتل اختتالًا ۔ لسرّ القوم: لوگوں کے راز اچکنا و ۔ الرجلَ: فریب دینا۔

ترجمہ: ۔ میں گھوڑسواروں کا تعاقب کرتا ہوں اور ان کے پہلو بہ پہلو حملہ کرتا ہوں جبکہ ایک بہادر ان کے پہلو میں بھیدی کی چال چلتا ہے (یعنی میدان جنگ میرے لئے کھیل کا میدان ہے بے خوف و خطر اس میں کلیلیں بھرتا ہوں جبکہ بہادر لوگ دبے پاؤں پہلو بچاکر چلتے ہیں)

ولی مِنَ الفَیلَقِ الجَأواءِ غمرتُہا   إذا تَقَحَّمَہا الأبطالُ بالحِیَلِ

اعراب :- (لی) خبر مقدم. (من الفیلق الجاواء) مِن: حرف جار متعلق کائنۃ سے الفیلق: موصوف. الجاواء: صفت. موصوف وصفت مجرور. (غمرتہا) مبتدا مؤخر. تقدیر عبارت: ولی غمرۃ کائنۃ من الفیلق الجاواء.

تحقیق لغات :- الفیلق: فوجی دستہ، پانچ ہزار کی پلٹن، نیز مطلق فوج، گھوڑوں کا گروہ، ج فیالق الجاواء: صیغہ صفت. أَجْوَأُ کا مؤنث: سرخ سیاہی مائل. جأِیَ (ف) جُؤْءَۃً وجُؤْءَۃً: سرخ سیاہی مائل ہونا. الفیلق الجاواء: ایسا مسلح فوجی دستہ جو ہتھیاروں کی کثرت سے سیاہ نظر آئے. الفیلق: اگرچہ لفظاً مذکر ہے لیکن جمعیت کے معنی کی رعایت سے صفت الجاواء مؤنث لائی گئی ہے. جس لفظ میں جمعیت کا معنیٰ ہو وہ مؤنث کے حکم میں ہے. غمرتہا: ضمیر کا مرجع الفیلق ہے. غمرۃ: بفتح غین وسکون میم. سختی. غمرۃ سے مراد ان خطرناک مراحل کی سختیاں ہیں جہاں جان کے لالے پڑ رہے ہوں جیسے میدان جنگ، موت شر ور وفتن ج غمرات وغِمارٌ وغُمَرٌ. تقحّم: واحد مذکر غائب ماضی از (تفعّل) گھس پڑا، آچڑھا، اپنے آپ کو بے دیکھے بھالے خطرے میں ڈالدیا. تقحّم تقحّمًا الأمر: گھس پڑنا، اپنے آپکو کسی معاملہ میں بے خطر ڈالدینا. الأبطال: مفرد ہا بَطَلٌ. بہادر، شجاع، ہیرو، شہسوار. الحِیَلُ مفرد ہا حیلۃ. تدبیر، حیلہ، ہوشیاری، دوربینی، قوت عمل، فریب، پینترا۔

ترجمہ: ہتھیاروں سے سیاہ نظر آنیوالے لشکر جرار کی سختیاں (جھیلنا) میرا حوصلہ ہے جبکہ بہادر لوگ اس لشکر میں آنا کانی کرتے ہوئے گھستے ہیں.

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق   عقل تھی محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

وقال القاضی أبو الحسن علی بن عبد العزیز الجرجانی

یَقُوْلُوْنَ لِی فِیْكَ انْقِبَاضٌ وَإنَّمَا   رَأَوا رَجُلاً عَنْ مَوْقِفِ الذُّلِّ أَحْجَمَا

اعراب :- (یقولون) فعل. ھم کی ضمیر مستتر فاعل (لی) فعل سے متعلق (فیك) خبر مقدم (انقباض) مبتدا مؤخر. مبتدا و خبر ملکر قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے. (وإنّما) واو حالیہ. إنّما: حرف حصر. (رأوا) فعل. ھم کی ضمیر مستتر فاعل (رجلاً) مفعول بہ موصوف (عن موقف الذل) أحجما سے متعلق (أحجما) صفت. جملہ حال ہے. تحقیق لغات :- (مص) تنگ دلی، کبیدگی، ترشروئی، بدمزاجی، انشراح وانبساط کی ضد. موقِف: بکسر قاف. اسم ظرف. ٹھہرنے کی جگہ پوزیشن، حالت، رویہ، طرزِ عمل، صورت حال. الذّلّ: مصدر از (ض) ذلّ یذلّ ذلیل ہونا، متواضع ہونا، عاجز ہونا. دوسرے کے قہر اور دباؤ کی بنا پر جو ذلت ہو اسکو ذُلٌّ کہتے ہیں اور بغیر کسی کے قہر اور دباؤ کے خود اپنی سرکشی اور سخت گیری کے باعث جو ذلت حاصل ہو وہ ذِلٌّ کہلاتی ہے. أحجما: واحد مذکر غائب ماضی. اس میں الف اشباع کا ہے. وہ باز رہا، وہ رُک گیا، پیچھے ہٹا. أحجم عن کذا إحجامًا: باز رہنا، پیچھے ہٹنا، اقدام سے رکنا. ترجمہ :- مجھ سے لوگ کہتے ہیں تیرے اندر بدمزاجی ہے (حالانکہ یہ صحیح نہیں) بات صرف اتنی ہے کہ ایک ایسے آدمی (مجھکو) کو لوگوں نے دیکھا جو ذلت وخواری کی جگہ سے پیچھے ہٹ گیا ہے. (یعنی عوام کے ساتھ زیادہ اختلاط عموماً رسوائی کا باعث ہوتا ہے اس لئے میں ان کی مجالست سے حتی الامکان پرہیز کرتا ہوں. (بات صرف اتنی ہے) مگر میرا یہ رویہ ان کی نگاہوں میں خار بنکر کھٹکتا ہے، چنانچہ کہتے ہیں کہ تو خوش مزاج اور ملنسار نہیں ہے

أَرَى النَّاسَ مَنْ دَانَاهُمُ هَانَ عِنْدَهُمْ
وَمَنْ أَكْرَمَتْهُ عِزَّةُ النَّفْسِ أُكْرِمَا

اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا، (داناهم) دانا: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع من ہو (هم) مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول ملکر خبر۔ مبتدا، خبر ملکر جملہ شرط (هان عندهم) جزاء۔ دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- دانا: واحد مذکر غائب ماضی: قریب ہوا، صحبت اختیار کیا۔ دانا مدانا ةً: قریب ہونا۔ هان: واحد مذکر غائب ماضی: ذلیل ہوا، رسوا ہوا، بے عزت ہوا۔ مادہ هُوْنٌ ہے۔ هان (ن) هونا— الرجلُ: ذلیل ورسوا ہونا و— الامرُ: آسان ہونا، معمولی ہونا۔ أكْرَمَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی: تعظیم کیا، عزت بخشا، اکرام کیا، أكرمَ إكراماً: تعظیم کرنا، عزت کرنا، بخشش کرنا۔ أکرم نفسه عن المعاصی: اپنے آپ کو گناہوں سے بچایا اور محفوظ رکھا۔ اکرام کے دو معنی آتے ہیں ایک یہ کہ دوسرے پر کرم کیا جائے یعنی اسکو ایسا نفع پہونچایا جائے جسمیں کسی طرح کا کھونٹ نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جو چیز عطا کیجائے وہ عمدہ ہو۔ عزة النفس: خودداری، آبرو، شان، حمیت، أُكْرِمَا مجہول واحد مذکر غائب اسمیں للف اشباع کا ہے۔ معزز ہوا۔

معنیٰ :- أرى أن من خالط الناس صار ذليلا ووضيعًا فى أعينهم، ومن صانته عزة نفسه من مخالطتهم صار مكرّما ومعظّماً۔

ترجمہ :- میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ جو بھی ان سے قریب ہوتا ہے وہ ان کی نگاہوں میں بے وزن ہو جاتا ہے اور جس کو خودداری نفس لوگوں کے اختلاط اور قربت سے محفوظ رکھتی ہے وہ معزز ہو جاتا ہے۔

وَلَمْ أَقْضِ حَقَّ العِلْمِ إِنْ كَانَ كُلَّمَا
بَدَا طَمَعٌ صَيَّرْتُهُ لِي سُلَّمَا

اعراب :- (لم أقض) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (حق العلم) مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول۔ فعل فاعل مفعول ملکر جزاء مقدم (إن) حرف شرط (کان) فعل ناقص ہو کی ضمیر مستتر اسم مرجع العلم ہے (کلما) منصوب علی الظرف۔ کلما میں عامل ہمیشہ اس کا جواب ہوتا ہے۔ کلّ مضاف مَا: مصدریہ ظرفیہ (بدا) فعل (طمع) فاعل۔ فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ۔ تقدیر عبارت: کل وقت ظهور الطمع۔ (صيرته لى سلما) کلما کا جواب ہے۔ کلما بدا طمع الخ کان کی خبر ہے اور محلاً منصوب ہے۔ کَانَ اپنے اسم اور خبر سے ملکر فعل شرط مؤخر۔

تحقیق لغات :- لم أقضِ: واحد متکلم مضارع مجزوم بلَمْ: میں نے پورا نہیں کیا، ادا نہیں کیا۔ قضى (ض) قضاءً ادا کرنا، پورا کرنا، گذارنا، عزم کرنا، فیصلہ کرنا، حکم جاری کرنا، حاجت پوری کر کے قطع تعلق کر لینا، مرجانا، مار ڈالنا۔ حقٌّ: فرض، مقررہ حصہ، عدل۔ حق مختلف معنوں میں مستعمل ہے اس کا اصلی معنی مطابقت اور موافقت کے ہیں (۲) وہ چیز جو حکمت مقتضی کے مطابق ایجاد کی گئی ہو۔ كُلَّمَا: جب، یہ لفظ مرکب كُلٌّ اور ما سے ہے۔ اس ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے لفظ كُلٌّ ہمیشہ منصوب رہتا ہے اسمیں ظرفیت مَا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ مَا حرف مصدری ہے یا اسم نکرہ ہے بمعنی وقت کے۔ اکثر کلما کے بعد فعل ماضی آتا ہے جیسے كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ، كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ، كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ وغیرہ۔ سُلَّمًا: زینہ، مراد ذریعہ، وسیلہ ج سلالم

ترجمہ :- اگر میں اپنی غرض کیوقت (حصول غرض کیلئے) علم کو ذریعہ بنالوں تو میں نے علم کا حق ادا نہیں کیا (اگر علم کو دنیاوی اغراض ومقاصد کیلئے ذریعہ بنالیا جائے تو علم کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے)

(۱) وَمَازِلتُ مُنحَازًا بِعِرضِی جَانبًا مِنَ الذُّلِّ أعتَدُّ الصِّیَانَةَ مَغنَمًا

(۲) إذا قیل ھذا منہل قلت قداری ولکن نفس الحر تحتمل الظما

اعراب (۱) :- (مازلت) فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم. (منحازا) خبر اسمیں أنا کی ضمیر مستتر ذو الحال (بعرضی) منحازا سے متعلق. (جانبا) حال اول (من الذل) جانبًا سے متعلق (أعتد الصیانة مغنما) حال ثانی. تحقیق لغات (۱) مازلت : واحد متکلم ماضی : میں متواتر رہا، میں ٹلا نہیں، افعال ناقصہ میں سے ہے فاعل کے ساتھ استمرار فعل کا معنی دیتا ہے. مادہ زیلٌ ہے از (س) (منحازا) صیغہ اسم فاعل الگ رہنے والا، دور رہنے والا. إنحاز إنحیازًا — عنه : الگ ہونا، دور ہونا — إلیه : مائل ہونا، متوجہ ہونا (العرض) عزت، آبرو، نیک عادت، طبیعت، باعث عزت و فخر. ج أعراض. أعتدّ : واحد متکلم مضارع : میں سمجھتا ہوں، شمار کرتا ہوں از (إعتداد) اس فعل کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے - ترجمہ (۱) :- میں ہمیشہ ذلت و خواری سے پہلو بچا کر اپنی عزت و آبرو کے ساتھ الگ رہا اور عزت و آبرو کی حفاظت کو غنیمت سمجھتا ہوں. تحقیق لغات (۲) :- منہل : پانی کا گھاٹ، چشمہ، راستہ پر پانی پینے کی جگہ ج مناھل. الحُرُّ : آزاد، شریف، خوددار، خالص، سخی، حرّ الفکر : آزاد خیال. تحتمل : واحد مؤنث غائب مضارع. وہ برداشت کرتی ہے، انگیز کرتی ہے، الظماء : پیاس احتمال الظماء : پیاس برداشت کرنا، مجازًا مشقتوں کو جھیلنا، انگیز کرنا.

ترجمہ (۲) : جب کہا جاتا ہے کہ یہ گھاٹ ہے تو کہتا ہوں کہ دیکھ رہا ہوں (مگر پیوں گا نہیں) کیونکہ شریف اور خوددار آدمی کا نفس پیاس کو برداشت کرتا ہے (یعنی کردار کی بلندی مجھے عزیز ہے خواہ اسکی لئے نفس کے ہر تقاضے کو قربان کرنا پڑے جس سے نفس مجروح ہو اسے دور سے سلام)

أنَزِّهُهَا عَنْ بَعْضِ مَا لَا یُشِینُهَا مَخَافَةَ أقوَالِ العِدیٰ فِیمَ أولِمَا

اعراب :- (أنزھها) أنزه : فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ھا : مفعول بہ مرجع النفس ہے (عن) حرف جار أنزه سے متعلق بعض : مضاف ما : موصولہ (لا یشینها) صلہ. موصول وصلہ مضاف الیہ (مخافة اقوال العدی) مفعول لأجلہ. فیمَ اور لمَاُ۔ اقوال کا بیان ہے.

تحقیق لغات :- أنزّہ : واحد متکلم مضارع از (تفعیل)، میں بچاتا ہوں، دور رکھتا ہوں عیب سے پاک کرتا ہوں. مادہ (نزہٌ) ہے. نزّہ تنزیہًا : پاک کرنا، بری کرنا، دور رکھنا : و— نفسہ عن القبیح : نفس کو برائی سے دور رکھنا و— اللہ عن السوء : خدا کی پاکی بیان کرنا، اور اس کی ذات بابرکات کو ہر عیب سے بالاتر قرار دینا. لا یشینها : ھا ضمیر کا مرجع النفس ہے. یشین : واحد مذکر غائب مضارع منفی. عیب نہیں لگاتا ہے. شان (ض) شینًا : عیب لگانا، مخافة : اسم ڈر، خوف. از (س) ڈرنا، گھبرانا، أقوال : باتیں. اقوال العدیٰ : دشمنوں کے طعنے و تشنیع. العدیٰ : مفرد ھا عدو. دشمن، جانی دشمن، جارح. فیمَ : فی اور ما سے مرکب ہے. کس بارے میں اور لمَا : ل اور ما ہے. کیوں. کس لئے یعنی چون و چرا.

ترجمہ : دشمنوں کے طعنے و تشنیع اور چون و چرا کے خوف سے میں اپنے نفس کو بعض ایسے امور سے بچاتا ہوں جو نفس کو عیب نہیں لگاتے ہیں.

فأُصْبِحُ عَنْ عَيْبِ اللَّئِيمِ مُسَلَّمًا   وقد رُحْتُ فی نَفْسِ الکَرِیْمِ مُعَظَّمًا

اعراب :- فاء سببیہ (أصبح) فعل أنا کی ضمیر مستتر اسم. (عن عیب اللئیم) عن حرف جار. فعل سے متعلق. عیب: مضاف اللئیم: مضاف الیہ. (مسلّما) خبر جملہ معطوف علیہ. (وقد رُحتُ) واؤ حرف عطف. قد رُحتُ: فعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل. (فی نفس الکریم) فی حرف جار. فعل سے متعلق. نفس: مضاف. الکریم: مضاف الیہ. (معظّما) مفعول بہ. جملہ معطوف.

تحقیق لغات :- أصبح واحد متکلم مضارع. افعال ناقصہ میں سے ہے. إصباحٌ سے مشتق ہے جس کے معنی صبح کرنے کے ہے. میں ہوجاتا ہوں، صبح کرتا ہوں: عیب: نکتہ چینی، برائی، دھبہ، نقص، خامی: اللئیم: کمینہ، چھوٹی طبیعت کا، تنگ ظرف، خسیس، دھوکہ باز. ج لِئام مسلّما: صیغہ اسم مفعول. محفوظ، برقرار، بحال. از تفعیل، رُحتُ: واحد متکلم ماضی. میں ہوگیا، میں شام کے وقت گیا یا آیا. راح (ن) رواحًا: شام کے وقت جانا، مطلق جانا بغیر وقت کی قید کے. معظّم: معزز، مکرم، بڑا.

ترجمہ :- لہذا میں کمینوں کی نکتہ چینی سے محفوظ ہوجاتا ہوں اور شریف انسان کی نگاہ میں معزز ہوجاتا ہوں (یعنی کم ظرف اور تنگ دل لوگوں کو بھی مجھ پر کیچڑ اچھالنے کا موقع نہیں ملتا. اور اچھوں کے نزدیک بھی اچھا رہتا ہوں)

وإنّی إذا ما فاتَنِی الامرُ لَمْ أَبِتْ   أُقَلِّبُ فِکْرِی إثْرَہٗ مُتَنَدِّمًا

اعراب :- (إنّی) إنّ حرف تاکید یاء ضمیر متکلم. اسم. (إذا) حرف شرط (ما) زائدہ (فاتنی) فاتَ: فعل. نونَ: وقایہ. یاء ضمیر مفعول. (الأمر) فاعل. جملہ فعل شرط (لم أبت أقلب فکری) الخ جزاء شرط و جزاء ملکر إنّ کی خبر. (لم أبت) فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم (أقلب) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال (فکری) مفعول (إثرہ) ظرف. إثر مضاف ھاء مضاف الیہ. مرجع الامر ہے (متندّما) حال.

تحقیق لغات : فاتنی: واحد مذکر غائب ماضی. فوت ہوگیا، چھوٹ گیا، ہاتھ سے نکل گیا، فات (ن) فوتًا و فواتًا ـــ الأمرُ: کام کا وقت گذرنا. فاتہُ الأمرُ: کسی کام کا نہ ہونا، اور ہاتھ سے نکل جانا. و ـــ الشیء: تجاوز کرنا. لم أبت: واحد متکلم مضارع مجزوم بلم. میں نے رات نہیں گذاری. بات (ض) بیتًا، بیتوتۃ، بیاتًا: رات گذارنا، رات میں کام کرنا. و ـــ فلانًا و بہ و عندہٗ: کسی کے پاس رات کے وقت آنا، یا رات ہوجانا، کہتے ہیں بَاتَ یَفْعَلُ کذا: جب کوئی رات میں کام کرے أقلّب: واحد متکلم مضارع از تفعیل، میں الٹ پلٹ کرتا ہوں، گھماتا ہوں، قلّب تقلیبًا: الٹنا پلٹنا، ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا، متردد ہونا إثر: بکسر ہمزہ پیچھے، بعد، نشان، نقش قدم. علیٰ إثرہ فورًا بعد. متندّمًا: اسم فاعل. شرمندہ، پشیمان، از تفعّل) ترجمہ :- جب کوئی چیز میرے ہاتھ سے نکل جاتی ہے تو شرمندہ ہوکر اسکی فکر میں رات نہیں گذارتا ہوں (یعنی متردد نہیں رہتا ہوں کیونکہ تردد قوت ارادی کے ضعف کا نتیجہ ہے بلکہ میں تلافی مافات کیلئے راست اقدام کرتا ہوں،

ولكنهٗ إن جاء عفواً تقبلتهٗ   وإن مال لم أتبعه هلاّ وليتما

اعراب :- (ولکنه) لکن : حرف استدراک هاء : اس کا اسم مرجع الأمر ہے (إن) حرف شرط (جاء) فعل شرط هو کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال . مرجع الأمر ہے . (عفواً) حال . (قبلته) فعل جزاء ، شرط وجزاء ملکر لکنّ کی خبر (وإن) حرف شرط (مال) فعل شرط (لم أتبعه) فعل جزاء . لم أتبع : فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل . هاء : مفعول اوّل (هلاّ ولیتما) معطوف ومعطوف علیه ہوکر مفعول ثانی .

تحقیق لغات :- عفواً : عفا یعفو کا مصدر ہے اور اسم بھی ، جو چیز بلا مشقت میسر آجائے وہ عفو ہے . محاورہ ہے : خُذْ ماعَفَا لَكَ . جو چیز تمھیں بآسانی بغیر مشقت ملے وہ لے لو . اور بچے ہوئے ضرورت سے زائد مال کو بھی عفو کہتے ہیں . مالَ : واحد مذکر غائب ماضی : جھکا ، مڑا ، لچکا ، مائل ہوا ، مادہ مَیْلٌ ہے . اس کا اصلی معنی ہے : حد اعتدال اور راستی سے اِدھر اُدھر مڑجانا ، جھک جانا . مال (ض) میلاً ـــ علیه : حملہ کرنا . وـــ عنه اعراض کرنا . وـــ الیه : رغبت کرنا . غرض کہ میلٌ کے تمام استعمال میں جھکاؤ کا معنی مشترک ہے . لم أتبع : واحد متکلم مضارع مجزوم بلم : میں پیچھے نہیں پڑا ، أتبع إتباعاً (افعال) پیچھے پڑنا ، ساتھ چلنا ، کسی کے بعد آنا ، اس فعل کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے مصلیان مسجد قبا کے بارے میں قرآن ناطق ہے (فیه رجال یتطهرون) اسکی تفسیر میں حدیث وارد ہوئی کہ (ہم یتبعون الحجر الماء) وہ ڈھیلے کے بعد پانی استعمال کرتے تھے . هلاّ حرف تحضیض ہے هلْ اور لاَ سے مرکب ہے بمعنی کیوں نہیں . اگر ماضی پر داخل ہو تو ترک فعل پر علامت مقصود ہوتی ہے جیسے (هلاّ آمنت) اور اگر مضارع پر ہو تو فعل کی ترغیب مقصود ہوتی ہے جیسے (هلاّ تؤمن) لیتما : حرف تمنی ہے . لیت اور ما سے مرکب ہے بمعنی کاش کہ .

ترجمہ :- اور لیکن اگر خود ہی آئے تو اسے قبول کرلیتا ہوں اور اگر پہلو تہی کرے تو اسکے پیچھے حسرت وآرزو میں کف افسوس نہیں ملتا

وأقبض خطوی عن حظوظ کثیرةٍ   إذا لم أنلها وافر العرض مکرما

اعراب :- مصرع اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے . (إذا) شرطیه . (لم أنل) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال . هاَ : مفعول به مرجع حظوظ ہے (وافر العرض) حال اول (مکرما) حال ثانی . جملہ فعل شرط . اسکی جزاء پر مصرع اولیٰ دلالت کر رہا ہے .

تحقیق لغات :- أقبض : واحد متکلم مضارع . میں روکتا ہوں . قبض (ض) قبضاً : عنه : روکنا ، سمیٹنا ، سکوڑنا ، کھینچنا . وـــ علیه : قبضہ کرنا ، بھرپور پکڑنا ، قابو میں رکھنا . قبضٌ . بسطٌ کی ضد ہے جیسے قرآن میں ہے (الله یقبضُ ویبسُطُ) اللہ تنگ کرتا ہے اور کشادہ کرتا ہے . خطوٌ : قدم ، ڈگ ، وہ فاصلہ جو چلتے وقت دونوں پاؤں کے درمیان ہوتا ہے . تقریباً ۳۰ انچ . ج خطیٌ وخطوات . حظوظ : مفرد حظٌّ . حصہ ، لطف ، ثمرہ ، فائدہ ، قسمت ، خوش نصیبی ، نیک بختی ، فراخی مال ، خوشی . وافر العِرض : باعزت . وفر (ض) وفراً ـــ له المال : زیادہ کرنا ، پورا کرنا . وـــ عِرض فلانٍ : عزت افزائی کرنا ، حفاظت کرنا . مکرماً : اسم مفعول از (افعال) معزز .

معنیٰ :- وکثیرا ما أجتنب عن حظوظ کثیرة یتدنس بها عرضی ویتلطخ بالقبح والمکروه .

ترجمہ :- بہت سی پسندیدہ چیزوں سے اپنا قدم روکتا ہوں جبکہ انھیں عزت وآبرو کیساتھ نہ پاسکوں . (ایسی تمام خواہشات کو قربان کردیتا ہوں جن سے عزت وآبرو پر حرف آئے)

۵

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی   جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

(۱) وأكرمُ نفسِي أنْ أضاحِكَ عابسًا   وأنْ أتلقّى بالمدِيحِ مُذمَّمَا
(۲) وكم طالبٍ رقّي بنُعماه لم يصل   اليه وإن كان الرئيسُ المعظّما

اعراب⁽¹⁾ :- (أكرم) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (نفسی) مفعول بہ (أن أضاحك) اصل میں عن أضاحك ہے۔ أن أضاحك : تاویل میں مصدر کے ہوکر أکرم سے متعلق (عابسًا) أضاحك کا مفعول بہ۔ دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔ تحقیق لغات :- أكرم نفسی عن الضحك : میں ہنسنے سے اپنے کو بالاتر سمجھتا ہوں، دور رکھتا ہوں۔ عابس : ترش رو، بدمزاج، شیر درندہ۔ أتلقّى : واحد متکلم مضارع منصوب بأن: میں سامنے آتا ہوں، رو در رو ہوتا ہوں، استقبال کرتا ہوں۔ تلقی (تفعّل) تلقّیاً۔ الشیٔ لقا، استقبال کرنا۔ و۔ الشیٔ منہ : سیکھنا۔ المدیح : مدحیہ کلام۔ مذمّم : مذموم، بُرا، گندہ۔ ترجمہ :- کسی ترش رو آدمی سے ہنسکر بولنے اور مدح سرائی کیساتھ کسی گندے آدمی کا استقبال کرنے سے میں اپنے آپ کو بالاتر سمجھتا ہوں (یعنی جو قابل عزت نہ ہوں ان سے ظاہری رواداری اور کھل کھلی ہنسی سے پرہیز کرتا ہوں)

اعراب⁽²⁾ :- (کم) ممیز مبتدا (طالب) تمیز، اسم فاعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (رقی) مفعول بہ (بنُعماہ) طالب سے متعلق۔ ھاء : ضمیر کا مرجع طالب ہے۔ (لم یصل) خبر۔ ھو کی ضمیر مستتر فاعل ذو الحال۔ مرجع طالب ہے (الیہ) فعل سے متعلق۔ ھاء ضمیر مجرور کا مرجع رقی ہے۔ و إن کان الرئیس لمعظّما : جملہ حال واقع ہے۔ تحقیق لغات :- رقّ : غلامی۔ (نُعمیٰ) بضم نون : نعمت، دولت، خوش حالی۔ معظّم : بڑا، قابل تعظیم۔ ترجمہ :- اپنی دولت کے صدقے میں بہتیرے میری غلامی کے طالب مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے اگرچہ اپنے گھر کے بڑے رئیس کیوں نہ ہوں (آزادی نفس کیلئے دولت کو حقارت سے ٹھکرا دیا)

(۱) وکم نعمةٍ کانت علی الحُرِّ نقسَةً   وکَمْ مَغْنَمٍ یَعْتَدُّہٗ الحُرُّ مَغْرَمَا
(۲) وَلَمْ أبتذل فی خدمة العلم مُهجتی   لأخدم من لاقیت لکنْ لأُخدمَا

اعراب⁽¹⁾ :- (کم) ممیز (نعمة) تمیز، ممیز تمیز ملکر مبتدا، (کانت علی الحر نقسة) جملہ خبر مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔ تحقیق لغات :- نعمة : انعام، آسائش، تنعم، عطا، ناز، احسان، مہربانی، برکت۔ ج نِعَمٌ و أنْعُمٌ۔ نقسة : النون مثلثة والقاف ساکنة۔ انتقام کا اسم ہے : سزا، عذاب، دکھ۔ إنتقم إنتقام۔ منہ : سزا دینا، بدلہ دینا بدلہ لینا، مغنم : غنیمت، وہ چیز جو بلا محنت و مشقت ہاتھ آجائے خواہ دشمن سے ہو یا کسی اور سے۔ ج مغانِمُ۔ یعتد : واحد مذکر غائب مضارع : شمار کرتا ہے، سمجھتا ہے۔ مغرم : اسم مصدر : خسارہ، نقصان، تاوان، قرض،

ترجمہ⁽¹⁾ :- اور بہتیری نعمتیں شریف انسان کیلئے ایک عذاب ہے۔ اور شریف انسان بہت سی نعمتوں کو خسارہ سمجھتا ہے۔ تحقیق لغات : لم أبتذل : واحد متکلم مضارع مجزوم بلم۔ میں نے بیفائدہ خرچ نہیں کیا، میں نے ذلیل نہیں کیا، بیقدر نہیں بنایا۔ إبتذال المهجة : جان ہلکان کرنا، جان کی بازی لگانا، خدمة : بندگی، نوکری ج خدمات۔ مهجة : دل، روح، خون دل، جان، ہر شئ کا خلاصہ۔ لأخدم : لام تعلیلیہ۔ فعل واحد متکلم مضارع معروف۔ منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ میں خدمت کروں، بندگی کروں۔ لأُخدما : لام تعلیلیہ۔ فعل واحد متکلم مضارع مجہول منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ میں خدمت کیا جاؤں الف اشباع کا ہے۔

ترجمہ⁽²⁾ :- علم کی خدمت میں جان کی بازی میں نے اس لئے نہیں لگائی ہے کہ ملاقاتیوں کی خدمت کروں بلکہ اس لئے کہ میری خدمت کی جائے۔

أأسقي به غرسًا وأجنيه ذلةً   إذاً فاتباعُ الجهلِ قد كان أحزمَا

اعراب :- (أ) استفہام انکاری۔ (أسقي) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (به) فعل سے متعلق ضمیر مجرور کا مرجع العلم ہے (غرسا) مفعول بہ۔ جملہ معطوف علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (أجنيه) أجني: فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل هاء: ضمیر مفعول بہ مرجع غرسٌ ہے (ذلة) مفعول ثانی۔ (إذا) یہ اعادۂ ماسبق کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد ایک جملہ محذوف ہوتا ہے تقدیر عبارت: إن سقيت به غرسًا وجنيت ذلة (فاتباع) فا: جزائیہ۔ إتباع الجهل: مبتدا، (قد كان أحزما) خبر

تحقیق لغات :- أسقي: واحد متکلم مضارع۔ میں سیراب کرتا ہوں، سینچتا ہوں۔ سقى (ض) سقياً پانی پلانا، سیراب کرنا، سینچنا۔ غرس: پودا، درخت، جو زمین میں گاڑا جائے۔ ج اغراس أجني: واحد متکلم مضارع: میں چنتا ہوں، خوشہ چینی کرتا ہوں، حاصل کرتا ہوں۔ جنى (ض) جنياً الثمر: پھل توڑنا، خوشہ چینی کرنا۔ إتباع: مصدر، پیروی کرنا، پیچھے پیچھے چلنا، نقشِ قدم پر چلنا۔ الجهل: نادانی، بے خبری۔ أحزم: صیغہ اسم تفضیل۔ زیادہ دانشمندی اور ہشیاری۔ حزُم (ک) حزْماً وحزامة: دانشمند ہونا۔ دور اندیش ہونا، محتاط ہونا۔ معنیٰ :- أأسقي بماء العلم شجرة وأتناول منها ثمرة الذل والهوان (لا يمكن لي هذا) وإن أفعل هذا فلا شك أن إتباع الجهل أفضل وأحزم من هٰذا الفعل المذموم۔

ترجمہ :- کیا میں علم کے پانی سے کسی درخت کی آبیاری کروں اور اس سے ذلت وخواری کا پھل توڑوں (ایسا نہیں کر سکتا) اگر ایسا کروں تو جہالت کی پیروی زیادہ دور اندیشی اور ہوشیاری کی بات ہوگی۔

(١) ولو أنّ أهلَ العلمِ صانوهُ صانهم   ولو عظّموه في النفوسِ لعُظِّمَا
(٢) ولكن أهانوهُ فهانوا، ودنَّسُوا   مُحيّاه بالأطماعِ حتى تجهّمَا

اعراب(١) :- (لو) حرف شرط۔ (أن) حرف تاکید۔ (أهل العلم) اسم۔ (صانوه) جملہ خبر۔ أنّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر تاویل میں مفرد کے ہو کر فاعل فعل محذوف کا۔ تقدیر عبارت ولو ثبت أن أهل العلم صانوه۔ (صانهم) یہ جملہ لوْ کا جواب ہے۔ مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔ تحقیق(١) لغات :- صانوا: جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے حفاظت کی، بچایا۔ صانهُ (ن) صوناً وصيانةً: حفاظت کرنا۔ و۔ العرضَ: عیوب سے عزت کو بچانا۔ عظّموا: جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے تعظیم و توقیر کی، عظمت بخشی۔ از (تفعیل)، عظّما: واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔ از (تفعیل) تعظیم و توقیر کی گئی۔ الف اشباع کا ہے۔ ترجمہ(١) :- اگر اہل علم اسکی (علم) حفاظت کرتے تو وہ (علم) بھی ان کی حفاظت کرتا اور اسکی عظمت لوگوں کے دلوں میں بٹھلاتے تو اسکی (علم) قدر کیجاتی۔ (مگر دنیا کی ہوس نے قبائے علم کو داغدار کر دیا۔ اس لئے آج علم کی حیثیت ایک جنس کاسد سے زیادہ نہیں رہی)

اعراب(٢) :- (لكن) حرف استدراک۔ (أهانوا) فعل۔ واو جمع فاعل۔ هاء ضمیر مفعول بہ جملہ معطوف علیہ (فهانوا) فا تعلیلیہ، هانوا فعل با فاعل۔ (ودنسوا الخ) جملہ معطوف ہے أهانوه پر۔ تحقیق لغات :- أهانوا: جمع مذکر غائب ماضی۔ انھوں نے توہین کی، رسوا و ذلیل کیا۔ از (إهانة) هانوا: جمع مذکر غائب ماضی۔ وہ ذلیل رسوا ہوئے، ہلکے ہو گئے۔ دنّسوا: جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے میلا کر دیا، داغدار بنا دیا، ملوث کر دیا، عیب دار بنا دیا از (ن) (مُحيّا) بضم میم و فتح حا و تشدید یا: چہرہ، منہ۔ أطماع: مفرد ہا طمع: لالچ، ہوس، تجهّما: واحد مذکر غائب ماضی: مسخ ہو گیا، داغدار ہو گیا، چہرہ بگڑ گیا۔ از (تفعل)، ترجمہ(٢) :- مگر لوگوں (اہل علم) نے اسکو ذلیل کر دیا، اور لالچ کی گندگیوں سے اسکے چہرے کو میلا کر دیا۔ یہانتک کہ وہ (چہرہ) بگڑ گیا۔ لہذا وہ بھی بیکار اور زمانے [illegible]

(۱) وَمَا کُلُّ بَرْقٍ لَاحَ لِی یَسْتَفِزُّنِیْ   وَلَا کُلُّ مَنْ فِی الْأَرْضِ أَرْضَاہُ مُنْعِمًا
(۲) ولکن إذا ما اضطرنی الضرّ لم أبت   أقلب فکری منجدًا ثم متهما

اعراب (۱): (ما) نافیہ (کل) مبتدا، مضاف. برق: مضاف الیہ موصوف (لاح لی) صفت (یستفزنی) جملہ خبر. واو حرف عطف (کل) مبتدا، مضاف (من) مضاف الیہ موصول (فی الارض) استقرّ: فعل محذوف سے متعلق (أرضاہ) خبر. أرضا: فعل ہاء ضمیر مفعول بہ ذوالحال (منعما) حال۔

تحقیق لغات (۱):- برق: بجلی، چمک، مجازاً ہر لبھانے والی چیز ج بروق لاح: واحد مذکر غائب ماضی از لوح (ن) ظاہر ہوا، چمکا۔ یستفز: واحد مذکر غائب مضارع از استفزاز مادّہ (ف-ز-ز) وہ ڈگمگا دیتا ہے، قدم اکھاڑ دیتا ہے۔ أرضا: واحد متکلم مضارع. راضی ہوتا ہوں، پسند کرتا ہوں۔ منعما: اسم فاعل از (انعام) انعام دینے والا، احسان کرنیوالا۔ ترجمہ (۱):- ہر چکدار چیز (سیم و زر، دولت) میرے قدم ڈگمگاتی (مجھ لبھاتی) نہیں ہے اور نہ ہی روئے زمین پر انعام کرنیوالا شخص مجھے پسند ہے۔

اعراب (۲):- (لکن) حرف استدراک۔ (إذا) حرف شرط۔ (ما) زائدہ (إضطرنی الضر) فعل شرط لم أبت أقلب الخ: جزاء (أقلب) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال۔ (منجدًا اور متهما) معطوف و معطوف علیہ ہوکر حال۔ تحقیق لغات: اضطر: واحد مذکر غائب ماضی از (اضطرار) اسنے مجبور کیا، پریشان کیا، بےبس کر دیا، الضر: بضم ضاد۔ اسم ہے: بدحالی، تکلیف بیماری، سختی، نقصان، منجدًا: اسم فاعل از (انجاد) سرزمین نجد میں جانیوالا۔ متہم: اسم فاعل از (اتہام) تہامہ کے علاقہ میں جانیوالا۔ نجدؔ اور تہامۃؔ ایسی زمین کو کہتے ہیں جسمیں نشیب و فراز ہو۔ چنانچہ نجد و تہامہ میں جانے سے کنایہ ہے۔ پس و پیش میں رہنا، غیر مطمئن ہونا۔

ترجمہ:- مگر جب تنگدستی مجھے مجبور کرتی ہے تو اپنا خیال نجد و تہامہ میں نہیں دوڑاتا ہوں (یعنی پس و پیش اور بیقراری میں نہیں رہتا بلکہ صبر و ضبط کیساتھ اپنی خودداری اور وقار کا دامن تھامے رکھتا ہوں۔

إِلٰی أَنْ أَرَیٰ مَا لَا أَغُصُّ بِذِکْرِہٖ   إِذَا قُلْتُ قَدْ أَسْدَیٰ إِلَیَّ وَأَنْعَمَا

اعراب:- (إلی) حرف جار. اقلبَ سے متعلق (أن أری) أن: مصدریہ. أری: فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (ما لا أغص) ما موصولہ. لا أغص: صلہ. موصول وصلہ ملکر مفعول. فعل و فاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور. (بذکرہ) جار مجرور أغصّ سے متعلق. مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات:- لا أغصّ: واحد متکلم مضارع منفی: میرا گلا نہیں گھٹتا ہے، میرا دم نہیں گھٹتا ہے. غصّ (ن) بالطعام أو بالماءِ غصًّا: کھانا یا پانی کا گلے میں اٹکنا، دم گھٹنا. قد أسدی: واحد مذکر غائب ماضی قریب. اس نے احسان کیا، انعام دیا أسدی إلیہ إسداءً: احسان کرنا، إنعام دینا. و- بینہما: اصلاح کرنا. أنعما: واحد مذکر ماضی. الف اشباع کا ہے: اسنے انعام کیا، نعمت سے نوازا. أنعم علیہ إنعامًا: انعام کرنا، نعمت سے نوازنا. خواہ ظاہری نعمت ہو مال و منال کی صورت میں، یا باطنی ہو فضل و کمال کی صورت میں.

معنیٰ:- لم أبت أقلب فکری حتیٰ أری أمرا لا یحزننی ذکرہ حین أذکر و أقول أن فلانا أحسن إلیّ و أنعمنی.

ترجمہ:- یہانتک کہ میں دیکھ لوں وہ بات کہ جس کے کہنے سے میرا دم نہ گھٹے (یعنی) جب یہ کہوں کہ فلاں نے مجھ پر انعام و اکرام کیا ہے (تو اس بات کے کہنے سے میرا گلا نہ رندھے اور رنج و غم سے دم نہ گھٹے، یعنی تنگدستی اور عسرت میں صرف اس شخص کی اعانت قبول کرتا ہوں جو بعد میں اپنا احسان جتا کر مجھے ذلیل نہ کرے)

وقال آخر

وَلَا تَحْسَبَنَّ الْمَجْدَ يُوْرَثُ بِالنَّسَبِ   وَلَا تَتَّكِلْ إِلَّا عَلَىٰ مَا نَعَلْتَهُ

اعــراب: ظاہر ہے۔

تحقیق لغات:۔ لاتتکل: واحد مذکر حاضر نہی: تو بھروسہ نہ کر، اعتماد نہ کر۔ إتّكل إتّكالاً فی الأمر علی فلان: بھروسہ کرنا، دوسرے پر اعتماد کرنا و علی اللہ: خدا پر بھروسہ کرنا، مطیع و فرمانبردار ہونا۔ لاتحسبنّ: واحد مذکر حاضر نہی با نون ثقیلہ: تو ہرگز گمان نہ کر، تو ہرگز خیال نہ کر۔ حَسِبَ (س) حِسباناً و محسبۃً: گمان کرنا۔ خیال کرنا۔ مادہ حِسبانٌ ہے حِسبانٌ: بکسر حا کا مفہوم یہ ہے کہ دو نقیضوں میں سے ایک کا خیال قلب میں اسطرح جم جائے کہ دوسرے کا خطرہ دل میں نہ گذرے۔ یورث: واحد مذکر غائب مضارع مجہول: وراثت میں دیجاتی ہے، وارث بنایا جاتا ہے۔ أورثَ إيراثاً: وارث بنانا۔ مادۂ اشتقاق (إرثٌ، وراثۃٌ اور تراثٌ) ہے۔ بلا بیع و شرا اور بلا ہبہ و نذرانہ جو ملکیت دوسرے کی طرف منتقل ہوتی ہے وہ وراثت کہلاتی ہے۔ علم و ہنر اور فضل و کمال جو ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف یا ایک فرد سے دوسرے فرد کی طرف منتقل ہوتا ہے اسکو بھی وراثت کہتے ہیں، یہی دوسری صورت یہاں پر مراد ہے۔ النسب: رشتہ داری، قرابت، خاندان ج انساب۔

ترجمہ:۔ تو صرف اپنے کردار پر بھروسہ کر اور خوب سمجھ لے کہ بزرگی کوئی موروثی چیز نہیں کہ خاندان کی طرف سے حاصل ہو۔ (قیادت و سیادت اور عزت و وقار کی عمارت ذاتی صلاحیت اور فضل و کمال کی بنیاد پر کھڑی ہوتی ہے۔ جو آدمی کھوکھلا ہوا اور پدرم سلطان بود کا نعرہ لگائے تو اس نعرے کی حیثیت صدائے بازگشت سے زیادہ نہیں جو فضا میں تحلیل ہو کر رہ جاتی ہے)

پ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو   پھر پسر قابل میراث پدر کیوں کر ہو

---

(١) فَلَيْسَ يَسُوْدُ الْمَرْءُ إِلَّا بِنَفْسِهِ   وَإِنْ عَدَّ آبَاءً كِرَامًا ذَوِي حَسَبٍ
(٢) إِذَا الْغُصْنُ لَمْ يُثْمِرْ وَإِنْ كَانَ شُعْبَةً   مِنَ الْمُثْمِرَاتِ، إِعْتَدَّهُ النَّاسُ فِي الْحَطَبِ

اعراب(١):۔ (فلیس) فا تعلیلیہ (لیس) فعل ناقص (یسود) فعل ہو کی ضمیر مستتر فاعل ذو الحال، (المرء) اسم۔ (إلا) حرف استثناء لغو۔ (بنفسہ) یسود سے متعلق۔ (إن) حرف شرط (عدّ) فعل شرط ھو کی ضمیر مستتر فاعل (آباءً) موصوف (کراماً) صفت اول (ذوی حسب) صفت ثانی۔ موصوف صفت ثانی۔ موصوف و صفت ملکر مفعول بہ۔ إن: شرطیہ کی جزا محذوف ہے جس پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے۔ إنْ اور اس کا ما بعد حال واقع ہے یسود کی ضمیر سے۔

تحقیق لغات(١):۔ یسود: واحد مذکر مضارع: سرداری کرتا ہے۔ ساد (ن) سیادۃً و سوداً قومَہ: قوم کا سردار ہونا۔ عدّ (ن) عدّاً و تعداداً الشیء: شمار کرنا، گننا۔ کرام: مفرد ہا کریم۔ شریف، باکمال۔ حسب: ذاتی بزرگی، شرافت بالفعل۔

ترجمہ(١):۔ انسان صرف اپنی ذات (ذاتی فضل و کمال) سے سرداری پاتا ہے، اگرچہ وہ اپنے شریف اور صاحب فضل و کمال آباء و اجداد کا شمار کرتا رہے (مگر کچھ کام نہیں آئے گا جبتک ذاتی لیاقت و صلاحیت اور کردار و عمل کی بلندی سے آراستہ نہ ہو)

تحقیق لغات(٢):۔ الغصن: درخت کی ٹہنی ج غصون و أغصان۔ لم یثمر: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلم: پھل نہیں دیا۔ أثمر إثماراً از (افعال) پھل دینا۔ شعبۃ: درخت کی شاخ، ہر شیٔ کا ٹکڑا، برانچ۔ الحطب: خشک لکڑی، ایندھن۔

ترجمہ:۔ جب شاخ پھل دار نہ ہو تو لوگ اسکو ایندھن سمجھتے ہیں، خواہ وہ (شاخ پھل دار درختوں کا ایک حصہ ہو۔

وقال عبدالله بن معاوية بن عبدالله بن جعفر الهاشمي

لَسْنَا وَإِنْ كَرُمَتْ أَوَائِلُنَا يَوْمًا عَلَى الأَحْسَابِ نَتَّكِلُ
نَبْنِي كَمَا كَانَتْ أَوَائِلُنَا تَبْنِي وَنَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلُوا

اعراب (١) :- (لسنا) فعل ناقص. نَا ضمیر متکلم اسم. (وإن) وصلیہ (کرمت) فعل (أوائلنا) مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل. پورا جملہ حال واقع ہے (لسنا) کی ضمیر سے (یومًا) ظرف (علی الاحساب) نتّکل سے متعلق. (نتّکل) (لسنا) کی خبر.

تحقیق لغات (١) :- أوائل: مفردہا أوّل: ابتدار، آغاز، پہلے، اگلے، مراد اسلاف ہیں. أوّل: کا مادہ اشتقاق أَوْلٌ ہے جس کے معنی ہیں اصل کی طرف رجوع کرنا. اور أوّل کی اصل أَوْأَلُ ہے، أَوْ کو ادغام کرکے أوّل کرلیا گیا ہے. یہ اصل میں صفت ہے، یعنی وہ جس پر اس کا غیر مرتب ہو جب اول کا استعمال بطور صفت ہو تو غیر منصرف ہوتا ہے جیسے: لقیتُهُ عامًا أوّلَ اور اس کے علاوہ صورتوں میں منصرف رہتا ہے جیسے: (ما رأیتُ له أوّلًا وآخِرًا) وغیرہ جب اسکو اللہ کی صفت میں استعمال کیا جائے تو اس کے معنیٰ اس ذات کے ہوں گے جس پر کسی چیز کو سبقت نہیں. أحساب: مفردہا حَسَبٌ خاندانی شرافت. **ترجمہ (١)** :- کسی دن ہم خاندانی شرافت پر تکیہ نہیں کرتے گو ہمارے اسلاف معزز اور باکمال رہے ہوں. **تحقیق لغات (٢)** :- نبنی: جمع متکلم مضارع: ہم بناتے ہیں، تعمیر کرتے ہیں. بنی (ض) بناءً وبنیانا: البیت: تعمیر کرنا.

ترجمہ (٢) :- ہمارے اسلاف جس طرح (بزرگی کی تعمیر) کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں اور جیسے کام وہ کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں (یعنی اگر وہ کردار کے غازی تھے تو ہم بھی کردار کے غازی ہیں، محض انکے نام پر ہم اپنی سیادت کا سکہ نہیں چلاتے ہیں.

وقال: عامرُ بنُ الطُّفَيْلِ العامريُّ وكانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ جاهِلِيٌّ أَدْرَكَ الإِسْلامَ وَلَمْ يُسْلِمْ وهُوَ الَّذِي غَدَرَ بأَصْحَابِ بِئْرِ مَعُوْنَةَ، وكَانَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عليهِ وسَلَّمَ هُوَ وأَرْبَدُ بنُ قَيْسٍ أَخُو لَبِيدٍ الشاعرِ لأُمِّهِ[1] يُرِيدُ انِ الْفَتْكَ بِهِ[2] واتَّفَقَا عَلَى[3] ان يَّشْغَلَهُ أَرْبَدُ[4] وَيَضْرِبَهُ عَامِرٌ فَلَمْ يَسْتَطِعْ عَامِرٌ ذٰلِكَ ورَجَعَا وَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عليهِ وسَلَّمَ أَمْرُهُمَا فَدَعَا عَلَيْهِمَا[5]، فَأَمَّا أَرْبَدُ فأَصَابَتْهُ الصَّاعِقَةُ[6] فمَاتَ وفِيْهِ نَزَلَتْ ويُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا[7] مَنْ يَّشَاءُ وأَمَّا عامِرٌ فرَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ وكَانَ نُزُولُهُ عَلَى إِمْرَأَةٍ سَلُوْلِيَّةٍ فَغُدَّ[8] فمَاتَ وهُوَ يَقُوْلُ أَغُدَّةً[9] كَغُدَّةِ البَعِيْرِ وَمَوْتًا[10] فِي بَيْتِ السَّلُوْلِيَّةِ.

---

[1] أخو لبید الشاعر لأُمّه: لبید شاعر کا ماں جایا بھائی.
[2] الفتك به: غفلت میں اچانک قتل کرنا.
[3] اتفقا علی: ان دونوں نے طے کیا.
[4] أن یشغلهُ أربد: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اربد حقیقت حال سے غافل کردے.
[5] فدعا علیهما: تو ان دونوں پر بددعا فرمادی.
[6] فاصابته الصاعقة: اسپر بجلی گرپڑی.
[7] فیصیب بها: تو ان بجلیوں کو جس پر چاہتا ہے گرادیتا ہے.
[8] فغُدَّ: ماضی مجہول. تو وہ طاعونی گلٹی میں مبتلا ہوگیا.
[9] أغدّةً یعنی أأُقاسی غُدّةً: کیا میں اونٹ کی گلٹی کی طرح طاعونی گلٹی میں مبتلا ہوں گا.
[10] وموتًا ای أموتُ موتًا: اور میں مروں گا سلولیہ کے گھر میں.

وإنّي وإن كنتُ ابنُ فارسِ عامرٍ　　وسيّدُها المشهورُ في كُلِّ مَوْكَبٍ
فما سَوَّدَتْنِيْ عامرٌ عَنْ وَرَاثَةٍ　　أبَى اللهُ أن أسْمُوْ بِأمٍّ ولا أبٍ

(۱ و ۲) اعراب: (إنی) إنّ حرف تاکید، یا ضمیر متکلم اسم ذوالحال۔ (وإن) واو حالیہ۔ إن وصلیہ (کنت ابن فارس عامر وسید ہا المشہور فی کل موکب) فعل شرط۔ (فما سودتنی الخ) إن کی جزا۔ اور جملہ (ابی اللہ أن أسمو الخ) انّ کی خبر۔

(۱ و ۲) تحقیق لغات: - فارس: شہسوار، دانا، عقلمند ج فرسان، وفوارس۔ فرُس (ک) فرُوسًا وفراسۃً: شہسواری میں ماہر ہونا۔ سیّد: بکسر یاء وفتحہا: سردار، بزرگ پیشوا، حسنی وحسینی اولاد۔ سیّد: کا معنیٰ ہے قوم یا جماعت کا پیشوا، اسلئے سیّد القوم کہنا صحیح ہے، سیّدُ الثوبِ او الفرسِ، کہنا صحیح نہیں ہے۔ اور چونکہ پیشوائے قوم کیلئے مہذب اور بااخلاق ہونا شرط ہے، اسی لئے ہر اس شخص کو جو اپنی ذات کے اعتبار سے بزرگ ہو سیّد کہا جاتا ہے ج أسیادٌ وسادۃٌ۔ موکب: سواروں کی جماعت، رسالہ۔ سوّدت: واحد مؤنث غائب ماضی از (تفعیل) اسنے سردار بنایا۔ أبی: واحد مذکر ماضی: ناپسند کیا، اسنے انکار کیا، اکڑ گیا، نہ مانا، رد کر دیا۔ أبی إباءً: انکار کرنا، حقیر سمجھ کر رد کر دینا۔ أسمو: واحد متکلم مضارع: میں بلند ہوتا ہوں۔ مادّہ سُمُوٌّ ہے، سمی (ن) سُمُوًّا: بلند ہونا، اونچا ہونا۔

(۱ و ۲) ترجمہ: - اگرچہ میں قبیلہ عامر کے ایک شہسوار کا بیٹا ہوں، اور ہر فوجی دستی میں اس کا (قبیلہ عامر) مشہور سردار ہوں (مگر کسی بڑے باپ کا بیٹا ہونیکے صدقے میں نہیں بلکہ میری ذاتی لیاقت نے منصب سیادت پر متمکن کیا ہے) (۲) قبیلہ عامر نے وراثت یا ترکہ میں مجھکو سرداری کا منصب نہیں عطا کیا ہے، اللہ کو یہ ناپسند ہے کہ ماں باپ کی بدولت میں بلندی پہ فائز ہوں۔

ولٰکنّنی أحْمِیْ حِمَاها، وأتَّقِیْ　　إذَاهَا، وأرْمِیْ مَنْ رَمَاهَا بمَنْکِبِ

اعراب: - (ولکننی) لکن: حرف استدراک۔ نون وقایہ۔ یا ضمیر متکلم اسم۔ (أحمی) خبر (أحمی) فعل وفاعل۔ (حماہا) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مفعول بہ (وأتقی) واو حرف عطف۔ (أتقی) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل۔ (إذاہا) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مفعول بہ (وأرمی) واو حرف عطف (أرمی) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (مَنْ) موصولہ مفعول بہ (رما) صلہ (رما) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع مَنْ ہے (ہا) مفعول بہ مرجع (عامر) ہے (بمنکب) (أتَّقِیْ) سے متعلق۔ تحقیق لغات: - أحمی: واحد متکلم مضارع: میں حفاظت کرتا ہوں۔ حمِی (ض) حَمْیًا وحِمْیَۃً وحِمَایَۃً۔ الشئ: حفاظت کرنا، بچانا۔ حمًا: سبزہ زار، وہ چراگاہ جو دوسروں کے تصرف سے محفوظ کر دی گئی ہو، ہر وہ چیز جو قابلِ حفاظت ہو، مجازًا عزت و آبرو۔ أتقی: واحد متکلم مضارع: میں بچتا ہوں پرہیز کرتا ہوں۔ إتّقی إتّقاءً: بچنا، پرہیزگار ہونا۔ إتّقینا بہ: دشمن سے بچنے کیلئے ہم نے اس کو اپنے سامنے کر دیا یعنی اسکو اپنے اور دشمن کے درمیان حائل کر دیا تاکہ دشمن کے حملہ سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ مذکورہ تشریح کے لحاظ سے أتّقی إذَاھا بمَنکَبٍ کا مفہوم یہ ہوگا کہ میں اپنے شانہ کو بطور ڈھال کے مصائب کے سامنے کر دیتا ہوں اور اپنی قوم کو اس کے وار سے بچا لیتا ہوں۔ أذی: تکلیف، مصیبت۔ أرمی: واحد متکلم مضارع: میں تیراندازی کرتا ہوں، پھینکتا ہوں۔ منکب: مونڈھا، شانہ۔

ترجمہ: - اور لیکن میں اسکی (قبیلہ عامر) چراگاہ (عزّت و آبرو) کی حفاظت کرتا ہوں اور اسکی مصیبت کے سامنے سینہ سپر ہو جاتا ہوں اور اس شخص کو میں تیر کا نشانہ بناتا ہوں جو اس پر (قبیلہ عامر) تیراندازی کرتا ہے۔

وقال آخر

(۱) لعمرك ما الرزيّة فَقْدُ مال   ولا فرسٌ يموتُ ولا بعيرُ
(۲) ولكنّ الرزيّة فَقْدُ حُرٍّ   يَمُوتُ لموتِه خَلْقٌ كثيرٌ

(۱) اعراب:- (لعمرك) لام ابتدائیہ، (عمرك) مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا (قسمی) محذوف اسکی خبر یعنی لعمرك قسمی. (ما الرزية) ما: نافیہ (الرزية) مبتدا، (فقد مال) خبر (ولا فرس الخ) خبر پر معطوف ہے.

(۲) اعراب:- (لكن) حرف استدراک. (الرزية) اسم (فقد حر) خبر (حر) موصوف. (یموت) صفت (لموته) یموت سے متعلق (خلق کثیر) موصوف صفت یمُوت کا فاعل.

(۱-۲) تحقیق لغات:- لَعَمْرك یا لعمری: اس کا استعمال بطور قسم کے ہوتا ہے اور عین ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے. بمعنی تیری زندگی کی قسم. الرزية: بڑی مصیبت، تکلیف. ج رزایا. مادہ (رزأ) ہے. فقد: مصدر: گم کرنا، محروم ہونا، کھونا. فقدهٗ (ض) فقداً و فِقْداناً و فُقْداناً: کھونا، محروم ہونا، گم کرنا.

معنیٰ:- ليست المصيبة العُظمىٰ فقدان مال ولا موت فرس ولا بعير بل المصيبة العظمىٰ أن يموت رجل حر كريم فيموت لموته خلق عظيم لأن موته أمرٌ عظيمٌ.

(۱-۲) ترجمہ:- تیری زندگی کی قسم مال کھو دینا، گھوڑے اور اونٹ کا مر جانا کوئی مصیبت نہیں ہے لیکن بڑی مصیبت کسی ایسے شریف انسان کا مر جانا ہے کہ جس کی موت سے عظیم مخلوق مر جاتی ہے.

وما كانَ قيسٌ هُلْكُهُ هُلْكُ واحدٍ   ولكنّهُ بُنيانُ قومٍ تهدّما

وقال أبو دواد الإيادي الجاهلي

(۱) لا أعُدُّ الإقتارَ عُدْمًا ولكن   فَقْدُ مَنْ قَدْ رُزِئْتُهُ الإعدامُ
(۲) مَنْ رِجَالٍ مِنَ الأقاربِ بادُوا   مِنْ حُذَاقٍ هُمُ الرُّؤُوسُ العِظَامُ

(۱) اعراب:- (لا أعد) فعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل (الإقتار) مفعول اول (عدما) مفعول ثانی (ولكن) واو حرف عطف (لكن) حرف استدراک. (فقد) مبتدا مضاف (من) مضاف الیہ موصول (قد رُزِئتُه) صلہ (الإعدام) خبر.

(۲) اعراب:- (من رجال) بیان ہے من قد رزئته کا (من) موصوف (من الأقارب) صفت. موصوف وصفت ملکر مبتدا ثانی (بادوا) خبر (من حذاق) بادوا سے متعلق. مبتدا ثانی اپنے خبر سے ملکر مبتدا اول کی خبر (هم) مبتدا. (الرؤوس) خبر.

(۱) تحقیق لغات:- (الإقتار: تنگدستی، مال کی قلت، محتاج ہونا. أقتر إقتاراً: مال کا کم ہونا. ـــ علی عیاله: اہل وعیال پر نان ونفقہ میں تنگی کرنا. ـــ الله رزقه: خدا کا رزق تنگ کرنا. عدماً: محتاجگی، فقر وفاقہ. رزئته: ھا ضمیر کا مرجع مَن ہے رزئت: واحد متکلم ماضی: میں نے حاصل کیا، کم کیا. رزأ (ف) رزءً ـــ الرجل ماله: کچھ حاصل کرنا، کم کرنا. الإعدام: فقیری، محتاجگی.

(۱) ترجمہ:- میں مال کی قلت کو، محتاجی نہیں سمجھتا ہوں اور لیکن اس آدمی کی موت محتاجی ہے جس سے میں بھلائی حاصل کرتا تھا.

(۲) تحقیق لغات:- الأقارب: مفرد أقرب: قریبی رشتہ دار. حذاق: شاعر کے قبیلہ کا نام. الرؤوس: سردار. العظام: مفرد عظیم: بڑے، باوقار.

(۲) ترجمہ:- یعنی قبیلہ حذاق کے لوگ جو رشتہ دار تھے ہلاک ہوگئے، در اصل وہی لوگ بڑے سردار تھے.

(۱) فِيهِمْ لِلْمُلَائِنِينَ أَنَاةٌ وعُرَامٌ إِذَا يُرَادُ عُرَامٌ

(۲) فَعَلَى إِثْرِهِمْ تَسَاقَطُ نَفْسِي حسراتٍ، وَذِكْرُهُمْ لِي سَقَامٌ

(۱) تحقیق لغات :- (فیہم) ہم : کامرجع رجال ہے (ملائنین) مفردہا ملائن. سنجیدہ لوگ، نرمی برتنے والے لاینہ ملائنۃً دلیاناً: نرمی برتنا، ملاطفت کرنا، مہربانی سے پیش آنا، چاپلوسی کرنا (أناۃ) سنجیدگی، متانت، بردباری، وقار، صبر، مہلت، مادّہ (أنیٌ) ہے. تأنیٰ تانیاً — فی الأمر وبه : انکساری سے سلوک کرنا، انتظار کرنا، غور وفکر کرنا. و— الرجلَ: مہلت دینا. (عرام) بضم عین. بدخلقی، سخت مزاجی. عرم (ن) عَرْمًا — فلانًا: بدخلقی سے پیش آنا، شوخی کرنا. (یراد) واحد مذکر مضارع مجہول : ارادہ کیا جاتا ہے۔

(۱) ترجمہ :- ان میں سنجیدہ لوگوں کے لئے سنجیدگی ہے، اور ان کے ساتھ جب بدخلقی کا معاملہ کیا جائے تو پھر ان میں بدخلقی ہے۔ (۲) اعراب :- (فعلی) فاء تعلیلیہ (علی إثرهم) تساقط سے متعلق (تساقط) فعل (نفسی) فاعل (حسراتٍ) تمیز (وذکرهم) واؤ حرف عطف (ذکرهم) مبتدا، (لی) (سقام) سے متعلق (سقام) خبر.

(۲) تحقیق لغات :- إثر: پیچھے، نقش قدم ج آثار. تساقط: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ گرتی ہے، تساقط تساقطاً از (تفاعل) مسلسل گرنا، پے در پے گرنا. حسرات: مفردہا حسرۃ: افسوس، بیقراری، بےچینی — سقام: مرض، دکھ، ایسا مرض جو بدن میں ہوتا ہے، ج أسقام سقُم (ک) سقماً وسُقماً: مریض ہونا، دکھی ہونا۔

(۲) ترجمہ :- حسرت وافسوس سے میری جان ان کے پیچھے ہلکان ہو رہی ہے اور انکی یاد میرے لئے ایک لاعلاج مرض ہے۔

وقال ابو الطمحان القینی

(۱) وإنِّي مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمُ هُمُ إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ سَيِّدٌ قَامَ صَاحِبُهُ

(۲) نُجُومُ سَمَاءٍ، كُلَّمَا انْقَضَّ كَوْكَبٌ بَدَا كَوْكَبٌ تَأْوِي إِلَيْهِ كَوَاكِبُهُ

(۱) اعراب :- (إنی) إنّ : حرف تاکید یا ضمیر متکلم اسم (من) حرف جار متعلق خبر محذوف کائنٌ سے (القوم) مجرور موصوف (الذین) اسم موصول (ہم) اول مبتدا (ہم ثانی) خبر. مبتدا خبر ملکر صلہ. موصول صلہ ملکر صفت. دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے

(۱) تحقیق لغات :- قامَ: واحد مذکر غائب ماضی : مادّہ (قوم) مصدر (قیام) باب (ن) کھڑا ہونا. قامَ قیاماً: کھڑا ہونا، کھڑا رہ جانا، ایک جگہ گڑ جانا یا جم جانا و — علیہ: نگرانی کرنا و — لہ: تعظیم کرنا. و — بہ: ادا کرنا، انجام دینا. و — الیہ: ارادہ کرنا، استقبال کرنا. و — عنہ: ہٹ جانا۔ اعراض کرنا. (۱) ترجمہ :- بیشک میں اس قوم کا ایک فرد ہوں کہ وہ لوگ وہی ہیں (آپ اپنی نظیر ہیں) کہ جب ان میں کا کوئی سردار مرجاتا ہے تو اس کا ساتھی اسکی جگہ سنبھال لیتا ہے۔ (۲) اعراب :- (نجوم سماءٍ): خبر مبتدا محذوف کی یعنی ہم نجوم سماء (کلما) برائے ظرف کل: مضاف ما مصدریہ ظرفیہ (انقضّ) فعل (کوکب): فاعل. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ. تقدیر عبارت: کل وقت انقضاضِ کوکب. (بدا): کلما کا جواب. بدا: فعل. کوکب: فاعل. موصوف (تأوی الیہ الخ) صفت. (۲) تحقیق لغات :- انقضّ: واحد مذکر غائب ماضی. مادہ (قضض) ہے. ٹوٹا. تأوی: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ پناہ لیتی ہی، ٹھکانہ پکڑتی ہی. أوی الیہ إواءً: پناہ اور ٹھکانہ پکڑنا. (۲) ترجمہ :- وہ لوگ آسمان کے تارے ہیں، جب بھی کوئی تارہ ٹوٹتا ہے (کوئی سردار مرجاتا ہی) تو دوسرا ستارہ (سردار) جلوہ گر ہوجاتا ہی جسکی پناہ میں تمام دوسرے ستارے آجاتے ہیں۔ (یعنی قوم کا ہر فرد قیادت وسیادت کی صلاحیت رکھتا ہے)

(۱) أَضَاءَتْ لَهُمْ أَحْسَابُهُمْ وَوُجُوهُهُمْ دُجَى اللَّيْلِ حَتَّى نَظَّمَ الْجَزْعَ ثَاقِبُهْ

(۲) وَمَا زَالَ مِنْهُمْ حَيْثُ كَانُوا مُسَوَّدٌ تَسِيرُ الْمَنَايَا حَيْثُ سَارَتْ كَتَائِبُهْ

(۱) اعراب :- (أضاءت) : فعل. (لهم) فعل سے متعلق. (احسابہم) : فاعل معطوف علیہ (ووجوھھم) واو حرف عطف. (وجوہہم) معطوف. (دجی اللیل) : مضاف و مضاف الیہ ہوکر مفعول لہ. (حتی). برائے غایت. (نظم) : فعل (الجزع) : مفعول. (ثاقبہ) : فاعل.

(۱) تحقیق لغات :- اضارت : واحد مؤنث غائب ماضی از (اضارة) روشن کیا. أحساب : مفرد ہا حَسَبٌ : ذاتی لیاقت، خاندانی شرافت. دجی : مفرد ہا دُجْيَةٌ : سخت تاریکی، نَظَّمَ : واحد مذکر ماضی : پرو دیا، ترتیب دیا، درست کیا. نَظَّمَ تنظیماً اللولوَ : پرونا، و الشعرَ : موزون کرنا. و الأمرَ : درست کرنا۔ الجزع : مہرۂ یمانی. جو سیاہ و سفید (چتکبرا) ہوتا ہے، اس لئے کبھی اس سے آنکھ مراد لیتے ہیں. ثاقب : اسم فاعل : سوراخ کرنیوالا۔ (۱) ترجمہ :- ان کی ذاتی شرافت اور چہروں نے ان کے لئے رات کی تاریکیوں کو اس قدر روشن کر دیا کہ مہرۂ یمانی کو سوراخ کرنیوالے نے پرو دیا (یعنی وہ بدر کامل ہیں اور اپنی عزت و شہرت کی بدولت غیر یقینی حالت میں بھی ان ستم ظریفوں کیلئے منارۂ روشنی ہیں جو زندگی کی راہوں میں بھٹک رہے ہیں.

(۲) اعراب :- (مازال) فعل ناقص. (منہم) خبر مقدم. (حیث) برائے ظرف. (کانوا) : تامہ. (مسود) مازال کا اسم موصوف. (تسیر) فعل. (المنایا) : فاعل. (حیث) برائے ظرف تسیرُ سے متعلق. (سارت) : فعل (کتائبہ) : فاعل. تسیر المنایا الخ مسودٌ کی صفت. (۲) تحقیق لغات : مسوَّد : سردار. المنایا : مفرد ہا مَنِيَّةٌ : موت. کتائب : مفرد ہا کَتِيبَةٌ : فوجی دستہ. (۲) ترجمہ :- وہ جہاں کہیں بھی ہوں ان کا سردار انھیں میں سے ہوتا ہے، اسکی (سرداری) فوجیں جہاں کہیں چلتی ہیں ساتھ ساتھ موتیں بھی چلتی ہیں (یعنی ہماری بہادر قوم دشمن کے پرخچے اڑا دیتی ہے)

وقال آخر

(۱) لَا يُبْعِدِ اللّٰهُ قَوْمًا إِنْ سَأَلْتَهُمْ أَعْطَوْا وَإِنْ قُلْتَ يَا قَوْمِ انْصُرُوا نَصَرُوا

(۲) وَإِنْ أَصَابَتْهُمْ نَعْمَاءُ سَابِغَةٌ لَمْ يَبْطَرُوهَا، وَإِنْ فَاتَتْهُمْ صَبَرُوا

(۱) اعراب :- (لایبعد) فعل (اللہ) فاعل. (قوما) مفعول. (إن) حرف شرط (سألتهم) فعل شرط (یا قوم انصروا) قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے. (انصروا) فعل جزاء (إن سألتهم الخ) قوماً کی صفت ہے. (۱) تحقیق لغات :- لایبعد : واحد مذکر غائب مضارع نہی : نہ دور کرے، نہ ہلاک کرے. (لا یبعد اللہ) جملہ دعائیہ ہے. خدا اپنی رحمت سے دور نہ کرے (سألت) واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے مانگا، تم نے پوچھا. سأل (ف) سؤالاً و مَسْئَلةً : پوچھنا، مانگنا. سؤال دو معنی میں مستعمل ہو (۱) کسی چیز سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے. (۲) طلب مال کیلئے. جب آگاہی حاصل کرنے کے لئے استعمال ہو تو اسکا تعدیہ مفعول ثانی کی طرف کبھی بنفسہ ہوتا ہے جیسے سألتہ کذا. اور کبھی عن یا باء کے ساتھ ہوتا ہے جیسے سألتہ بکذا لیکن عن کے ساتھ زیادہ ہے جیسے (یسئلونك عن الروح) اور (یسئلونك عن الأنفال) وغیرہ. اور جب طلب مال کے لئے ہو تو متعدی بنفسہ ہوتا ہے جیسے (واسئلوا ما أنفقتم) اور (ولیسئلوا ما أنفقوا) وغیرہ.

(۱) ترجمہ :- خدا ان لوگوں کو اپنی رحمت سے دور نہ کرے کہ اگر تم ان سے مانگو تو وہ دیتے ہیں اور اگر ان سے کہو کہ لوگو! مدد کرو تو مدد کرتے ہیں. (۲) تحقیق لغات :- نعماء سابغة : نعمت کاملہ، کثیر دولت : لم یبطروا : جمع مذکر غائب ماضی : اترائے نہیں. بطر (ن) بطراً : اترانا، غرور کرنا.

(۲) ترجمہ :- اگر انھیں کثیر دولت حاصل ہو جائے تو گھمنڈ نہیں کرتے، اور اگر دولت جاتی رہے تو صبر و ضبط سے کام لیتے ہیں.

الکَاسِرُوْنَ عِظَامًا لاجُبُوْرَ لَهَا   وَالجَابِرُوْنَ فَأَعْلَى النَّاسِ مَنْ جَبَرُوْا

اعراب :- (الکاسرون) خبر مبتدا محذوف کی یعنی: هم الکاسرون: اسم فاعل، هم: ضمیر مستتر فاعل (عظامًا) مفعول بہ موصوف (لا جبور) صفت (لها) جبور کے متعلق. جملہ معطوف علیہ. (والجابرون) واو حرف عطف. الجابرون: معطوف. (فأعلى الناس) فاء: استینافیہ. أعلى الناس: مضاف و مضاف الیہ ہو کر خبر مقدم. (من) موصولہ. (جبروا) صلہ. موصول وصلہ ملکر مبتدا مؤخر۔

تحقیق لغات :- الکاسرون : جمع مذکر اسم فاعل: توڑنے والے. کسر (ض) کسرًا ـ العودَ: توڑنا ـ العسکرَ: فوج کو شکست دینا، و ـ من طرفہ: نظر نیچی کرنا. وفلانًا عن مرادہ: کسی کو مقصد سے پھیرنا. عظام: بکسر عین. مفرد ہا عَظْمٌ: (مص) ہڈی. عظم (ن) عظمًا ـ الکلبَ: کتے کو ہڈی کھلانا. و ـ الرجلَ: ہڈی پر مارنا. (جبور) (مص) ٹوٹنے کے بعد جڑنا. جبر (ن) جبورًا وجبرًا. العظمُ: ٹوٹی ہوئی ہڈی کا جُڑنا. و ـ جَبَارۃً العظمَ: ٹوٹی ہوئی ہڈی کا جوڑنا. الجابرون: جمع مذکر اسم فاعل: جوڑنے والے. جبروا: جمع مذکر غائب ماضی: ان لوگوں نے جوڑا. اصلاح کی.

معنیٰ :- هم الکاسرون العظام بحیث لا تلتئم ولا تقبلُ البرءَ و هم یفندون العظام المنکسرۃ ویصلحونها. ومن یقوم بالجبور والاصلاح فهو أعلى مقامًا من الناس.

ترجمہ :- وہ ہڈیوں کو اس طرح توڑنے والے ہیں کہ جُڑنے والی نہیں ہیں، اور وہی ان ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے والے ہیں، لہذا جو جوڑ دے وہی لوگوں میں بلند مرتبہ ہے

وقال علی بن الجهم

(۱) هِيَ النَّفْسُ مَا حَمَّلْتَهَا تَتَحَمَّلُ   وَلِلدَّهْرِ أَيَّامٌ تَجُوْرُ وَتَعْدِلُ
(۲) وَعَاقِبَةُ الصَّبْرِ الجَمِيْلِ جَمِيْلَةٌ   وَأَكْمَلُ أَخْلَاقِ الرِّجَالِ التَّحَمُّلُ

(۱) اعراب :- (هی) مبتدا اول (النفس) مبتدا ثانی. (ما) مفعول مقدم موصول (حملتها) صلہ. حملت: فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل. هاء: ضمیر مفعول مرجع النفس ہے (تتحمل) فعل هی: کی ضمیر مستتر فاعل مرجع النفس ہے. فعل وفاعل اور مفعول ملکر خبر (وللدهر) واو استینافیہ. للدهر: خبر مقدم (أیام) مبتدا مؤخر موصوف (تجور وتعدل) صفت

(۱) تحقیق لغات :- حمّلت : واحد مذکر حاضر: تو نے بوجھ ڈالا. بوجھ اٹھوایا. ما حمّلت: جتنا تم نے لادا، بار اٹھوایا، قوت برداشت پیدا کی، از (تفعیل) مادّہ (حَمْلٌ) ہے. وہ چیزیں جو باطن میں اٹھائی جاتی ہیں ان کے لئے. (حَمْلٌ) بفتح حاء استعمال ہوتا ہے. اور جو چیزیں پیٹھ پر لادی جاتی ہیں ان کے لئے (حِمْلٌ) بکسر حاء استعمال ہوتا ہے. تتحمّل: واحد مؤنث غائب مضارع از (تفعّل) برداشت کریگی، اٹھائیگی. تجور: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ ڈھلتی ہے، بدلتی ہے، ظلم کرتی ہے. جار (ن) جورًا ـ عن الطریق: راستہ سے ہٹنا. و ـ علیہ ظلم کرنا. تعدل: واحد مؤنث غائب ماضی: انصاف کرتی ہے، الگ ہو جاتی ہے. عدل (ض) عدلًا وعدالۃً: انصاف کرنا. ترجمہ(۱) :- تم نفس پر جو بار ڈالوگے، وہ اٹھالیگا، اور زمانہ کے کچھ ایسے دن ہیں جو ظلم بھی کرتے ہیں اور انصاف بھی (لہذا غم روزگار کو انگیز کرنے کے لیے نفس کو خوگر بنانا چاہیے کیونکہ زمانہ میں بڑے نشیب وفراز ہیں جو برابر گردش کرتے رہتے ہیں.

(۲) ترجمہ :- صبر جمیل کا انجام نیک ہے، اور مردوں کا کامل ترین اخلاق قوت برداشت ہے

(۱) وَلَا عَارَ إِنْ زَالَتْ عَنِ الْمَرْءِ نِعْمَةٌ ۔ وَلٰكِنَّ عَارًا أَنْ يَزُوْلَ التَّجَمُّلُ
(۲) وَمَا الْمَالُ إِلَّا حَسْرَةٌ إِنْ تَرَكْتَهُ ۔ وَغُنْمٌ إِذَا قَدَّمْتَهُ مُتَعَجَّلُ

---

(۱) **اعراب** :- (لا) نفی جنس (عار) اسم. خبر محذوف ہے. یعنی لاعار فیه (إن) حرف شرط (زالت) فعل شرط (عن المرء) زالت سے متعلق (نعمة) فاعل. فعل شرط کی جزاء محذوف ہے. جسپر لاعار دلالت کر رہا ہے. (ولکن) حرف استدراک (عارًا) اسم (أن یزول) أنْ : مصدریہ. یزول : فعل. (التجمل) فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر لکنّ کی خبر. یعنی : ولکنّ عارًا زوالُ التجمّل. (۱) **تحقیق لغات** :- عارٌ : رسوائی، شرم، عیب، غیرت، ننگ، گالی، ہر ایسا قول یا فعل جو انسانیت کیلئے معیوب ہو. مادہ (عَیْرٌ) ہے. عار (ض) عَیْرًا — فلانًا : عیب لگانا، شرم دلانا. نعمة : ناز و نعمت، دولت. ج نِعَمٌ. التجمّل : زیبائش، شان و شوکت، مصائب زمانہ پر صبر کرنا اور حرف شکایت زبان پر نہ لانا. (۱) ترجمہ :- انسان کی اگر دولت چھن جائے تو کوئی عیب کی بات نہیں، ہاں حسن صبر کا زوال عیب کی بات ہے

(۲) تحقیق لغات :- حسرةٌ : افسوس، بیقراری. غنم : غنیمت. قدّمت : واحد مذکر حاضر ماضی تم نے آگے بھیجا، آگے کر دیا، پیش کر دیا. قدّم تقدیمًا : پیش کرنا، آگے بڑھانا، و — یمینًا : حلف اٹھانا — دبین یدیه : کسی کے آگے آنا. و — الیه بکذا : کسی کو کوئی کام کرنیکا حکم دینا. متعجّل : اسم مفعول از (تفعّل) یہ غُنْمٌ کی صفت ہے. بمعنی : ایسی غنیمت جس کے حاصل کرنے میں جلدی کی گئی ہو

(۲) ترجمہ :- اگر تم (مرکر) مال چھوڑ گئے تو سوائے حسرت و افسوس کے کچھ نہیں ہے، اور جب تم اسے پہلے (زندگی) خرچ کر دوگے تو یہ ایک ایسی غنیمت ہے جو جلد حاصل کر لی گئی ہے (کیونکہ جو مال پسندیدہ راہوں میں خرچ کر دیا وہ آخرت کا بہترین سرمایہ ہو گیا اور جو ترکہ بن گیا وہ نہ جانے کن راہوں میں خرچ ہو)

وَلَمَّا أَنْشَدَ[١] إِبْنُ الْجَهْمِ هٰذِهِ الْأَبْيَاتَ الْمُتَوَكِّلَ كَانَ فِيْ يَدَيْهِ جَوْهَرَتَانِ فَأَعْطَاهُ الَّتِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ، فَأَطْرَقَ مُتَفَكِّرًا فِيْ شَيْءٍ يَقُوْلُهٗ لِيَأْخُذَ الَّتِيْ فِيْ يَسَارِهٖ فَقَالَ مَا لَكَ مُفَكِّرًا إِنَّمَا تُفَكِّرُ فِيْمَا تَأْخُذُ بِهِ الْأُخْرٰى خُذْهَا لَا بُوْرِكَ لَكَ فِيْهَا.

---

[١] اور جب ان اشعار کو ابن جہم نے متوکل کو سنایا اس حال میں کہ اس کے (متوکل) دونوں ہاتھوں میں دو گوہر تھے، چنانچہ اس کے داہنے ہاتھ میں جو گوہر تھا اس کو (ابن جہم) بخش دیا. پھر ابن جہم سر جھکا کر کسی ایسی چیز کے بارے میں سوچنے لگا جس کو پیش کر کے اس گوہر کو بھی حاصل کرلے جو اس کے (متوکل) بائیں ہاتھ میں تھا. تو متوکل نے کہا کہ کیا سوچ رہے ہو؟ یہی نہ کہ دوسرا گوہر بھی تم حاصل کر لو، اچھا اسے بھی لے جاؤ، اس میں تمھیں برکت نہ دی جائے.

وقال عبید بن العرندس الکلابی

وَكَانَ قَصَدَ[٢] ثَلٰثَةَ إِخْوَةٍ مِنْ غَنِيٍّ مُقِلِّيْنَ فَامْتَدَحَهُمْ فَجَعَلُوْا لَهٗ عَلَيْهِمْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ذَوْدًا فَكَانَ يَأْتِيْ وَيَأْخُذُ الذَّوْدَ.

---

[٢] عبید غطفانی قبیلہ غنیٰ کے تین تنگدست بھائیوں کے پاس گیا اور ان کی مدح سرائی کی، تو ان لوگوں نے عبید کے لئے ہر سال چند اونٹ دینے کا ذمہ لے لیا، چنانچہ وہ آتا تھا اور اونٹوں کو لے لیتا تھا.

(۱) بَلْ أَیُّهَا الرَّاكِبُ الْمُفْنِیْ شَبِیْبَتَهٗ یَبْكِیْ عَلٰی ذَاتِ خَلْخَالٍ وَّأَسْوَارٍ

(۲) حَبِّرْ ثَنَاءَ بَنِیْ عَمْرٍو فَإِنَّهُمْ أُولُوْ فُضُوْلٍ وَّأَنْفَالٍ وَّأَخْطَارٍ

(۱) اعراب:- (بل) حرف اضراب (أیّها) أیّ: موصوف لفظی ها: حرف تنبیہ۔ (الراکب) موصوف منادیٰ (المفنی شبیبتہ) صفت اول۔ (یبکی علیٰ ذات خلخال وأسوار) صفت ثانی۔

(۱) تحقیق لغات:- الراکب: صیغہ اسم فاعل، سوار۔ ج رکاب۔ المفنی: اسم فاعل، فنا کرنیوالا، ہلاک کرنیوالا۔ شبیبتہ: جوانی، بلوغ سے لیکر تقریباً تیس۳۰ تک شبیبتہ کا اطلاق ہوتا ہے، ہر چیز کا ابتدائی حصہ جیسے (شباب النہار) ج شبیبات۔ ذات: والی، صاحب۔ ذو کا مؤنث ہے۔ خلخال: پازیب، چھاگل۔ ج خلاخیل۔ أسوار: بضم ہمزہ: کنگن۔ ج أسورۃ وأساورۃ

(۱) ترجمہ:- اے وہ سوار جو پازیب وکنگن والی پر آنسو بہا کر اپنی جوانی برباد کر رہا ہے (یعنی عورتوں کے عشق میں اپنی بیش قیمت جوانی گھلا رہے ہو، چھوڑ د اس بیہودہ چیز کو کہ اس کا انجام سوائے حسرت کے اور کچھ نہیں ہے) (۲) اعراب:- (حبّر) جواب ندا۔ فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل، (ثناء بنی عمرو) مفعول (فإنّهم) فاء تعلیلیہ۔ إنّ: حرف تاکید (هم) اسم۔ (أولو فضول وأنفال وأخطار) معطوف ومعطوف علیہ ملکر خبر اول۔ (۲) تحقیق: حبّر: فعل واحد مذکر امر: تم آراستہ کرو، سجاؤ، مزین کرو۔ حبّر تحبیراً: الکلام أو الشعر: کلام یا شعر کا عمدہ بنانا، فضول: مفرد ہا فضل: بخشش، بزرگی، دانائی، مہربانی، زیادتی۔ أنفال: مفرد ہا: نَفَلٌ۔ بفتح فاء جس کے معنی اصل میں زیادتی کے ہیں اسی لئے فرض سے زائد نماز کو نافلہ کہتے ہیں۔ پھر یہ لفظ عطیہ اور بخشش کے معنی میں حقیقت بنکر استعمال ہونے لگا۔ کیونکہ بخشش بھی ایک تبرع اور احسان ہی ہے کوئی لازمی چیز نہیں ہے۔ أخطار۔ مفرد ہا خطر: بفتح طاء: قدر، جاہ، عظمت، بزرگی

ترجمہ:- بنو عمرو کی تعریف کرو کیونکہ وہ فضل وکمال، داد ودہش اور جاہ وحشمت کے مالک ہیں۔

هَیْنُوْنَ لَیْنُوْنَ أَیْسَارٌ ذَوُوْ كَرَمٍ سُوَّاسُ مَكْرُمَةٍ أَبْنَاءُ أَیْسَارٍ

اعراب:- (هینون) إنّ کی خبر ثانی۔ (لینون) خبر ثالث (أیسار) خبر رابع (ذو کرم) خبر خامس (سواس مکرمۃ) خبر سادس، (أبناء أیسار) خبر سابع۔

تحقیق لغات:- هینون: مفرد ہا هینٌ: نرم مزاج، سنجیدہ، باوقار، کمزور، ذلیل، آسان۔ مادّہ (هون) (لینون) مفرد ہا لینٌ: نرم اخلاق۔ أیسار: مفرد ہا یَسَرٌ: بفتح یاء وسین: جُوا کھیلنے والے یسر (ض) یَسْرًا: جوا کھیلنا۔ ذوو: مفرد ہا ذو: صاحب، والا، اسمائے مکبّرہ میں سے ہے جب اسکی تصغیر نہ ہو اور یاء متکلم کی طرف مضاف نہ ہو تو حالت رفع میں واو کے ساتھ اور حالتِ نصب میں الف کے ساتھ اور حالت جر میں یاء کے ساتھ ہوگا جیسے ذو، ذا، ذی۔ اور ہمیشہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے اسم ضمیر کی طرف نہیں۔ ذو اور صاحب ہم معنی ہیں لیکن ذو کے وصف میں صاحب کے وصف کی بہ نسبت زیادہ بلاغت ہے، اور اس کے ذریعہ اضافت میں زیادہ شرف ہے، کیونکہ ذو تابع کی طرف مضاف ہوتا ہے اور صاحب متبوع کی طرف، چنانچہ ابوهریرہ، صاحب النبی بولتے ہیں النبی صاحب ابی هریرہ نہیں بولتے ہیں۔ اور ذو المال اور ذو العرش میں اضافت تابع کی طرف ہے متبوع کی طرف نہیں۔ سُوّاس: مفرد ہا سائس: انتظام کرنیوالا، نظم ونسق چلانیکی تدبیر کرنیوالا۔ مادّہ (سوس) ہے ساس (ن) سیاسةً ـــ القومَ: قوم کے امور کی تدبیر کرنا و ـــ الأمرَ: انتظام کرنا ـــ مکرمۃ: بفتح میمین وضم راء: اچھے کردار، بزرگی۔ أیسارٌ اور أبناء أیسار سے کنایۃً مالدار اور دولت مند مراد لیا ہے

ترجمہ:- وہ سنجیدہ فکر، نرم مزاج، جواباز، اہل سخا، اچھے کردار کو رواج دینے والے اور جواباز کے بیٹے ہیں۔ (یعنی ظاہری وباطنی خوبیوں سے آراستہ ہیں)

(۱) فِيهِمْ وَمِنْهُمْ يُعَدُّ الْمَجْدُ مُتَّلِدًا   وَلَا يُعَدُّ ثَنَا خِزْيٍ وَلَا عَارِ
(۲) لَا يَظْعَنُونَ عَلَى الْعَمْيَاءِ إِنْ ظَعَنُوا   وَلَا يُمَارُونَ إِنْ مَارَوْا بِإِكْثَارِ

(۱) اعراب :- (فیہم) یعدّ کا متعلق اول. (ومنہم) متعلق ثانی. (یُعَدُّ) فعل (المجدُ) نائب فاعل (متلدًا) مفعول، فعل اپنے نائب فاعل ومفعول اور متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ.

(۱) تحقیق لغات :- یعدّ : صیغہ واحد مذکر غائب مضارع مجہول : سمجھا جاتا ہے، شمار کیا جاتا ہے عدّ (ن) عدًّا و تَعْدادًا : سمجھنا، شمار کرنا۔ جب شمار کرنے کا معنی ہو تو اس کا تعدیہ ایک مفعول کی طرف ہوگا، اور جب سمجھنا اور گمان کرنے کا معنی ہو تو تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے (عَدَدْتُ خَالِدًا فَاضِلًا) میں نے خالد کو فاضل سمجھا. متلدًا : اسم فاعل از (افتعال) مادّہ وَلدٌ ہے، پیدا ہونیوالی. ثناء : مدح، تعریف، خیر ج أثنية. خزی : رسوائی، بدنامی. ج خزایا. عار : شرم، حیا، عیب، رسوائی.

(۱) ترجمہ :- سمجھا جاتا ہے کہ شرافت وبزرگی انھیں میں ہے اور انھیں سے جنم لیتی ہے اور ان میں ذلت وخواری کی کوئی بات نہیں پائی جاتی.

(۲) تحقیق لغات :- لایظعنون : جمع مذکر غائب مضارع : وہ سفر نہیں کرتے ہیں. ظعن (ف) ظعنا وظُعونا : چلنا، سفر کرنا بولا جاتا ہے (ظعنوا عن دیارھم) اپنے علاقوں سے کوچ کرگئے. العمیاء : ناقۃ : محذوف کی صفت ہے. اندھی اونٹنی. لایمارون : جمع مذکر غائب مضارع منفی : وہ جھگڑا نہیں کرتے ہیں. ماری ممارَاۃً ومراءً از (مفاعلۃ) باہم جھگڑنا، جھگڑنے میں ضد کرنا. اِکثار : بمعنی کثیر، زیادہ.

(۲) ترجمہ :- اگر وہ سفر کرتے ہیں تو اندھی اونٹنی پر سفر نہیں کرتے (انجام سے بے خبر ہوکر قدم نہیں اٹھاتے) اور اگر باہم الجھتے ہیں تو زیادہ نہیں الجھتے (یعنی بازاری اور گرے پڑے لوگوں میں سے نہیں ہیں)

فَإِنْ تَلَيَّنْتَهُمْ لَانُوا وَإِنْ شُتِمُوا   كَشَفْتَ أَذْمَارَ حَرْبٍ غَيْرَ أَغْمَارِ

(۱) اعراب :- تَلَيَّنْتَ : واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے نرمی اختیار کی، خوشامد کی. از (تفعل) مادّہ (لین) تليّن تليُّنًا۔ الشئُ : نرم ہونا. و۔ لِفُلانٍ : خوشامد کرنا، چاپلوسی کرنا. لانوا : جمع مذکر غائب ماضی : انھوں نے نرمی اختیار کی، ڈھیلے پڑگئے. لان (ض) لِينًا ولِيانًا : نرم پڑنا و۔ له : نرمی سے پیش آنا. شُتموا : جمع مذکر غائب ماضی مجہول : گالی دیئے گئے. إِنْ شُتِمُوا : اگر ان کی غیرت للکاری گئی. کشفت : واحد مذکر حاضر ماضی : تونے کھولا، ظاہر کیا. کشف (ض) کشفًا۔ الشیٔ وعن الشیٔ : کھولنا، واضح کرنا، پردہ اٹھانا، ننگا کرنا، دور کرنا. أذمار : مفرد ہا ذَمِرٌ : بفتح ذال وبکسر میم و ذِمْرٌ : بکسر ذال وسکون میم و ذِمِرٌّ : بکسر ذال ومیم وتشدید راء و ذمیر : بمعنی تجربہ کار بہادر. أغمار : مفرد ہا غُمْرٌ : بتثلیث غین وسکون میم. ناتجربہ کار، نادان، جاہل، اناڑی، بیوقوف. غَمُرَ (ک) غمارةً وغُمورةً ـ الرجل نادان اور جاہل ہونا.

(۱) ترجمہ :- اگر تو ان کی خوشامد کریگا تو وہ تیرے لئے نرم ہیں اور اگر ان کی مذمت کی جائے (یعنی اگر تو ان کی غیرت للکارے گا) تو ایسے آزمودہ کار بہادروں کو کھولیگا، جو اناڑی نہیں ہیں (یعنی نرمی کا جواب نرمی سے اور سختی کا جواب سختی سے دیتے ہیں)

معنیٰ :- إن أظهرت لهم التملق تجد اللين والخضوع وإن شتمتهم وأثرت حفيظتهم تبيّن لك أنهم من الشجعان الذين مارسوا الحروب وداوموا فيها.

(۱) إن يُسألوا العُرفَ يُعطوهُ وإن جُهِدُوا   فالجُهدُ يَكشِفُ مِنهُم طِيبَ أخيارِ
(۲) مَن تَلقَ منهم تَقُل لاقيتُ سيّدَهم   مثلَ النجومِ الّتي يَسرِي بها السّارِي

(۱) تحقیق لغات:- إن یسألوا: جمع مذکر غائب مضارع مجہول مجزوم بإنْ: اگر ان سے مانگا جائے (له علیّ الف عُرفًا) کہا جاتا ہے احسان، نیکی، عطیہ، بھلائی، بخشش، العرف: از (ن) اس کے میرے اوپر ہزار احسان ہیں۔ یعطوا: جمع مذکر مضارع مجزوم بجزاء إن: عطا کرتے ہیں، دیتے ہیں از (افعال) جھدوا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول، مشقت میں پڑ گئے، رنج و غم میں مبتلا ہو گئے۔ جُھِدَ جھدًا: جبکہ مجہول ہو۔ مشقت میں پڑنا، غمگین ہونا۔ الجھد: رنج و غم، مشقت، کوشش، طیب: عمدہ، خوشگوار، اچھی، پاکیزہ۔

(۱) ترجمہ: اگر ان سے بخشش مانگی جائے تو عنایت کرتے ہیں، اور اگر وہ مشقت میں (تنگدستی میں) ہوں تو مشقت بھی ان سے اچھی باتوں کو ظاہر کرتی ہے (یعنی باوجود عسرت و تنگدستی کے سائل کو جھڑکتے نہیں بلکہ (وأمّا السّائل فلا تنھر) پر عمل کرتے ہوئے بڑی خوش اسلوبی سے کوئی میٹھی بات کہکر سائل کو ٹال دیتے ہیں۔

(۲) تحقیق لغات:- تلق: واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بمَنْ شرطیہ: تم ملوگے، ملاقات کروگے۔ از (س) یسری: واحد مذکر غائب مضارع: وہ چلتا ہے، رات میں چلتا ہے سری (ض) سُریً وسریة: رات میں چلنا۔ السّاری: اسم فاعل۔ رات میں چلنے والا ج سُراة۔

(۲) ترجمہ: ان میں سے جس کسی سے بھی تو ملے گا تو یہی کہے گا کہ میں ان کے سردار سے ملا ہوں (اس لئے کہ وہ لوگ) ان ستاروں کی مانند ہیں جن کی مدد سے رات کا مسافر چلتا ہے (راستہ پاتا ہے، غرضیکہ ان میں کا ہر فرد رہنما اور قائد کی حیثیت رکھتا ہے)

(۱) قد عِشتُ في النّاسِ أطوارًا على طُرُقٍ   شتّى وقاسيتُ فيها اللّينَ والفَظَعَا
(۲) كُلًّا بلوتُ فلا النَّعماءُ تُبطِرُني   ولا تخشّعتُ مِن لأوائِها جَزَعَا

(۱) تحقیق لغات:- قد عشتُ: واحد متکلم ماضی قریب۔ میں نے زندگی بسر کی۔ عاش (ض) عیشة وعیشًا: زندگی گذارنا۔ أطوارًا: مفرد ہا طور: ڈھنگ، وضع، طریقہ، ایک مرتبہ۔ طرق: مفرد ہا طریق: راستہ۔ شتّٰی: مفرد ہا شتیتٌ۔ طرح طرح، جدا جدا، مختلف، متفرق، پراگندہ۔ طرق شتّٰی: موصوف وصفت۔ مختلف راستے۔ قاسیتُ: واحد متکلم ماضی۔ میں جھیلا، سامنا کیا۔ قاسٰی مقاساةً از (مفاعلة) رنج والم جھیلنا، تکلیف ومصیبت اٹھانا، دکھ سہنا۔ الفظعا: الف اشباع کا ہے: سختی، کرختگی، درشتی۔

(۱) ترجمہ:- میری زندگی کے احوال لوگوں میں مختلف طریقے گذرے، اور ان میں مجھے نرمی وسختی دونوں ہی اٹھانی پڑی۔

(۲) تحقیق لغات:- بلوتُ: واحد متکلم ماضی۔ میں نے آزمایا۔ بلٰی (ن) بَلْوًا وبَلاءً: آزمائش کرنا، تجربہ کرنا، امتحان لینا۔ النعماء: نعمت، دولت، خوشحالی۔ تبطر: واحد مؤنث غائب مضارع: گھمنڈ پیدا کرتی ہے۔ از (افعال) تخشّعتُ: واحد متکلم ماضی۔ میں عاجز ہوا، میں نے فروتنی اختیار کی۔ تخشّع تخشّعًا: از (تفعّل) عاجزی خاکساری اور فروتنی ظاہر کرنا۔ لأواء: اسم ہے۔ رنج وغم، سختی۔ ألأوٰی إلأواءً: از (افعال) رنج وغم میں مبتلا ہونا۔ جزع بفتح جیم وزاء: گھبراہٹ، خوف، بیقراری۔

(۲) ترجمہ:- میں نے ہر ایک (نرمی اور سختی) کی آزمائش کی تو نہ نعمت مجھ میں گھمنڈ پیدا کرتی ہے اور نہ ہی رنج وغم سے گھبرا کر کمزور پڑتا ہوں (یعنی ناداری اور تونگری دونوں حالتوں میں اپنی اخلاقی سطح سے نیچے نہیں اترتا ہوں)

وَلَا أُضِيقُ بِهِ ذَرْعًا إِذَا وَقَعَا
لَا يَمْلَأُ الْهَوْلُ صَدْرِي قَبْلَ مَوْقِعِهِ

تحقیق لغات :- لایملأ : واحد مذکر غائب مضارع منفی : نہیں بھرتا ہے. ملأہ (ف) ملأً وملأۃ : بھرنا، پُر کر دینا. و — الاناءَ ماءً و بالماء : برتن کو مکمل پُر کر دینا. بولا جاتا ہے (نظرتُ الیہ فملأت منہ عینی) میں نے اسکو دیکھا تو اس کا منظر بھلا معلوم ہوا. ملأ علیہ الارض : اسپر زمین تنگ کر دی. الھول : خوف، ڈر. ج أھوال. صدر : سینہ، چھاتی، ہر چیز کا شروع، ہر چیز کا سامنے سے اوپر کا حصہ. صدر القوم : قوم کا سردار، ج صدور. موقع : مصدر میمی : گرنا، واقع ہونا، پڑنا. وقع (ف) وقوعاً — الشیءَ من الید : گرنا و — الحق : ثابت ہونا و — القول علیھم : واجب ہونا. لا أضیق : واحد متکلم مضارع منفی : میں تنگ نہیں ہوتا ہوں. ضاق (ض) ضیقًا : تنگ ہونا. مادّہ (ضَیقٌ) ہے ضیق : وسعت کی ضد ہے اور عموماً فقر و فاقہ، رنج و غم اور بخل وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے ارشاد باری ہے (ضاق بھم ذرعاً) ان سے عاجز ہوگیا اور (وضائقٌ بہ صدرك) اور تنگ ہوگا اس سے تیرا جی (ویضیق صدری) اور رک جاتا ہے میرا جی (ضاقت علیھم الارض بما رحُبت) تنگ ہوگئی ان پر زمین باوجود کشادہ ہونے کے (لا أضیق بہ ذرعاً) میں تنگ نہیں ہوتا ہوں، عاجز نہیں ہوتا ہوں.

ترجمہ :- خطرہ اپنے وقوع سے پہلے میرا سینہ نہیں بھرتا ہے، اور جب خطرہ واقع ہوجاتا ہے تو میں اس سے عاجز نہیں ہوتا ہوں (بلکہ مردانہ وار اس کا مقابلہ کرتا ہوں)

وقال الحسین بن المطیر الأسدی

(۱) وَقَدْ تَغْدِرُ الدُّنْيَا فَيُضْحِي غَنِيُّهَا فَقِيرًا وَيَغْنَى بَعْدَ بُؤْسٍ فَقِيرُهَا
(۲) فَلَا تَقْرَبِ الْأَمْرَ الْحَرَامَ فَإِنَّهُ حَلَاوَتُهُ تَفْنَى وَيَبْقَى مَرِيرُهَا

(۱-۲) اعراب :- (قد) حرف تحقیق. (تغدر) فعل. (الدنیا) فاعل (فاء) تعلیلیہ (یضحی) فعل ناقص (غنیھا) اسم. (فقیرًا) خبر. (واؤ) حرف عطف (یغنی) فعل. (بعد بؤس) یغنی سے متعلق (فقیرھا) فاعل. (لا تقرب) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الأمر) مفعول بہ موصوف. (الحرام) صفت (فإنہ) فاء تعلیلیہ. إنّ: حرف تاکید. ھاء: ضمیر اسم. (حلاوتہ) مبتدا، (تفنیٰ) خبر. جملہ انّ کی خبر ہے (ویبقیٰ) واؤ: حرف عطف یبقیٰ فعل (مریرھا) فاعل.

(۱) تحقیق لغات :- تغدر : واحد مؤنث غائب مضارع : دھوکہ دیتی ہے، بیوفائی کرتی ہے. غدر (ن ض) غدرًا وغدرانًا — الرجلَ وبہ : خیانت کرنا، بیوفائی کرنا. یضحی : واحد مذکر غائب مضارع. افعال ناقصہ میں سے ہے : ہوجاتا ہے. یغنی : واحد مذکر غائب مضارع : مالدار ہوتا ہے. غنی (س) غِنیً وغناءً وغُنیانًا : مالدار ہونا. و — بالشیٔ من غیرہ : اکتفا کرنا. بؤس : محتاجی، رنج، شدت، دکھ، فقر وفاقہ ج أبؤس، بؤسیٰ. (۱) ترجمہ :- دنیا خیانت کرتی ہے چنانچہ اسکا (دنیا کا) مالدار محتاج ہوتا ہے، اور اس کا محتاج فقر و فاقہ کے بعد مالدار ہوجاتا ہے (یہ زمانے کے نشیب فراز ہیں جو برابر گردش کرتے رہتے ہیں اسلئے دنیا کی کسی حالت پر تکیہ نہ کر کے اپنے حقیقی انجام کو خوشگوار بنانے کیلئے اپنی ساری توانائی مرکوز کر دینی چاہئے) (۲) تحقیق لغات :- لاتقرب : واحد مذکر حاضر نہی : تو قریب نہ جا. حلاوۃ : مٹھاس، شیرینی، مزہ، لطف. مریر : تلخی، کڑواپن. (۲) ترجمہ :- لہذا حرام کام کے قریب نہ پھٹکو (اگرچہ) اسمیں حظ نفس ہے مگر عارضی ہے اور انجام خراب ہے) کیونکہ اسکی مٹھاس ختم ہوجاتی ہے اور تلخی باقی رہجاتی ہے

فَكَمْ قَدْ رَأَيْنَا مِنْ تَكَدُّرِ عِيشَةٍ وَأُخْرَىٰ صَفَا بَعْدَ اكْدِرَارٍ غَدِيرُهَا

اعراب :۔ (فكم) فاء: تفصیلیہ. كم: ممیز مبتداء (قد رأينا) خبر. (من تكدر عيشة) تمیز. (وأخرىٰ) واو: حرف عطف. أخرىٰ: اصل میں عيشة أخرىٰ ہے، موصوف وصفت ملکر کے مبتداء. (صفا) فعل (بعد اكدرار) فعل سے متعلق (غديرها) فاعل. فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر.

تحقیق لغات :۔ تكدّر: مصدر از (تفعّل) مادّہ (كدر) ہے: گدلا ہونا، مکدّر ہونا، دھندلا ہونا، میلا ہونا، پراگندہ ہونا، کِرکِرا ہونا، تاریک ہونا. تكدر العيش: زندگی کی پراگندگی، کِرکِرا پن. صفا: واحد مذکر غائب ماضی: صاف ہوا. صفا (ن) صفواً وصفاءً: صاف ہونا. إكدرار: مصدر از (افعلال) مادّہ (كدر) ہے: میلا ہونا، گدلا ہونا. غدير: تالاب، جھیل، حوض. ج غُدران.

معنیٰ :۔ فكثيرا ما رأينا من عِيشَةٍ مُكَدَّرَةٍ وَتَلَقَّيْنَا مَا يُكَدِّرُ حَيَوتَنَا مِنَ الْفَقْرِ وَالْبُؤْسِ وَلٰكِنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا حَتّٰى تَغَيَّرَتْ أَوْضَاعُنَا ثُمَّ رَأَيْنَا أَنَّ غَدِيرَهَا الَّذِي كَانَ مَاءُهُ كَدِرًا، قَدْ صَفَا وَخَلُصَ عَنِ الْمَوَادِّ الْمُتَكَدِّرَةِ، أَيْ طَابَتْ حَيَوتُنَا.

ترجمہ :۔ زندگی کی کتنی پراگندگی کو میں نے دیکھا، اور پھر اس کا (زندگی کا) حوض پراگندگی کے بعد صاف ہوگیا (یعنی زندگی خوشگوار ہوگئی، لہذا زندگی کی خوشحالی اور پراگندگی یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، جبتک زندگی ہے اس انقلاب سے دوچار ہونا ہے، نگاہ ہمیشہ اصلی مقصد پر مرکوز ہونی چاہئے)

---

(۱) وَمَنْ يَتَّبِعْ مَا يُعْجِبُ النَّفْسَ لَمْ يَزَلْ مُطِيعًا لَهَا فِي فِعْلِ شَيْءٍ يَضِيرُهَا

(۲) فَنَفْسَكَ أَكْرِمْ عَنْ أُمُورٍ كَثِيرَةٍ فَمَا لَكَ نَفْسٌ بَعْدَهَا تَسْتَعِيرُهَا

(۱) اعراب : (ومن) واو: استینافیہ. مَن: شرطیہ مبتداء (يتبع) فعل. هو: کی ضمیر مستتر فاعل (ما) مفعول بہ موصول. (يعجب النفس) صلہ. (لم يزل) جزا. هو: کی ضمیر مستتر اسم (مطيعًا) خبر (لها) اور (في) مطيعاً سے متعلق (فعل) مضاف (شئ) مضاف الیہ موصوف. (يضيرها) صفت. (۱) تحقیق لغات :۔ يتّبع: واحد مذکر غائب مضارع. وہ پیروی کرتا ہے، اتباع کرتا ہے. إتّبع إتّباعًا از (افتعال) مادّہ (تبع) ہے: پیروی کرنا، اتباع کرنا، قدم بہ قدم چلنا. يعجب: واحد مذکر غائب مضارع: وہ بھلا لگتا ہے، اچھا لگتا ہے. از (افعال) أعجبه إعجاباً: بھلا لگنا، تعجب میں ڈالنا. أعجب بالشئ: خوش ہونا. يضير: واحد مذکر غائب مضارع: نقصان پہونچاتا ہے. ضاره ضيرًا۔ الأمرُ: نقصان پہونچانا. (۱) ترجمہ :۔ جو شخص خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتا ہے وہ ہمیشہ اس کام کو کرنے میں نفس کا فرمانبردار ہوتا ہے جو خود اسی (نفس) کو نقصان پہنچاتا ہے. (۲) تحقیق لغات :۔ أكرم: واحد مذکر حاضر امر: تو عزت کر، تعظیم کر. از (افعال) جب اسکا صلہ عن ہو تو معنی ہوگا، بچانا، پرہیز کرنا. جیسا اس شعر میں استعمال ہوا ہے. تستعير: واحد مذکر حاضر مضارع: تم عاریت پر لیتے ہو، اُدھار لیتے ہو. از (استفعال) مادّہ (عور) ہے إستعارَ الشيءَ مِنْ فُلانٍ، وإستعارَ فُلانًا الشيءَ: کسی سے عاریت پر طلب کرنا، ادھار مانگنا. (۲) ترجمہ :۔ بہت سی چیزوں سے اپنے نفس کو بچاؤ کیونکہ اس نفس کے بعد کوئی دوسرا نفس تم کو عاریت پر نہیں مل سکتا. (کہ تم ماضی کی سہل انگاریوں، کوتاہیوں اور خرابیوں کی تلافی کر سکو)

قال عبد الصمد بن المعذل

(۱) تَکَلَّفُنِیْ إِذْلَالَ نَفْسِیْ لِعِزِّهَا — وَهَانَ عَلَیْهَا أَنْ أُهَانَ لِتُکْرَمَا
(۲) تَقُوْلُ سَلِ الْمَعْرُوْفَ یَحْیَی بْنَ أَکْثَمٍ — فَقُلْتُ سَلِیْهِ رَبَّ یَحْیَی بْنِ أَکْثَمَا

(۱) تحقیق لغات:۔ تکلفنی : واحد مؤنث غائب مضارع : وہ مجبور کرتی ہے، تکلیف دیتی ہے،
پابند بناتی ہے. کَلَّفَهٗ تکلیفاً : ایسے کام کی طرف تکلیف دینا جو نفس پر گراں اور دشوار
ہو. تکلفنی : یں ھی کی ضمیر مستتر کا مرجع شاعر کی بیگم کو مان لو یا اس کے نفس کو، معنیٰ
دونوں صورت میں صحیح ہوگا. إذلال : ذلیل کرنا. از (افعال) أَذَلَّهٗ إِذْلَالًا : ذلیل کرنا
توہین کرنا. مادّہ (ذُلّ) ہے. هَانَ : واحد مذکر غائب ماضی : از (ن)، مادّہ (ھون) ہے
ذلیل ہوا، ہلکا ہوا. أُهان : واحد متکلم مضارع مجہول منصوب بأن. از (افعال) میں ذلیل
کیا جاؤں، میری توہین کی جائے. تکرما : واحد مؤنث غائب مجہول منصوب بتقدیر أنْ
بعد لام. وہ معزز ہوجائے، اسکی تعظیم کیجائے. الف : اشباع کا ہے.

(۱) ترجمہ :۔ وہ (نفس) اپنی عزت کیلئے مجھے اپنی ذات کو ذلیل کرنے پر مجبور کرتا ہے، اور اسکے
لئے یہ معمولی بات ہے کہ اس کی تعظیم کے لئے میں ذلیل کیا جاؤں. (نفس کا تقاضا ہمیشہ ذلت کی
طرف لیجاتا ہے) (۲) تحقیق لغات :۔ تقول : واحد مؤنث غائب مضارع .
اسمیں ضمیر مستتر کا مرجع وہی ہے جو تکلفنی کا ہے. سل : واحد مذکر امر : تو مانگ. المعروف :
بخشش، مال، بھلائی، احسان. یحیی بن أکثم : ہارون رشید کا وزیر جو علوم و معارف
سے مزین اور بڑے فضل و کمال اور جود و سخا سے آراستہ تھا. سَلِیْهِ : واحد مؤنث حاضر امر

(۲) ترجمہ :۔ چنانچہ کہتا ہے کہ یحییٰ ابن اکثم سے بخشش مانگ، تو میں اس سے کہتا ہوں کہ یحییٰ
بن اکثم کے رب سے مانگ (کیونکہ وہ سب کا پالنہار ہے اس سے مانگنے میں کوئی ذلت نہیں)
اسی نے تو یحییٰ ابن اکثم کو بھی دیا ہے)

وقال آخر

(۱) إِذَا ضَیَّقْتَ أَمْرًا ضَاقَ جِدًّا — وَإِنْ هَوَّنْتَ مَا قَدْ عَزَّ هَانَا
(۲) فَلَا تَهْلِكْ لِشَیْءٍ فَاتَ یَأْسًا — فَکَمْ أَمْرٍ تَصَعَّبَ ثُمَّ لَانَا

(۲) اعراب :۔ (فلا تهلك) فا تعلیلیہ. لا تهلك : فعل. أنتَ کی ضمیر مستتر فاعل (لشیء)
لام : حرف جار فعل سے متعلق. شیء : موصوف. فات : صفت (یأساً) مفعول بہ. مصرعہ
ثانی کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :۔ ضیقت : واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے تنگ کیا، دشوار بنایا. از (تفعیل) مادّہ
(ضیق) ہے. ضَیَّقَهٗ تضییقاً : دشوار بنانا، تنگ کرنا. ضُیِّقَ علیه : اس پر تنگی اور سختی
کیگئی. ھونت : واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے آسان بنایا، معمولی سمجھا. از (تفعیل) مادّہ
(ھون) ہے. عَزَّ : واحد مذکر غائب ماضی : دشوار ہوا. عزّ (ض) عِزًّا وعزازةً :
قوی ہونا، عزیز ہونا و۔ الشیءُ : دشوار ہونا، کم یاب ہونا. ھانا : واحد مذکر غائب ماضی.
الف : اشباع کا ہے. (۱) ترجمہ :۔ جب تم کسی آسان کام کو دشوار سمجھو گے تو دشوار
ہوجائے گا، اور جو کام دشوار ہے اسکو آسان سمجھو گے تو آسان ہوجائے گا.

(۲) تحقیق لغات :۔ فلا تهلك : واحد مذکر حاضر نہی : تو ہلاک نہ ہو، اپنی جان ہلکان نہ کر. یأساً :
ناامیدی، مایوسی. یَئِسَ (س) یأساً و یَئَاسَةً ۔ منه : ناامید ہونا، مایوس ہونا. اور
کبھی (یأس) علم کے معنیٰ میں آتا ہے جیسے (أَلَمْ تَیْأَسُوْا أَنِّیْ ابْنُ فَارِسِ زَهْدَمٍ) کیا تمہیں
معلوم نہیں کہ میں زہدم کے شہسوار کا بیٹا ہوں. تصعّب : واحد مذکر غائب ماضی : وہ
دشوار ہوا، سخت ہوا، مشکل ہوا. از (تفعّل) مادّہ (صعب) ہے. لانا : واحد مذکر
غائب ماضی : الف : اشباع کا ہے. وہ نرم ہوا، آسان ہوا. از (ض) مادّہ (لین).

(۲) ترجمہ :۔ لہذا جو چیز تمہیں حاصل نہ ہوسکی اس کیلئے ناامید ہوکر اپنی جان ہلکان نہ کر کیونکہ بہت سے ایسے کام
جو دشوار تھے پھر وہ آسان ہوگئے.

(۱) سَأَصْبِرُ مِنْ رَفِيْقِيْ إِنْ جَفَانِيْ   عَلٰى كُلِّ الْأَذٰى إِلَّا الْهَوَانَا
(۲) فَإِنَّ الْمَرْءَ يَجْزَعُ فِيْ خَلَاءٍ   وَإِنْ حَضَرَ الْجَمَاعَةَ أَنْ يُّهَانَا

(۱) اعراب :- (فإنّ) فاء: تعلیلیہ. إنّ: حرف تاکید (المرء) اسم. (یجزع) خبر (فی خلاءٍ) یجزع سے متعلق (وإن) واو: حالیہ إنْ: حرف شرط (أن یُّہان) یجزع سے متعلق. اصل میں مِنْ أن یُّہان ہے. (۱) تحقیق لغات :- أصبر: واحد متکلم مضارع: میں برداشت کرتا ہوں، صبر کرتا ہوں، گوارہ کرتا ہوں. صبر (ض) صبراً — علی الأمر: بہادری اور جرأتمندی سے انگیز کرنا، سخت جان ہونا. جفاً: واحد مذکر ماضی: ظلم کیا، ستم ڈھایا. جفا (ن) جفواً وجفاءً — صاحبہ: اعراض کرنا، بدسلوکی، بداخلاقی اور بے رُخی سے پیش آنا. الأذى: تکلیف، ایذا، بڑی آفت، ہر وہ ضرر جو کسی جاندار کی روح یا جسم کو پہونچے خواہ دنیوی ہو یا اُخروی. الہوان: ذلت وخواری، بے عزتی، رسوائی

(۱) ترجمہ :- اگر میرا دوست مجھ پر ستم رانی کرے تو اس کی ہر تکلیف میں گوارہ کر دوں گا. بجز ذلت وخواری کے (اگر وہ ذلیل کرنا چاہے تو اس کو گوارہ نہیں کر سکتا)

(۲) اعراب :- (أصبر) فعل (من رفیقی) فعل سے متعلق. (إن) حرف شرط (جفانی) فعل شرط (علی کل الأذى) فعل سے متعلق (إلا) حرف استثنا، (الہوانا) مستثنی (إن جفانی) کی جزاء پر جملہ ماسبق دلالت کرتا ہے

(۲) تحقیق لغات :- یجزع: واحد مذکر غائب مضارع: وہ گھبراتا ہے، جزع فزع کرتا ہے. جزع (س) جزعاً وجزوعاً — منہ: بے صبری کے ساتھ رنج وغم اور تکدر کا اظہار کرنا. خلاء: تنہائی. یہان: واحد مذکر غائب مضارع مجہول منصوب بأُن. از (افعال)

(۲) ترجمہ :- آدمی تنہائی میں اپنی اہانت پر تلملا اُٹھتا ہے، گو وہ محفل احباب میں شرکت کرے (یعنی انسان اپنی معاشرتی بے چینیوں کو محسوس کرتے ہوئے بھی سوسائٹی سے اپنے کو وابستہ رکھتا ہے اور سوسائٹی کے ناروا سلوک پر دو دو آنسو بہا کر دل کے پھپھولوں کو ٹھنڈا کر لیتا ہے)

وقال عمرو بن مالك الحارثي

(۱) أَلْحِرْصُ لِلنَّفْسِ فَقْرٌ وَالْقُنُوْعُ غِنًى   وَالْقُوْتُ إِنْ قَنِعَتْ بِالْقُوْتِ مُجْزِيْهَا
(۲) وَالنَّفْسُ لَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ حِيْزَ لَهَا   مَا كَانَ إِنْ هِيَ لَمْ تَقْنَعْ بِكَافِيْهَا

(۱) اعراب :- (الحرص) مبتدا. (للنفس) فقر سے متعلق (فقر) خبر (والقنوع غنی) واو: حرف عطف القنوع: مبتدا. غنی: خبر (والقوت) واو حرف عطف. القوت: مبتدا (إن) حرف شرط (قنعت) فعل شرط (بالقوت) قنعت سے متعلق. إنْ کی جزاء محذوف ہے جس پر جملہ ماسبق دلالت کر رہا ہے. (مجزیہا) خبر ہے والقوت مبتدا کی. (۱) تحقیق لغات :- الحرص: لالچ، بخل، طمع، آرزو، امید. فقر: ناداری، غربت، محتاجی، افلاس. فقر: چار معنوں میں مستعمل ہے (۱) ضرورت کے لائق روزی نہ ہونا (۲) صرف ضرورت کے لائق ہونا اندوختہ نہ ہونا (۳) فقر نفس. کتنا ہی مال ہو مگر نفس حریص رہے (۴) اللہ کی طرف احتیاج. ایسا فقر ہر آدمی ہر جانور بلکہ کائنات کی ہر چیز میں ہے. القنوع: قناعت، جو میسر آجائے اسپر راضی ہو جانا. قنع (س) قناعة: اپنے حصہ پر راضی ہونا. غِنی: بکسر غین: تونگری، مالداری، بے نیازی. غنی: تین معنوں میں مستعمل ہے (۱) بالکل محتاج اور ضرورتمند نہ ہونا. یہ غنی صرف خدا کو حاصل ہے (۲) کم ضرورتمند ہونا. یہ ہر قانع کی صفت ہے. (۳) مالدار ہونا. القوت: ایسا رزق جو بقدر ضرورت ہو. مجزی: اسم فاعل از (افعال) کفایت کرنیوالا، کافی ہونیوالا.

(۱) ترجمہ :- حرص، نفس کے لئے مفلسی ہے اور قناعت، تونگری ہے. اور بقدر ضرورت رزق پر اگر نفس قناعت کرے تو وہ اس کو کافی ہو جائے گا.

(۲) تحقیق لغات :- حیز: واحد مذکر غائب مجہول: جمع کیا جائے، اکٹھا کیا جائے. حاز (ن) حوزاً: جمع کرنا

(۲) ترجمہ :- اگر کائنات کی ساری دولت نفس کیلئے اکٹھا کر دی جائے تو وہ اسکے لئے کافی نہیں ہوگی اگر وہ (نفس) اسپر قناعت نہ کرے.

وقال آخر

(۱) سَأُعْمِلُ نَصَّ الْعِيْسِ حَتّٰى يَكُفَّنِىْ   غِنَى الْمَالِ يَوْمًا أَوْ غِنَى الْحِدْثَانِ
(۲) فَلَلْمَوْتُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاةٍ يُرٰى لَهَا   عَلَى الْمَرْءِ ذِى الْعَلْيَاءِ مَسُّ هَوَانِ

(۱) اعراب :- (أعمل) فعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل. (نص العیس) مفعول بہ (حتی) برائے غایت معنی میں إلی کے (یکفنی) اصل میں أن یکفنی ہے أن : مصدریہ یکفّ : فعل. نون : وقایہ یاء : ضمیر متکلم کی مفعول بہ (غنی المال) فاعل (یوماً) ظرف. أو : حرف عطف (غنی الحدثان) معطوف. (۱) تحقیق لغات :- سأعمل : واحد متکلم مضارع : میں کردوں گا، کام میں لگاؤں گا، عمل میں لاؤں گا، استعمال کردوں گا. أعملہ إعمالاً : عامل بنانا، کام پر لگانا. و- الرأی أو الآلۃ : استعمال کرنا. نصّ : مصدر : تیز دوڑانا. نصّ (ن) نصًّا - الناقۃ : تیز ہانکنا. و- الشیء : واضح کرنا. و- الحدیث : حدیث کی سند بیان کرنا. العیس : بکسر عین مفرد ہا أعیس : سفید سیاہی مائل اونٹ، عمدہ اور اچھے اونٹ. یکفنی : واحد مذکر غائب مضارع : روکتا ہے. کفّ (ن) کفًّا : روکنا. کفّہ عن الأمر : روک دینا. الحدثان بکسر حاء و فتحہا : مصائب، حوادثات.

(۱) ترجمہ :- میں عمدہ اونٹوں کو تیزی سے ہنکاتا رہوں گا (تلاش معاش میں) یہانتک کہ مال کی فراوانی اور حوادثات زمانہ سے بیفکری مجھے روک دے (یعنی تلاش معاش میں اسوقت تک سرگرداں رہوں گا جبتک کہ معاشی حیثیت سے اطمینان اور فقر و فاقہ کی طرف سے بیفکری نہ ہوجائے)

(۲) اعراب :- (فللموت) فاء : تعلیلیہ (الموت) مبتداء (خیر) خبر (من) حرف جار (حیاۃ) موصوف (یری) فعل. صفت (لہا) یری سے متعلق. (علی) حرف جار (المرء) مجرور موصوف (ذی العلیاء) صفت (مسّ ہوان) یری کا نائب فاعل. (۲) تحقیق لغات :- ذی : والا، صاحب. حالت جر میں. العلیاء : بلند مقام، بزرگی. مس : اسم مصدر : چھو دینا، دکھ پہنچانا، لاحق ہونا، لگ جانا. مسّ ہوان : ذلت و خواری کا لاحق ہونا. (۲) ترجمہ :- کیونکہ اس زندگی سے موت بہتر ہے جسمیں بلند مقام آدمی پر ذلت و خواری کا اثر دیکھا جائے.

---

(۱) ... مَقَالِهٖ   وَإِنْ لَمْ يَقُلْ قَالُوْا عَدِيْمُ بَيَانِ
(۲) كَأَنَّ الْغِنٰى فِىْ أَهْلِهٖ بُوْرِكَ الْغِنٰى   بِغَيْرِ لِسَانٍ نَاطِقٌ بِلِسَانِ

(۱) اعراب :- (متی) اسم شرط (تیکلم) فعل شرط. (یلغ) فعل جزاء (حکم مقالہ) فاعل. (وإن) واو : استینافیہ. إن : حرف شرط. (لم یقل) فعل شرط. (قالوا) إن کی جزاء (عدیم بیان) مضاف و مضاف الیہ ہوکر مبتداء محذوف کی خبر. تقدیر عبارت : هو عديم بيان.

(۱) تحقیق لغات :- یلغ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بجزاء متی : لغو ہوجاتا ہے، بے ویلو ہوجاتا ہے. لغی (ن) لغواً - الشیء : باطل ہونا. و- عن الطریق : راستے سے ہٹجانا. حکم : فرمان، فتویٰ، فیصلہ، زور، قوت، استحکام. مقال : اسم مصدر. بات، قول، گفتگو. عدیم : معدوم، فقیر، دیوانہ. بیان : قوت گویائی، وضاحت کرنا، کھولنا.

(۱) ترجمہ :- (اسلئے کہ) جب وہ بولتا ہے تو اسکی بات بے اثر ہوجاتی ہے، اور اگر نہ بولے تو لوگ کہتے ہیں کہ وہ قوت گویائی سے محروم ہے (گونگا ہے)

(۲) اعراب :- (کأنّ) حرف مشبہ بہ فعل. (الغنی) اسم. (فی أہلہ) ناطق سے متعلق (بورک الغنی) جملہ دعائیہ. (بغیر لسان) ناطق سے متعلق (ناطق) کأن : کی خبر (بلسان) ناطق سے متعلق. (۲) معنی : الغِنٰى نَاطِقٌ بِلِسَانٍ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ لِسَانٌ بَارَكَ اللّٰهُ الْغِنٰى فِى الْأَغْنِيَاءِ (اى حكم النطق لَا يَنْفُذُ وَلَا يَعْمَلُ فِى النُّفُوْسِ وَلَا يَقُوْمُ لَهٗ وَزْنٌ بحيث اَنَّهٗ نُطْقٌ بَلِ النُّطْقُ يُؤَثِّرُ بِالْغِنٰى كما نرى اَنَّ النَّاطِقَ الْمُفْلِسَ غَيْرُ نَاطِقٍ وَالْغَنِىَّ الَّذِىْ هُوَ غَيْرُ نَاطِقٍ نَاطِقٌ.

(۲) ترجمہ : مبارک ہو تونگری دولتمندوں کو اسلئے کہ دولت بلا زبان کے بولتی ہے (اور افلاس باوجود زبان کے گونگا ہے)

وقال آخر

وَمَا طَالِبُ الْحَاجَاتِ فِيْ كُلِّ وِجْهَةٍ   مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَنْ أَجَدَّ وَشَمَّرَا

اعراب :- (وماطالب الحاجات) واو: استینافیہ (طالب الحاجات) مبتدا، (فی کل وجهة) طالب کا متعلق اوّل (من الناس) متعلق ثانی (إلّا) حرف استثنار لغو (مَنْ) اسم موصول (اجد) معطوف علیہ (وشمّرا) واؤ: حرف عطف (شمرا) معطوف. معطوف و معطوف علیہ ہو کر صلہ. موصول و صلہ ملکر خبر.

تحقیق لغات :- طالب : اسم فاعل: طلب کرنیوالا، ڈھونڈھنے والا، جستجو کرنیوالا. از (نصر) طلب: کا اصل معنی ہے کسی شئ کو پانے کے لئے جستجو کرنا، خواہ وہ شئ اعیان میں سے ہو یا معانی میں سے. الحاجات : مفرد ہا: حاجة: وہ چیز جس کی ضرورت ہو، خواہش، خطرہ، کام، غرض. وِجهة : بفتح واؤ و کسرہا: اسم مکان، وہ سمت جدھر رخ کیا جائے، نظریہ، نقطۂ نظر، تھیوری. یا وجهة کو مصدر مانا جائے تو معنی ہوگا: سامنے کا رُخ، وہ چیز جو منہ کے سامنے ہو. لیکن اس صورت میں واؤ کا موجود ہونا غیر قیاسی ہے. بہرحال دونوں صورتوں میں مراد ایک ہی ہے. یعنی وہ سمت جدھر رُخ کیا جائے.

أجدّ: واحد مذکر ماضی. از (افعال) کوشش کیا.

أجدّ فی الأمر: کسی کام میں کوشش کرنا، سنجیدگی اختیار کرنا. شمّرا: واحد مذکر غائب ماضی. الف: اشباع کا ہے: کمربستہ ہوگیا، مستعد ہوا. شمّر تشمیراً: تیزی سے گذرنا، شمّر عن ساقیہ: مستعد ہونا: کمربستہ ہونا. و- فی الأمر: چُستی کرنا. وللأمر: کام کا ارادہ کرنا.

معنے :- لا یطلب الحاجات فی کل وجهة من الناس الا من یجتهد و یهتم.   ترجمہ :- لوگوں میں سے اپنی ضروریات کا متلاشی وہی شخص ہو سکتا ہے جو کوشش کرے اور کمربستہ ہو جائے۔

(۱) نَسِرْ فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ وَالْتَمِسِ الْغِنٰى   تَعِشْ ذَا الْيَسَارِ أَوْ تَمُوْتَ فَتُعْذَرَا
(۲) وَلَا تَرْضَ فِيْ عَيْشٍ بِدُوْنٍ وَلَا تَنَمْ   وَكَيْفَ يَنَامُ اللَّيْلَ مَنْ بَاتَ مُعْسِرَا

(۱) تحقیق لغات :- سِر: واحد مذکر امر: چل، سفر کر. سار (ض) سیراً: چلنا. سفر کرنا. ألتمس: واحد مذکر امر: تلاش کر، ڈھونڈھ. از (افتعال) تعش: واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بجواب امر: تو زندگی بسر کر، زندہ رہ. از (ض) یسار: دولتمندی، تونگری. ج یُسُرٌ. تُعذرا: واحد مذکر حاضر مضارع مجہول منصوب بتقدیر أنْ بعد فار. الف: اشباع کا ہے: تمہارا عذر قبول کر لیا جائے گا. تم سے الزام دور کر دیا جائے گا. از (ض) (۱) ترجمہ :- لہٰذا خدا کی زمین میں سفر کر اور دولت تلاش کر اور دولتمند ہو کر زندگی بسر کر یا تو مر جائے گا تو معذور سمجھا جائے گا (یعنی دو ہی صورت ہوگی چاہے، تونگری حاصل ہو جائے گی یا جد و جہد کی راہ میں موت آجائیگی تو سستی اور کاہلی کا الزام رفع ہو جائے گا.

(۲) اعراب :- (ولاترض) واؤ: استینافیہ (لا ترض) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (فی) فعل کا متعلق اوّل (بدون) متعلق ثانی. (ولاتنم) واؤ: حرف عطف. لاتنم: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (وکیف) واؤ استینافیہ کیف: اسم مبہم مبنی برائے ظرف. (ینام) فعل. (اللیل) مفعول فیہ (مَنْ) فاعل (بات) فعل ناقص. ھو کی ضمیر مستتر اسم ذوالحال (معسرا) حال. (۲) تحقیق لغات :- دُون : سوائے، معمولی، تھوڑا، جو کسی سے نیچے ہو دُون کہلاتا ہے. دون ظرف ہے فوق کی نقیض کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اسم بھی واقع ہوتا ہے. بمعنی غیر جیسے: (إتخذ وا من دونه آلهة) لوگوں نے اسکے غیر کو معبود بنایا. (کیف) کیسے، کس طرح، کبھی شرطیہ ہوتا ہے تو معنی ہوتا ہے: جیسے، جس طرح. کبھی سوالیہ ہوتا ہے تو معنی ہوتا ہے کیسے، کس طرح. لیکن کیف سے کبھی سوال مقصود نہیں ہوتا بلکہ استعجاب یا توبیخ ہوتا ہے جیسے (کیف تکفرون باللہ) اللہ کے ساتھ کیسے کفر کرتے ہو. یہاں شعر میں استعجاب کیلئے آیا ہے. معسرا: اسم فاعل از (افعال) مادہ (عسر) تنگدست

(۲) ترجمہ :- اور زندگی میں معمولی چیز پر راضی نہ ہو اور نہ سو، اور جو تنگدست ہو وہ کسطرح رات میں سوئیگا.

وقال آخر

(۱) وَمَنْ يَحْمَدُ الدُّنْيَا لِشَيْءٍ يَنَالُهُ   فَسَوْفَ لَعَمْرِيْ عَنْ قَرِيْبٍ يَلُوْمُهَا
(۲) إِذَا أَدْبَرَتْ كَانَتْ عَلَى الْمَرْءِ حَسْرَةً   وَإِنْ أَقْبَلَتْ كَانَتْ كَثِيْرًا هُمُوْمُهَا

(۱) اعراب :- (مَنْ) شرطیہ مبتدا، (یحمد) فعل ھو: کی ضمیر مستتر فاعل (الدنیا) مفعول بہ (لشیٔ) لام حرف جار شیٔ: مجرور موصوف (ینالہ) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ اور یحمد سے متعلق (لعمری) لام ابتدائیہ۔ عمر: مضاف۔ یا، ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، (قسمی) خبر (عن قریب) یلومہا سے متعلق (یلومہا) فعل جزا،۔

(۱) تحقیق لغات :- یحمد : واحد مذکر غائب مضارع : وہ تعریف کرتا ہے، سراہتا ہے، خوبی بیان کرتا ہے۔ حمد (س) حمداً و محمداً : تعریف کرنا۔ مادّہ (حمد) ہے۔ حمد : مدح سے خاص اور شکر سے عام ہے۔ کیونکہ مدح افعال حسنہ پر ہوتی ہے جو انسان کے اختیار سے سرزد ہوتے ہیں اور ان اوصاف حمیدہ پر بھی ہوتی ہے جو بہ تسخیر الٰہی اسمیں موجود ہیں۔ اور شکر وہ ہے جو صرف نعمت کے مقابلہ میں ہو۔ اور حمد صرف ان امور پر ہے جو بہ تسخیر الٰہی ہو۔ لعمری : میری زندگی کی قسم۔ یلوم : واحد مذکر غائب مضارع : ملامت کرتا ہے، بُرا بھلا کہتا ہے۔ لَامَ (ن) لَوْماً و مَلَامَةً : ملامت کرنا۔ (۱) ترجمہ :- اور جو شخص کہ کسی چیز کے حاصل ہونے پر دنیا کی تعریف کرتا ہے، تو قسم ہے میری زندگی کی کہ وہ جلد ہی اس کی ملامت کرے گا (کیونکہ دنیا کی حالت میں یکسانیت نہیں ہے نشیب و فراز کا ایک تسلسل ہے)

(۲) تحقیق لغات :- أَدبرت : واحد مؤنث غائب ماضی : اس نے پیٹھ پھیر لی، پیٹھ پھیر کر چلی گئی۔ از (افعال) مادّہ (دبر) ہے۔ ہی ضمیر مستتر کا مرجع (الدنیا) ہے۔ أَقبلت : واحد مؤنث غائب ماضی : وہ سامنے آئی، وہ متوجہ ہوئی۔ از (افعال) مادّہ (قبل) ہے۔ ہموم : مفرد ہا ہَمٌّ رنج وغم، افکار۔ (۲) ترجمہ :- دنیا جب پیٹھ پھیرے (اس سے محرومی ہو جائے) تو انسان کیلئے صرف ایک حسرت ہوتی ہے (یعنی دنیا سے محرومی کی) اور اگر آجائے (ملجائے) تو اسکے ہزار رنج وغم ہوتے ہیں

---

(۱) إِذَا انْقَطَعَتْ عَنِّيْ مِنَ الْعَيْشِ مُدَّتِيْ   فَإِنَّ بُكَاءَ الْبَاكِيَاتِ قَلِيْلُ
(۲) سَيُعْرَضُ عَنْ ذِكْرِيْ وَتُنْسَى مَوَدَّتِيْ   وَيَحْدُثُ بَعْدِيْ لِلْخَلِيْلِ خَلِيْلُ

(۱) اعراب :- إِذا : حرف شرط۔ اِنقطعت : فعل شرط دونوں جار مجرور فعل سے متعلق۔ مُدّتی : فاعل۔ فا، : حرف جواب۔ اِنّ : حرف تاکید (بکاء الباکیات) اسم (قلیل) خبر۔ تحقیق (۱) :- اِنقطعت : واحد مؤنث غائب ماضی : وہ کٹ گئی، وہ ٹوٹ گئی، وہ ختم ہو گئی۔ از (انفعال) مادّہ (قطع) ہے۔ اِنقطع اِنقطاعاً۔ الحرُّ أو البردُ : گرمی یا سردی کا زمانہ گذرنا۔ السیف : تلوار کی دھار گرنا۔ و۔ ماء البیر : کنویں کا پانی ختم ہو جانا۔ و۔ لسانُہٗ : زبان کی طلاقت و روانی کا زائل ہونا۔ و۔ اِلیٰ فُلانٍ : کسی کا حلقہ بگوش ہونا۔ انقطعت مدتی : میری مدت تمام ہوئی۔ بکاء : مصدر از (ض) گریہ وزاری۔ الباکیات : مفرد ہا باکیۃٌ : رونے والیاں۔ (۱) ترجمہ :- جب میری زندگی کی مدت تمام ہو جائیگی (مر جاؤں گا) تو رونے والیوں کا رونا کم ہو جائے گا (کیونکہ لیل و نہار کی گردش بہت جلد ماضی کے نقوش کو دھندلا اور پھر مٹا دیتی ہے۔ شعر : ثم انقضت تلک السنون و أھلہا۔ فکأنّھا وکأنّھم أحلامُ) (۲) تحقیق لغات : سیعرض : واحد مذکر غائب مستقبل قریب مجہول : وہ اعراض کیا جائے گا، منہ پھیر لیا جائے گا۔ از (افعال) مادّہ (عرض) ہے۔ أعرض عنہ اعراضاً : منہ پھیرنا، اعراض کرنا۔ ذکر : تذکرہ، یاد، شہرت، بلندی، بزرگی، نصیحت، بیان۔ تنسی : واحد مؤنث غائب مضارع مجہول : بھلا دی جائے گی، ترک کر دی جائیگی۔ از (سمع) نسی نسیاناً : بھولنا۔ کسی چیز کے فراموش ہو جانے کے بعد اس کا ترک ہو جانا لازم ہے اس لئے معنی : ترک کر دینے کا بھی ہوتا ہے۔ یحدث : واحد مذکر غائب مضارع : پیدا ہو جاتا ہے۔ از (ضرب) مادّہ (حدث) حدث کے معنی میں ظہور، جدت، نوپیدگی داخل ہے۔ الخلیل : وہ دوست جس کی محبت دل کی گہرائیوں میں اتری ہو۔

(۲) ترجمہ :- جلد ہی میرے تذکرے سے منہ پھیر لیا جائے گا، اور میری محبت بھلا دیجائیگی، اور میرے بعد دوست کے لئے کوئی نیا دوست پیدا ہو جائے گا

(۱) أَجَلَّكَ قَوْمٌ حِيْنَ صِرْتَ إِلَى الْغِنٰى — وَكُلُّ غَنِيٍّ فِي الْعُيُوْنِ جَلِيْلٌ
(۲) وَلَيْسَ الْغِنٰى إِلَّا غِنًى زَيَّنَ الْفَتٰى — عَشِيَّةَ يَقْرِيْ أَوْ غَدَاةَ يُنِيْلُ

(۱) اعراب: - (أجل) فعل (ک) ضمیر مفعول بہ (قوم) فاعل (حین صرت إلی الغنی) ظرف. (وکل) واو: حرف عطف (کل غنی) مبتدا، (فی العیون) جلیل سے متعلق (جلیل) خبر.

(۱) تحقیق لغات: - أجلّ: واحد مذکر غائب ماضی: تعظیم کیا، عظمت بخشی. أجلّہ اجلالاً: تعظیم کرنا، بڑائی کرنا، عظمت بخشنا. حین: وقت، زمانہ، مدت. ج أحیان. حین: ہمیشہ ظرف ہوکر استعمال ہوتا ہے اور اس کے معنی میں جو ابہام ہوتا ہے اس کی تخصیص مضاف الیہ سے ہوجاتی ہے. جیسے (ولاتَ حِینَ مَنَاصٍ) اور چھٹکارہ کا وقت نہیں تھا. مناص: مضاف الیہ ہے اس سے حین کی تخصیص ہوگئی، یعنی چھٹکارہ کا وقت. حین: کئی معنوں میں مستعمل ہے. (۱) موت کے لئے، جیسے (وَمَتَّعْنٰہُمْ إِلٰی حِیْنٍ) (۲) برس اور سال کے لئے جیسے (تُؤْتِیْ أُکُلَہَا کُلَّ حِین) (۳) مطلق وقت کے لئے، جیسے (ہَلْ أَتٰی عَلَی الْإِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّہْرِ) جلیل: عظیم، بڑا، بزرگ، قابل قدر.

(۱) ترجمہ: - جب تو مالدار ہوجائے گا تو لوگ تیری عزت کریں گے، اور ہر مالدار نگاہوں میں معظم ہوتا ہے.

(۲) اعراب: - (ولیس) واو: حرف استینافیہ (لیس) فعل ناقص. (الغنی) اسم (الاّ) حرف استثناء لغو (غنی) خبر موصوف (زین الغنی) صفت (عشیة یقری) معطوف علیہ (أو غداة) أو: حرف عطف (غداة ینیل) معطوف. معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف. (۲) تحقیق لغات: - زیّن: واحد مذکر غائب ماضی از (تفعیل) مادہ (زینة) ہے: آراستہ کیا، سنوارا، زینت دی. یقری: واحد مذکر غائب مضارع: وہ مہمان نوازی کرتا ہے. قری (ض) قِرًی و قِراءً ــ الضیفَ: مہمان نوازی کرنا. ینیل: واحد مذکر غائب مضارع: وہ بخشش کرتا ہے. (۲) ترجمہ: - دولتمندی وہی ہے جو نوجوان کو آراستہ کرے اس شام کو جبکہ کسی کی مہمان نوازی کرے، یا اس صبح کو جب کسی کو کچھ عنایت کرے.

(۱) وَلَمْ يَفْتَقِرْ يَوْمًا وَإِنْ كَانَ مُعْدِمًا — جَوَادٌ، وَلَمْ يَسْتَغْنِ قَطُّ بَخِيْلٌ

ولہ ایضاً

(۲) أَيَا مَنْ عَاشَ فِي الدُّنْيَا طَوِيْلًا — وَأَفْنَى الْعُمْرَ فِي قِيْلٍ وَقَالٍ

(۱) اعراب: - (لم یفتقر) فعل (یوماً) ظرف (وإن) واو: حالیہ. إن: حرف شرط (کان معدماً) فعل شرط جزاء محذوف پر جملہ ماسبق دلالت کر رہا ہے (جواد) فاعل (ولم یستغن) واو: حرف عطف (لم یستغن) فعل (قط) ظرف (بخیل) فاعل. (۱) تحقیق لغات: - لم یفتقر: واحد مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بلم: محتاج نہیں ہوا، نادار نہیں ہوا. از (افتعال) مادہ (فقر) ہے. (معدماً) محتاج، نادار، مفلس، تنگدست. از (افعال) مادہ (عدم) ہے. أعدم إعداماً ــ الرجلُ: محتاج ہونا، مفلس ہونا. جواد: صیغہ صفت: بہت داد و دہش کرنیوالا. ج أجواد، أجاوِد. لم یستغن: واحد مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بلم: مستغنی نہیں ہوا، مالدار نہیں ہوا. قط: ہرگز، کبھی. برائے ظرف زمان. ماضی میں نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے (ما فعلتہ قط) اس کو میں نے کبھی نہیں کیا. بخیل: وہ آدمی جو مناسب جگہ پر خود خرچ نہ کرے اور غیر کو بھی خرچ کرنے سے روکے. ج بُخلاء.

(۱) ترجمہ: - سخی آدمی کبھی محتاج نہیں ہوتا اگرچہ تنگدست ہو اور بخیل کبھی غنی نہیں ہوتا (کیونکہ غنی اور فقر کا تعلق قلب سے ہوتا ہے مال کی کثرت اور قلت سے نہیں اور بخیل کی طبیعت فقیر ہوتی ہے.)

(۲) اعراب: - (أیا) حرف ندا بمعنی أدعو (مَن) منادی موصول (عاش) صلہ (فی الدنیا) عاش سے متعلق (طویلاً) صفت مصدر محذوف کی (یعنی عیشاً طویلاً) (وأفنی) واو حرف عطف (أفنی) فعل (العمر) مفعول بہ (فی قیل وقال) أفنی سے متعلق.

(۲) تحقیق لغات: - أفنی: واحد مذکر غائب ماضی: برباد کیا، فنا کیا. از (افعال) مادہ (فناء) ہے. قیل و قال: بکواس، بحث و مباحثہ، گپ شپ، گفتگو، بات چیت، چون و چرا. (۲) ترجمہ: - اے وہ شخص جس نے دنیا میں طویل زندگی بسر کی اور بحث و مباحثہ میں عمر برباد کر دی.

(۱) وَأَتْعَبَ نَفْسَهُ فِيْمَا سَيَفْنٰى   وَجَمَّعَ مِنْ حَرَامٍ أَوْ حَلَالٍ
(۲) هَبِ الدُّنْيَا تُقَادُ إِلَيْكَ عَفْوًا   أَلَيْسَ مَصِيْرُ ذَاكَ إِلَى الزَّوَالِ

(۱) اعراب :- (وَأتعب) واو: حرف عطف. أتعب: فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع مَنْ ہے (نفسہ) مفعول بہ (فیما سیفنی) فی: حرف جار. فعل سے متعلق. ما: موصول. سیفنیٰ: صلہ. جلہ معطوف علیہ. (وجمع) واو: حرف عطف. جمع: فعل. (مِنْ) حرف جار فعل سے متعلق (حرام و حلال) معطوف و معطوف علیہ ہوکر مجرور. (۱) تحقیق لغات :- أتعب : واحد مذکر غائب ماضی. اس نے تھکایا، مشقت میں ڈالا. از (افعال) سیفنی : واحد مذکر غائب مستقبل قریب. جلد ہی فنا ہوجائے گا. از (س) جمع : واحد مذکر غائب ماضی : اس نے خوب خوب اکٹھا کیا از (تفعیل) اس میں تشدید مبالغہ کے لئے ہے.

(۱) ترجمہ :- اور اپنی جان اس چیز (کے حاصل کرنے) میں ہلکان کی جو جلد ہی فنا ہوجائیگی، اور حرام و حلال کو خوب خوب جمع کیا. (آنکھ بند کرکے دنیا کی دولت پر دونوں ہاتھ مارتے رہے)

(۲) اعراب :- (ھب) فعل امر معنی میں إحسب کے. إحسب : فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (الدنیا) مفعول اوّل (تقاد) فعل. ضمیر اس میں نائب فاعل ذوالحال (الیك) تقادُ سے متعلق. (عفواً) حال. فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر مفعول ثانی. مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات :- ھب : وھب : سے فعل امر: مان لو، فرض کرلو جیسے (ھبنی فعلتُ) مان لو میں نے کیا اس سے دوسرا صیغہ نہیں آتا. تقاد : واحد مؤنث غائب مجہول . وہ کھینچی جاتی ہے، چلائی جاتی ہے. قاد (ن) قیادۃ وقوداً : آگے سے کھینچنا، لے چلنا. و___ الجیش: قیادت کرنا، سپہ سالاری کرنا. عفواً : وہ چیز جو بلا سوال کے ہاتھ آجائے. فاضل چیز. مصیر: انجام.

(۲) ترجمہ :- فرض کرو کہ دنیا تمہارے پاس بغیر مانگے آرہی ہے تو کیا اس کا انجام فنا اور زوال نہیں ہے.

وقال محمد بن عبدالرحمٰن العطویؒ

(۱) تَرَى الدُّنْيَا وَزَهْرَتَهَا فَتَصْبُو   وَمَا يَخْلُوْ عَنِ الشَّهَوَاتِ قَلْبٌ
(۲) وَلٰكِنْ فِيْ خَلَائِقِهَا نِفَارٌ   وَمَطْلَبُهَا بِغَيْرِ الْحَظِّ صَعْبٌ

(۱) اعراب : (ترى) فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الدنیا) مفعول بہ (وزھرتھا) واو: حرف عطف. زھرتھا: معطوف (فتصبو) فاء: تعلیلیہ. تصبو: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے. (۱) تحقیق لغات :- زھرۃ : رونق، خوبی، تازگی، سرسبزی، زینت بہار، اصل میں جب کلی کھِل جاتی ہے تو زھرۃٌ کہلاتی ہے اور دنیا کی بہار اور زینت کے لئے اسی مناسبت سے زھرۃٌ بولا جاتا ہے. تصبو : واحد مذکر حاضر مضارع : تم شوق کرتے ہو، مائل ہوتے ہو، فریفتہ ہوتے ہو. از (ن) مادّہ (صبوۃ) ہے. شھوات : مفرد ہا شھوۃ : شہوت، للچاہٹ، نفسانی خواہش، جس طرف نفس کا اشتیاق ہو. از (نصر و سمع)

(۱) ترجمہ :- تو دنیا اور اس کی تازگی دیکھکر فریفتہ ہوجاتا ہے اور کوئی دل خواہشوں سے خالی نہیں ہوتا (یعنی ہر دل میں دنیا کی تمنّا ہے)

(۲) اعراب :- (ولکن) واو: استینافیہ : لکن : حرف استدراک (فی خلائقھا) خبر مقدم (نفارٌ) مبتدا ر مؤخر (ومطلبھا) واو: حرف عطف مطلبھا: مبتدا ر. (لبغیر الحظ) مطلب سے متعلق. (۲) تحقیق لغات :- خلائق : مفرد ہا: خلیقۃٌ. طبیعت، خصلت عادت، وہ مزاج جسپر کسی کی تخلیق ہوتی ہے. نفارٌ: بکسر نون. مصدر. از (ن ض) نفرت، بیزاری، بیتابی، وحشت. مطلب : مصدر میمی : طلب کرنا، جستجو کرنا، پانا. الحظ : قسمت، حصّہ، فائدہ، ثمرہ، لطف. ج حظوظ.

(۲) ترجمہ :- مگر اس کے (دنیا کے) مزاج میں وحشت ہے، اور اسکو پانا بلا نوشتہ تقدیر کے مشکل ہے (دنیا کی طرف جب کوئی ہاتھ بڑھاتا ہے تو اٹکھیلیاں کرتی ہے، ناز نخرے دکھاتی ہے اور اپنے عاشق کو بہت دور غفلت کی وادیوں میں اُلجھا دیتی ہے، یہی اسکا مزاج ہے)

(۱) كَثِيْرًا مَا نَلُوْمُ الدَّهْرَ فِيْمَا   يَمُرُّ بِنَا وَمَا لِلدَّهْرِ ذَنْبٌ
(۲) وَيَعْتِبُ بَعْضُنَا بَعْضًا وَلَوْلَا   يُقَدَّرُ حَاجَةٌ مَا كَانَ عَتْبٌ

---

(۱) تحقیق لغات :- نلوم : جمع متکلم مضارع : ہم ملامت کرتے ہیں ، برا بھلا کہتے ہیں از (نصر) فیما یمرّبنا : ما بمعنی الذی ۔ یمرّ : واحد مذکر غائب مضارع : وہ گذرتا ہے ۔ اسمیں ہو کی ضمیر مستتر کا مرجع ما ہے ۔ مرّ (ن) مروراً : گذرنا ۔ اور اگر مصدر مرارۃ ہو تو کڑوا اور تلخ ہونیکا معنی ہوتا ہے ۔ ذنب : گناہ ، کوتاہی ، قصور ، برا انجام ۔ ج ذنوب ۔

معنی :- ما اکثر لومنا الدّھرَ فیما نواجھہٗ مِنَ الأحوالِ السّیّئۃِ والمصائبِ والشّدائدِ ولا ذنبَ لہٗ فیھا بل إکتسبناھا بأیدینا ۔

(۱) ترجمہ :- ہم کس قدر زمانے کو گالیاں دیتے ہیں ان حالات پر جن سے ہم دوچار ہوتے ہیں ، حالانکہ زمانے کا کوئی قصور نہیں ہے ۔ (۲) اعراب :- واو : حرف استیناف (یعتب) فعل (بعضنا) فاعل (بعضًا) مفعول بہ واو حرف عطف ۔ لولا : برائے شرط (یقدر حاجۃ) فعل شرط ما کان عتب : فعل جواب ۔

(۲) تحقیق لغات :- یعتب : واحد مذکر غائب مضارع : وہ عتاب کرتا ہے ، اظہار ناراضگی کرتا ہے ، جھڑکتا ہے ۔ عتب : (ن ض) عتبًا وعتبانًا ـ علیہ : عتاب کرنا ، غصہ کرنا ، ڈانٹنا ، جھڑکنا ملامت کرنا ۔ یقدر : واحد مذکر غائب مضارع مجہول ۔ مقدار متعین کیجائے ، اندازہ لگایا جائے ۔ حاجۃ : احتیاج ، ضرورت ۔ (۲) ترجمہ :- ہم میں کا ہر شخص ایک دوسرے کو ملامت کرتا ہے ، اور اگر ضرورت مقدر نہ کی جاتی تو ملامت نہ ہوتی (اس کا دو مفہوم ہوسکتا ہے (۱) اگر لوگوں کو ایک دوسرے کا احتیاج نہ ہوتا تو حرف شکایت زبان پر نہ آتا ۔ (۲) اگر اپنی ضرورتوں کی مقدار متعین نہ کیجاتی تو شکایت نہ ہوتی کیونکہ مقررہ مقدار اگر حاصل نہیں ہوگی تو شکایت لازمی ہے

---

(۱) فُضُوْلُ الْعَيْشِ أَكْثَرُهَا هُمُوْمٌ   وَأَكْثَرُ مَا يَضُرُّكَ مَا تُحِبُّ
(۲) فَلَا يَغْرُرْكَ زُخْرُفُ مَا تَرَاهُ   وَعَيْشٌ لَيِّنُ الْأَعْطَافِ رَطْبٌ

---

(۱) اعراب :- مصرعہ اولی کا اعراب ظاہر ہے ۔ (واکثر) واو : حرف عطف ۔ أکثر : مبتدا ، مضاف (ما) اسم موصول (یضرک) صلہ ۔ موصول وصلہ ملکر مضاف الیہ (ما) اسم موصول خبر (تحب) صلہ ۔ (۱) تحقیق لغات :- فضول : مفرد ہا فضلٌ : ضرورت سے زائد چیز ، بڑھوتری ، زیادتی ، بلا استحقاق کے اپنی طرف سے کسی کو کچھ دینا ۔ أکثرھا : ضمیر کا مرجع فضول ہے ۔ ھموم : مفرد ہا ھمٌّ : رنج وغم ، فکرمندی ، ارادہ ۔ یضر : واحد مذکر غائب مضارع : وہ نقصان پہونچاتا ہے ۔ از (ن) ، مادہ (ضرر) ہے ۔

(۱) ترجمہ :- زندگی میں دولت کی فراوانی اکثر رنج وغم (کا باعث) ہے ، اور جو چیز تمہیں نقصان پہنچاتی ہے زیادہ تر تم اسی کو پسند کرتے ہو ۔ (۲) اعراب :- (فلا یغرر) فا برائے جزاء ۔ (لا یغرر) فعل ۔ کاف ضمیر مفعول بہ (زخرف) فاعل مضاف (ما) اسم موصول (تراہ) صلہ (وعیش) واو : حرف عطف (عیش) موصوف (لین الأعطاف) صفت اول (رطب) صفت ثانی ۔ (۲) تحقیق لغات :- لا یغرر : واحد مذکر غائب نہی : تمہیں دھوکہ نہ دے فریب میں نہ ڈالے ۔ غرّہ (ن) غروراً : دھوکہ دینا ، جھوٹی امید دلانا ، سبز باغ دکھانا ۔ زخرف : ظاہری آرائش ، رونق ، چمک ، سنگار ، زینت ، کسی چیز کا کمال حسن ، ملمع ، سنہری ۔ جب اسکا استعمال قول کیلئے ہو تو معنی ہوگا : جھوٹ سے سجایا ہوا کلام ۔ لیّن : صیغہ صفت : نرم ، لچک ، ج لیّنون ، ألیناء ۔ الأعطاف : مفرد ہا عِطفٌ بکسر عین : شانہ پہلو ۔ عِطف : کا اصل معنی ہے موڑنا ، اسلئے سر سے سرین تک کے حصہ بدن کو عِطف کہتے ہیں ۔ کیونکہ انسان اس کو موڑ سکتا ہے ۔ بولا جاتا ہے : ثنیٰ عِطفَہٗ : منہ موڑ لیا ، سختی برتی ۔ عیش لیّن الأعطاف : نرم پہلوؤں والی زندگی یعنی ناز ونعمت والی زندگی ۔ رطب : تر ، خوشحال ۔ (۲) ترجمہ :- کسی چیز کی ظاہری آرائش اور ناز ونعمت والی خوشحال زندگی تمہیں فریفتہ نہ کرے ۔

(۱) فَتَحْتَ صُدُوْرِ قَوْمٍ أَنْتَ فِيْهِمْ صَحِيْحُ الرَّأْيِ دَاءٌ لَا يُطَبُّ
(۲) إِذَا مَا بُلْغَةٌ جَاءَتْكَ عَفْوًا نَخُذْهَا فَالْغِنیٰ مَرْعًی وَشُرْبٌ

(۱) اعراب:- (فتحت) فاء تعلیلیہ (تحت) ظرف. صحیح سے متعلق. مضاف (صدور) مضاف الیہ مضاف (قوم) مضاف الیہ موصوف (أنت فیهم) صفت (صحیح الرای) مبتدا، (داء) خبر موصوف (لایطب) صفت. (۱) تحقیق لغات:- صحیح الرأی: صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے. اصل میں ہے. (الرأی الصحیح) درست رائے. داءٌ: مرض، روگ، بیماری. ج أدواء. لایطب: واحد مذکر غائب مضارع مجہول. علاج نہیں کیا جائے گا. طبّہٗ (ن ض) طبًّا: علاج کرنا. و— الرجلُ: کاموں میں سستی اور نرمی برتنا. بولا جاتا ہے (من أحبّ طبّ) جو دوست رکھتا ہے نرمی برتتا ہے.

(۱) ترجمہ:- کیونکہ جس قوم میں تم ہو اس کے سینوں (دلوں) کے اندر درست رائے ایک لاعلاج بیماری ہے (کیونکہ ان کی جبلت میں ٹیڑھ ہے اس لئے ہر سیدھی اور درست چیز سے اباء کرتی ہے) (۲) اعراب:- (إذا) شرطیہ. (ما) زائدہ (بلغة) فاعل فعل محذوف کا. تقدیر عبارت (إذا جاءت بلغة) جملہ فعل شرط. (جاء تك عفوًا) جملہ تفسیریہ (فخذ) فاء: برائے جواب (خذ) فعل امر أنت کی ضمیر مستتر فاعل. ها: ضمیر مفعول بہ. فاء: تعلیلیہ (الغنی) مبتدا (مرعی) خبر معطوف علیہ (وشرب) واو: حرف عطف. (شرب) معطوف.

(۲) تحقیق لغات: بلغة: بقدر کفاف روزی، اتنی روزی جتنے سے ضرورت پوری ہو جائے. عفوًا: وہ چیز جو خود سے بلا مانگے ہاتھ آجائے. الغنی: دولت، تونگری. مرعی: چراگاہ، جانور اور انسانوں کی خوراک، یعنی گھاس، غلہ، پھل وغیرہ. شرب: بضم شین. مصد از (سمع) پینا، پانی. (۲) ترجمہ:- جب بلا دشواری کے تمھیں بقدر کفایت روزی لجائے تو قبول کر لو کیونکہ دولت کھانا اور پانی ہے (انسانی زندگی میں دولت کی اس سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں)

وَفِيْهِ سِلْمٌ فَلَا تُرِدِ الْكَثِيْرَ وَفِيْهِ حَرْبٌ

تحقیق لغات:- اتفق: واحد مذکر غائب ماضی: اتفاق ہوا، اکٹھا ہوا، واقع ہوا، اچانک ملگیا. اصل میں: إوتفق ہے. از (افتعال) مادہ (وفق) ہے. اتفق علیه: اتفاق کیا، موافقت کی، پروگرام بنایا. القلیل: صفت مشبہ واحد لیکن جمع پر بھی اطلاق ہوتا ہے. بمعنی تھوڑا. حقیر ج قلیلون. سلم: بکسر سین. تسلیمٌ کا اسم ہے، مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے. بمعنی صلح و آشتی، اطاعت و فرمانبرداری، سلامتی، محبت، دعا، مذہب اسلام. لاترد: واحد مذکر حاضر نہی: تو ارادہ نہ کر، خواہش نہ کر، فکر نہ کر. از (افعال) مادہ (إرادة) ہے یا مجرد سے مانا جائے تو معنی ہوگا: تو تلاش نہ کر، مت ڈھونڈھ. از (نصر) مادہ (رود) ہے. کثیر: صفت مشبہ از (کرُم) لفظ مفرد ہے لیکن معنی میں کثرت ہے اسلئے مفرد کی بھی صفت واقع ہوتا ہے اور جمع کی بھی. بمعنی بہت. حرب: لڑائی ج حروب.

ترجمہ:- وہ تھوڑی چیز جس میں صلح و آشتی ہو بلا مخالفت ہاتھ آجائے تو اس زیادہ چیز کی تمنا نہ کر جس میں جنگ و پیکار ہو

كَانَ حَاتِمُ الطَّائِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِالْجُوْدِ وَالسَّخَاءِ[1] شَاعِرًا مُظَفَّرًا عَلَى الْأَعْدَاءِ[2] إِذَا قَاتَلَ غَلَبَ وَإِذَا غَنِمَ أَنْهَبَ[3] وَإِذَا سُئِلَ وَهَبَ وَإِذَا ضَرَبَ بِالْقِدَاحِ[4] فَازَ وَسَبَقَ وَإِذَا أَسَرَ أَطْلَقَ[5] وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَقْتُلَ وَاحِدًا مَهْ[6] وَبَلَغَهُ شِعْرُ الْمُتَلَمِّسِ الضُّبَعِيِّ

[1] الجود والسخاء: داد و دہش [2] مظفرا علی الاعداء: دشمنوں پر فتح پانے والا [3] إذا غنم أنهب: جب غنیمت حاصل کرتا تھا تو لٹا دیتا تھا [4] إذا ضرب بالقداح: جب جوا کھیلتا تھا [5] إذا أسر أطلق: جب گرفتار کرتا تھا تو رہا کر دیتا تھا. [6] مَهْ: اسم فعل. رک جا. یہاں پر مراد ہے: کبھی بھی.

(۱) وَأَعْلَمُ عِلْمَ حَقٍّ غَيْرَ ظَنٍّ   وَتَقْوَى اللهِ مِنْ خَيْرِ الْعَتَادِ
(۲) لَحِفْظُ الْمَالِ خَيْرٌ مِنْ بُغَاهُ   وَطَوْفٍ فِي الْبِلَادِ بِغَيْرِ زَادِ
(۳) قَلِيلُ الْمَالِ تُصْلِحُهُ فَيَبْقَى   وَلَا يَبْقَى الْكَثِيرُ مَعَ الْفَسَادِ

---

(۱) اعراب :- واؤ: حرف استیناف. (أعلم) فعل ضمیر أنا کی فاعل. (علم حق) مفعول مطلق. (غیر ظن) تاکید. مصرع ثانی جملہ معترضہ ہے.

(۱) تحقیق لغات :- علم حق : علم یقینی. غیر ظن : بلاشبہ. العتاد : بفتح عین: رخت سفر، سفر کی تیاری.

(۱) ترجمہ :- اور بلاشبہ یقینی طور پر میں چاہتا ہوں (اور اللہ کا خوف بہترین سامان ہے)

(۲) اعراب :- لام: ابتدائیہ (حفظ المال) مبتدا، (خیر) خبر (من بغاہ) خیر سے متعلق معطوف علیہ. واؤ: حرف عطف. طوف: معطوف. دونوں جار مجرور طوف: سے متعلق. مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر اعلم: کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہے.

(۲) تحقیق لغات :- حفظ المال : مال کی حفاظت کرنا، نگرانی رکھنا. از (س) بُغاہ: بضم بار مصدر از (ض) مادہ (ب-غ-و) ہے: طلب کرنا، تلاش کرنا. طوف : مصدر از (ن) طواف کرنا، گشت کرنا، سرگرداں ہونا. زاد: توشہ، سامان سفر، خوراک. ج أزوِاد.

(۲) ترجمہ :- کہ مال کی حفاظت کرنا (بچائے رکھنا) اس کی تلاش وجستجو اور ملکوں میں بلاتوشہ کے سرگردانی کرنے (دربدر کی ٹھوکریں کھانے) سے بہتر ہے.

(۳) تحقیق لغات :- قلیل المال : یعنی المال القلیل : تھوڑا مال. تصلح : واحد مذکر حاضر مضارع : تم اصلاح کرتے ہو، درست کرتے ہو. از (افعال) أصلحه إصلاحًا: درست کرنا، ٹھیک کرلینا و— بینهم: صلح کرانا. و— الیه: نیکی کرنا. الفساد : اسم فعل و مصدر : بگاڑ، خرابی، تباہی، بگڑجانا، خراب ہوجانا. (۳) ترجمہ :- تھوڑا مال (اگر) تم اسکی اصلاح کرتے رہو (میانہ روی اور تجارت وغیرہ سے) تو باقی رہے گا، اور کثیر مال بگاڑ (شاہ خرچی اور اسراف) کے ساتھ باقی نہیں رہے گا.

قال ماله قطع الله لسانه حرّض النّاس على البخل أفلا قال

(۱) فَلَا الْجُودُ يُفْنِي الْمَالَ قَبْلَ فَنَائِهِ   وَلَا الْبُخْلُ فِي مَالِ الشَّحِيحِ يَزِيدُ
(۲) فَلَا تَلْتَمِسْ بُخْلًا بِعَيْشٍ مُقَتَّرٍ   لِكُلِّ غَدٍ رِزْقٌ يَعُودُ جَدِيدُ
(۳) أَلَمْ تَرَ أَنَّ الرِّزْقَ غَادٍ وَرَائِحٌ   وَإِنَّ الَّذِي يُعْطِيكَ غَيْرُ بَعِيدِ

---

(۱) اعراب :- (فلا) فاء: حرف عطف (لا) نافیہ (الجود) مبتدا (یفنی المال) خبر (قبل فنائہ) یفنی سے متعلق. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے. (۱) تحقیق لغات :- الجود : بخشش، داد و دہش، سخاوت، احسان. جادَ (ن) بالشئ جودًا : سخاوت کرنا، و— علیہ : کرم کرنا، مہربانی کرنا. و— بنفسہ : جان کی بازی لگانا. یفنی : واحد مذکر غائب مضارع : فنا کرتا ہے، معدوم کرتا ہے. از (افعال) الشحیح : خود غرض، کنجوس، حریص، ایسا بخیل جس میں حرص اور بخل عادت بنگیا ہو. ج أشِحّاء. (۱) ترجمہ :- داد و دہش مال کو فنا نہیں کرتی اس کے فنا ہونے سے پہلے، اور بخل کنجوس کے مال میں کچھ اضافہ نہیں کرتا. (۲) تحقیق لغات :- لا تلتمس : واحد مذکر حاضر نہی : تو نہ ڈھونڈھ، نہ تلاش کر. مقتّر : اسم مفعول. از (تفعیل) مادہ (قتر) ہے: جس پر نان و نفقہ تنگ کیا گیا ہو. قتر : کا اصل معنی ہے : کسی لکڑی کا اٹھتا ہوا دھواں. کنجوس آدمی بھی کسی کو مال دینے کی جگہ گویا دھواں دیکر بہلا دیتا ہے. عیش مقتر : تنگ زندگی.

(۲) ترجمہ :- اپنی زندگی کو تنگ کرکے بخل تلاش نہ کرو، (کیونکہ) ہر آنے والے دن میں ایک نیا رزق ہے جو آتا رہتا ہے. (۳) اعراب :- (الم تر) فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل (أنّ) حرف تاکید (الرزق) اسم (غاد ورائح) معطوف و معطوف علیہ ہوکر خبر (وإنّ) واؤ: حرف عطف (إنّ) حرف تاکید (الذی) اسم موصول. (یعطیک) صلہ (غیر بعید) خبر. جملہ معطوف. معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر (الم تر) کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہے.

(۳) تحقیق لغات :- غاد ورائح : صبح وشام آنے اور جانے والا. (۳) ترجمہ :- تم دیکھتے نہیں کہ صبح وشام رزق آتا ہے، اور یہ کہ جو ذات تجھے عطا کرتی ہے وہ دور نہیں ہے

وقال النمر بن تولب العکلی مخضرم

(۱) لَاتَغْضَبَنَّ عَلٰی امْرِءٍ فِیْ مَالِهٖ   وَعَلٰی کَرَائِمِ صُلْبِ مَالِكَ فَاغْضَبِ
(۲) وَإِذَا تُصِبْكَ خَصَاصَةٌ فَارْجُ الْغِنٰی   وَإِلَی الَّذِیْ یُعْطِی الرَّغَائِبَ فَارْغَبِ

---

(۱) اعراب :- (لاتغضبنّ) فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل (علی امرء) فعل کا متعلق اول. (فی مالہ) متعلق ثانی (علی کرائم صلب مالک) فاغضب سے متعلق.

(۱) تحقیق لغات :- لاتغضبنّ : واحد مذکر حاضر مستقبل بانون تاکید : تم ہرگز غصہ نہ ہو، غضبناک نہ ہو. غضب (س) غضباً و مغضبۃً : ناراض ہونا، غضبناک ہونا، منتقمانہ جذبہ کا بھڑکنا اس طرح کی آنکھیں سرخ اور گردن کی رگیں پھول جائیں. غضب لہٗ : کسی زندہ کے سبب غضبناک ہونا ـ غضب بہٖ : کسی مردہ کے سبب غضبناک ہونا. کرائم : مفرد ہا : کریمۃٌ : ہر اچھی، شریف، اور بہترین چیز. کرائم المال : عمدہ اور بہترین مال. صلب : ریڑھ، پیٹھ. اس کا اصل معنیٰ ہے : سخت ہونا. ریڑھ کو صلب اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بہت ٹھوس اور سخت ہوتی ہے. اور جسم میں ریڑھ اصل کی حیثیت رکھتی ہے اسلئے. صلب مال : کا مفہوم ہوگا : وہ مال جو اہم اور پسندیدہ ہو. اصلی مال.

(۱) ترجمہ :- کسی شخص کے مال پر ہرگز غصہ نہ ہو (حسد نہ کر) ہاں اپنے اہم اور اصلی مال کے عمدہ حصے پر غصہ اتار (خرچ کر) (۲) اعراب :- (وإذا) واؤ : استینافیہ (إذا) شرطیہ (تصبک خصاصۃ) فعل شرط (فارج الغنی) فعل جواب ـ مصرع ثانی کا اعراب ظاہر ہے (۲) تحقیق لغات :- تصب : واحد مؤنث غائب مضارع مجزوم بإذا شرطیہ : وہ لاحق ہوجائے، پہونچ جائے. از (افعال) أصاب إصابۃً : پہونچنا، آپڑنا، پالینا، جالگنا، خصاصۃ : سخت احتیاج، بھوک، تنگی، فاقہ خصّ یخصّ کا مصدر ہے. فارج : واحد مذکر امر. تو امید رکھ. الرغائب : مفرد ہا : رغیبۃٌ : مرغوب شی، بڑی بخشش، آرزو. فارغب : واحد مذکر امر : تو رغبت کر، خواہش کر.

(۲) ترجمہ :- جب تمھیں رزق کی تنگی لاحق ہو تو وسعت اور فراخی کی امید رکھو، اور اس ذات کی طرف متوجہ ہوجاؤ جو بڑی بخشش دیتی ہے.

یُحْکٰی أَنَّ الْعَطْوِیَّ الشَّاعِرَ سَمِعَ رَجُلاً یُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ فُلَانًا قَدْ جَمَعَ مَالاً فَقَالَ عُمَرُ هَلْ جَمَعَ لَهٗ أَيَّامًا فَأَخَذَ هٰذَا الْمَعْنٰی الْعَطْوِیُّ وَنَظَمَهٗ فَقَالَ :-

(۱) أَرْفِهْ بِعَیْشِ فَتًی یَغْدُوْ عَلٰی ثِقَةٍ   أَنَّ الَّذِیْ قَسَمَ الْأَرْزَاقَ یَرْزُقُهٗ
(۲) فَالْعِرْضُ مِنْهُ مَصُوْنٌ لَا یُدَنِّسُهٗ   وَالْوَجْهُ مِنْهُ جَدِیْدٌ لَیْسَ یُخْلِقُهٗ

---

(۱) اعراب :- (أرفِہْ) صیغۂ تعجب (بعیش) بآر زائد. عیش : مضاف فاعل (فتی) مضاف الیہ موصوف (یغدو) صفت (علی ثقۃ) یغدو سے متعلق. (أنّ) اصل میں بأنّ ہے. بآر حرف جار ثقۃ سے متعلق (أن حرف تاکید (الذی) اسم موصول (قسم الارزاق) صلہ. (یرزقہ) خبر. إنّ اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مجرور. (۱) تحقیق لغات : أرْفِہْ : فعل تعجب ہے : کتنی اچھی، کیا ہی عمدہ، کتنی خوشحال. رَفَہَ (ف) رفہاً و رَفوہاً : خوشحال ہونا، رَفُہَ (ک) العیشُ رفاہاً و رفاہیۃً : زندگی کا فراخ اور آسودہ ہونا. یغدو : واحد مذکر غائب مضارع : وہ صبح کرتا ہے. از (نصر) مادّہ (غدو) ہے : صبح تڑکے نکلنا، صبح کرنا. ثقۃ : امید، اعتبار، بھروسہ. (۱) ترجمہ :- کتنی خوشگوار ہے اس نوجوان کی زندگی جو اس امید پر صبح کرتا ہے کہ جو ذات رزق بانٹتی ہے وہ رزق دیگی.

(۲) اعراب :- (العرض) مبتدا، (منہ) مصونٌ سے متعلق. (مصونٌ) خبر اوّل (لایدنسہ) خبر ثانی (الوجہ) مبتدا، (منہ) جدیدٌ سے متعلق. (جدیدٌ) خبر اوّل (لیس یخلقہ) خبر ثانی.

(۲) تحقیق لغات :- العرض : عزت، آبرو. ج اعراض. مصون : اسم مفعول از (ن) مادہ (صون) محفوظ، لایدنس : واحد مذکر غائب مضارع : وہ میلا نہیں کرتا ہے، داغدار نہیں بناتا ہے. از (تفعیل) یخلقہ : واحد مذکر غائب مضارع : وہ پرانا کرتا ہے، بوسیدہ کرتا ہے. از (افعال) (۲) ترجمہ :- لہذا اسکی عزت محفوظ رہتی ہے (نوجوان) اس کو داغدار نہیں کرتا ہے، اور اس کا چہرہ نیا اور بارونق ہوتا ہے اسکو پرانا نہیں کرتا ہے.

(۱) جَمَعْتَ مَالًا فَفَكِّرْ هَلْ جَمَعْتَ لَهُ يَا جَامِعَ الْمَالِ
(۲) اَلْمَالُ عِنْدَكَ مَخْزُوْنٌ لِوَارِثِهٖ مَا الْمَالُ مَالُكَ اِلَّا حِيْنَ تُنْفِقُهُ

(۱) تحقیق لغات :- جمعت : واحد مذکر حاضر ماضی : تونے جمع کیا، اکٹھا کیا۔ مالاً : وہ چیز جدھر طبیعت کا میلان ہو جیسے سونا اور چاندی، جائداد، دھن، دولت، غرضیکہ وہ تمام مملوکات جسکی وجہ سے آدمی دھنی کہا جاتا ہے مال کہلاتی ہیں اور مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں میلان یعنی زوال ہوتا ہے یا اس لئے کہ ایک طرف سے مڑتا ہے اور دوسرے کی طرف جھکتا ہے یا اس لئے کہ ادھر طبیعت کا میلان ہوتا ہے۔ فکر : واحد مذکر غائب امر : غور کر، سوچ۔ از (تفعیل) مادّہ (فکرۃ) ہے۔ تفرق : واحد مذکر حاضر مضارع : تم تقسیم کرتے ہو، تم جدائی پیدا کرتے ہو۔ از (تفعیل) فرقہ، تفریقاً : جدا کرنا، تفریق کرنا، تقسیم کرنا، منتشر کرنا، برباد کرنا، تیرہ تین کرنا، ڈرانا، و بینھم : پھوٹ ڈالنا۔

(۱) ترجمہ :- اے مال جمع کرنیوالے تونے تو مال جمع کرلے لیکن یہ تو سوچ کہ آیا تونے ان دنوں کو بھی جمع کرلیا ہے جن میں تم (مال) کو خرچ کروگے۔ (۲) اعراب :- (المال) مبتداء (عندك) ظرف۔ مخزونٌ سے متعلق (مخزون) خبر (لوارثه) مخزونٌ سے متعلق (ما) نافیہ (المال) مبتداء (مالك) خبر (الا) حرف استثناء لغو (حين) مضاف جملہ (تنفقه) مضاف الیہ۔

(۲) تحقیق لغات :- مخزون : اسم مفعول : جمع کیا ہوا، خزانہ میں رکھا ہوا، پوشیدہ اور اچھی بات، گڑی ہوئی چیز۔ خزن (ن) خزناً و اختزن : جمع کرنا، ذخیرہ کرنا۔ اشیاء کو گودام میں رکھنا، و الطریق : راستہ کو مختصر کرنا، و السرّ : راز کو محفوظ رکھنا۔ تنفق : واحد مذکر حاضر مضارع : تم خرچ کرتے ہو۔ از (افعال) مادّہ (نفقۃ)

(۲) ترجمہ :- تیرا اکٹھا کیا ہوا مال تیرے ورثاء کا ہے، تیرا نہیں ہے، ہاں تیرا اس وقت ہوگا جب اُسے خرچ کردے گا۔

(۱) هِيَ النَّفْسُ اِنْ مَاتَتْ فَقَدْ مَاتَ قَبْلَهَا كِرَامٌ، وَاِنْ تَسْلَمْ فَلِلْحَدَثَانِ
(۲) اِذَا النَّفْسُ لَمْ تَشْرَهْ اِلٰى طَلَبِ الْعُلٰى فَتِلْكَ مِنَ الْاَمْوَاتِ فِي الْحَيَوَانِ

(۱) اعراب :- (ھی) مبتداء (النفس) خبر (ان) حرف شرط (ماتت) فعل شرط (فقد مات قبلها كرام) فاء جزائیہ۔ (قد مات قبلها كرام) فعل جزاء، بقیہ کا اعراب ظاہر ہے۔ تقدیر عبارت : و ان تسلم فسلامتها تكون غرضا للحدثان

(۱) تحقیق لغات :- النفس : جان، روح، یہ اصل معنی ہے، لیکن اس سے مراد کبھی متنفس یعنی شخص اور کبھی دل، جی، طبیعت، شخصیت، عقل، شان، خودداری ہوتی ہے۔ کرام : مفرد ہا : کریم : معزز، شریف، اور قابل قدر لوگ۔ تسلم : واحد مؤنث غائب مضارع مجزوم بإنْ : وہ محفوظ رہتی ہے۔ سلم (س) سلامۃ : محفوظ رہنا ظاہری اور باطنی آفات سے محفوظ رہنا، نجات پانا، بچنا۔ حدثان : بفتح حاء و کسرہا : حوادثات زمانہ، مصائب۔ معنی :- اِنْ مَاتَتِ النَّفْسُ فَقَدْ مَاتَ قَبْلَهَا كِرَامُ النُّفُسِ وَاِنْ سَلِمَتْ فَلَا تَاْمَنُ مِنْ حَوَادِثِ الدَّهْرِ وَتَذْهَبُ ضَحِيَّةً لَهَا۔ (۱) ترجمہ :- اگر یہ نفس مرجائے تو اس سے پہلے بہت سے شریف اور معزز لوگ مرچکے ہیں اور یہ (نفس) بچ جائے تو حوادثات زمانہ کو دوچار ہوتا رہے گا (غرضیکہ موت ہے یا مصیبت اس سے کسی کو مفر نہیں)

شعر :- غم ہستی کا اسدؔ کس سے ہو جز مرگ علاج ؛ شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

(۲) اعراب :- (اذا) شرطیہ (نفس) فاعل فعل محذوف کا۔ تقدیر عبارت : اذا لم تشره النفس (لم تشره الى طلب العلى) جملہ تفسیریہ۔ مصرع ثانی جواب ہے اور اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات :- لم تشره : واحد مؤنث غائب مضارع مجزوم بلم : لالچ نہیں کیا، شوق نہیں کیا۔ (۲) ترجمہ :- جب نفس میں حصول شرف کا بے پناہ شوق نہ ہو تو وہ مردہ حیوان بلکہ یعنی مردہ ہے۔

وقال آخر

(١) إِذَا أَنْتَ لَا تُرْجَى لِدَفْعِ مُلِمَّةٍ   وَلَا أَنْتَ فِي الْمَعْرُوفِ عِنْدَكَ مَطْمَعٌ
(٢) وَلَا أَنْتَ ذُوجَاهٍ يُعَاشُ بِجَاهِهِ   وَلَا أَنْتَ يَوْمَ الْحَشْرِ مِمَّنْ يُشَفَّعُ
(٣) فَمَوْتُكَ فِي الدُّنْيَا وَعَيْشُكَ وَاحِدٌ   وَعُودُ خِلَالٍ مِنْ نَوَالِكَ أَنْفَعُ

---

(١) اعراب :- (إذا) شرطیہ۔ (أنت) فعل محذوف کے نائب فاعل کی تاکید۔ تقدیر عبارت: إذا لا ترجی أنت، (لا ترجی لدفع مُلِمَّةٍ) جملہ تفسیریہ۔ مصرع ثانی کا اعراب ظاہر ہے

(١) تحقیق لغات: لا ترجی: واحد مذکر حاضر مجہول: تم سے امید نہ کیجائے۔ از (ن) مادہ (رجاء) ملمة: سخت، مصیبت۔ ج ملمات۔ مطمع: لالچ، غرض، مقصد، لالچ کی جگہ، امید۔ ج: مطامعُ (١) ترجمہ :- جب تجھ سے کسی مصیبت کو دفع کرنیکی امید نہ کی جائے اور تیرے پاس کسی بھلائی یا خیر کی لالچ نہ ہو۔

(٢) اعراب :- (ولا) واو: حرف عطف (لا) نافیہ۔ (أنت) مبتدا، (ذو جاه) موصوف (یعاش بجاهه) صفت۔ موصوف وصفت ملکر خبر (ولا) واو: حرف عطف (لا) نافیہ (أنت) مبتدا (یوم الحشر) ظرف: یشفع: سے متعلق (مِن) حرف جار متعلق خبر محذوف کائنٌ سے (مَن) اسم موصول مجرور (یشفع) صلہ۔

(٢) تحقیق لغات :- یعاش: واحد مذکر غائب مضارع مجہول: از (ض) زندگی بسر کیجائے۔ یشفع: واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ از (تفعیل) مادہ (شفاعة) ہے شفارش قبول کیجائے۔ (٢) ترجمہ :- اور نہ ایسا صاحب مرتبہ ہی ہے کہ جس کے زیر اثر زندگی بسر کیجائے اور نہ ان لوگوں میں سے ہے جنکی قیامت کے دن شفارش قبول کیجائے

(٣) اعراب :- اعراب ظاہر ہے۔ (فموتك الخ) إذا: شرطیہ کا جواب ہے۔

(٣) تحقیق لغات :- عود خلال: خلال کا تنکا۔ نوال: بخشش، عطیہ، تحفہ۔ (٣) ترجمہ :- تو دنیا میں تیری موت اور زندگی دونوں یکساں ہے اور تیرے عطیہ سے زیادہ نفع بخش خلال کا تنکا ہے

وقال آخر

(١) وَلَا يَنْفَعُ الْفِتْيَانَ حُسْنُ وُجُوهِهِمْ   إِذَا كَانَتِ الْأَخْلَاقُ غَيْرَ حِسَانِ
(٢) فَلَا تَجْعَلِ الْحُسْنَ الدَّلِيلَ عَلَى الْفَتَى   فَمَا كُلُّ مَصْقُولِ الْحَدِيدِ يَمَانِ

---

(١) اعراب :- (لا ینفع) فعل۔ (الفتیان) مفعول بہ (حسن وجوههم) مضاف و مضاف الیہ ہوکر فاعل (إذا) شرطیہ۔ (کانت) فعل ناقص (الأخلاق) اسم (غیر حسان) خبر

(١) تحقیق لغات :- لا ینفع: واحد مذکر غائب مضارع: وہ نفع دیتا ہے، فائدہ پہنچاتا ہے۔ از (ف) مادہ (نفع نفیعة) الفتیان: مفردہا: فتی: نوجوان۔ حسن: بضم حاء و سکون سین: خوبی، خوبصورتی، بہتری۔ الأُخلاق: مفردہا: خُلُقٌ: بضم خاء و لام: اچھی عادتیں، خصائل، ادب۔ حِسان: مفردہا: حَسَنٌ وحَسِینٌ وحَسَنَةٌ و حَسْنَاء۔ خوبصورت، عمدہ، حسین، نفیس۔ (١) ترجمہ :- جب اخلاق وعادات اچھے نہ ہوں تو چہروں کی خوبصورتی نوجوان کو کوئی فائدہ نہیں پہونچائے گی۔

(٢) اعراب :- (لا تجعل) فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الحسن) مفعول اول (الدلیل) مفعول ثانی (علی الفتی) الدَّلِیلَ سے متعلق (فا) تعلیلیہ (ما) نافیہ (کل) مبتدا مضاف (مصقول) مضاف الیہ مضاف (الحدید) مضاف الیہ (یمان) خبر۔

(٢) تحقیق لغات :- الدلیل: وجہ ثبوت، رہبر، گائڈ، نشانی۔ دَلَالَةٌ سے بروزن فَعِیلٌ: صفت مشبہ کا صیغہ بمعنی فاعل ہے۔ ج أَدِلَّةٌ۔ مصقول: اسم مفعول: مانجھا ہوا، زنگ دور کیا ہوا، جلا دیا ہوا، پالش کیا ہوا، مراد تلوار ہے۔ صقل (ن) صقلاً و صقالاً۔ الشیءَ: پالش کرنا، جلا دینا، صاف کرنا۔

(٢) ترجمہ :- حسن کو نوجوان کے حسن اخلاق پر دلیل نہ بنا، کیونکہ لوہے کی ہر چمکدار تلوار یمنی نہیں ہوتی۔ (مثل مشہور ہے کہ ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوتی۔ یعنی جس طرح ہر تلوار کے لیے یمنی ہونا ضروری نہیں اسی طرح ہر حسن ظاہری کے لیے حُسن باطنی ہونا ضروری نہیں ہے)

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الأَهْتَمِ الْمِنْقَرِي

(۱) ذَرِيْنِيْ فَإِنَّ الْبُخْلَ يَا أُمَّ مَالِكٍ لِصَالِحِ أَخْلَاقِ الرِّجَالِ سَرُوْقُ

(۲) لَعَمْرُكِ مَا ضَاقَتْ بِلَادٌ بِأَهْلِهَا وَلٰكِنَّ أَخْلَاقَ الرِّجَالِ تَضِيْقُ

(۱) اعراب :- (ذری) فعل. أنتَ کی ضمیر مستتر فاعل. نونَ: وقایہ. یاءَ: ضمیر متکلم مفعول: یہ جملہ جواب ندا ہے (فإن) (فاء) تعلیلیہ (إنَّ) حرف تاکید (البخل) اسم (یا) حرف ندا، بمعنی ادعو. (أم مالك) منادی (لصالح اخلاق الرجال) سروق سے متعلق (سروق) خبر.

(۱) **تحقیق لغات** :- ذری: واحد مؤنث حاضر امر: توچھوڑ، رہنے دے، بس کر. از (ض) مادّہ (وذر) ہے. وذر (ض) وذراً: چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع اور فعل امر کا استعمال ہوتا ہے. اگر اس معنی میں فعل ماضی مقصود ہو تو (تَرَكَ) اسم فاعل ہو تو (التارِكُ) اور مصدر ہو تو (التّرْكُ) کا استعمال ہوگا۔ سروق: صیغہ مبالغہ: بہت چرانے والا. سرق (ض) سرقاً وَسَرِقَةً ـ عنه: چرانا، پوشیدہ طریقہ سے نگاہ بچا کر اچک لینا. (۱) **ترجمہ** :- ام مالک! بس کر، رہنے دے، کیونکہ بخل انسان کے اچھے اخلاق کو اچک لیتا ہے. (۲) **اعراب** :- (لعمرك) لامَ: ابتدائیہ (عمرك) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، اور اسکی خبر قسمی محذوف ہے (لکن) حرف استدراک. (اخلاق الرجال) اسم (تضیق) خبر. (۲) **تحقیق لغات** :- ماضاقت: واحد مؤنث غائب ماضی منفی: وہ تنگ ہوگئی. از (ض) مادّہ (ضیق) ہے. بلاد: مفرد ہا: بلد: شہر، ملک

(۲) ترجمہ :- (ام مالك) تیری زندگی کی قسم، ملک اپنے باشندوں سے تنگ نہیں ہوا، ہاں البتہ لوگوں کے اخلاق تنگ ہوجاتے ہیں. (واقعہ یہی ہے ورنہ "ملک خدا تنگ نیست" اور ہندی کا ایک مثل ہے "من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا"، جب اخلاق و مروت، وسعت نظری اور رواداری ختم ہوجائے تو ماحول میں تعفن اور گھٹن محسوس ہوتی ہے)

سعد بن ناشب المازنی

تفند نی فیمَا تَرَىٰ من شراستی وشدّۃ نفسی أمُّ سعد وما تدری

اعراب :- (تفندنی) فعل. نونَ: وقایہ. یاءَ: ضمیر متکلم مفعول بہ (فیما) فیَ: حرف جار (ما) اسم موصول (تری) صلہ. (من شراستی) مآ: کا بیان. (وشدۃ نفسی) واو: حرف عطف (شدۃ نفسی) شراستی: پر معطوف (ام سعد) فاعل ذوالحال (وما تدری) حال.

تحقیق لغات :- تفنّد: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ ناقص العقل بناتی ہے، وہ بہکا ہوا کہتی ہے. فنّدہٗ تفنیداً: بڑھاپے کی وجہ سے عقل کی نفی کرنا. کہا جاتا ہے :- شیخٌ مفنّدٌ: سٹھیا ہوا بڈھا، جس کی عقل میں بڑھاپے کی وجہ سے ضعف پیدا ہوگیا ہو، اور بہکی بہکی باتیں کرتا ہو قرآن میں وارد ہے (لولا أن تفنّد ون) اگر تم مجھے ناقص العقل نہ قرار دو، اگر تم مجھے نہ جھٹلاؤ، غرضکہ ضعف عقل، جھوٹ، کمزوری، عاجزی، جہالت اور غم کی طرف منسوب کرنیکے معنی اسمیں پائے جاتے ہیں. شراسۃ: بدخلقی، بدخوئی، تنگ مزاجی. شرس (س) شراسۃ: بدخلق ہونا صفت شَرِسٌ، وشریس، و أشرس. شدۃ النفس: سخت مزاجی، تندی.

معنیٰ :- تفند نی ام سعد علیٰ ما تشاهد من عسر الخلق و إباء النفس جاهلة بأحوال الرجال والفصل بين أوقات الهزل والجد.

ترجمہ :- میری بدخلقی اور سخت مزاجی کو دیکھکر ام سعد کہتی ہے کہ تم سٹھیا گئے ہو حالانکہ حقیقت حال سے واقفیت نہیں ہے. (اگر صورت حال کا صحیح علم ہوجاتا تو ایسی بات نہ کہتی یا اپنا قول واپس لیتی)

(۱) نَقُلتُ لَهَا إنَّ الكَرِيمَ وَإن حَلَا　لَيُلفَى عَلَى حَالٍ أَمَرَّ مِنَ الصَّبرِ
(۲) وَفِي اللِّينِ ضَعفٌ وَالشَّرَاسَةُ هَيبَةٌ　وَمَن لَا يُهَب يُحمَل عَلَى مَركَبٍ وَعرِ

(۱) تحقیق لغات :- حلا : واحد مذکر غائب ماضی : میٹھا ہوا، شیریں ہوا. حلا (ن ک ض) حُلوۃً وحُلوًا میٹھا ہونا. د۔۔ الثمر: پکنا. د۔۔ فی عینی : نگاہوں میں بھلا لگنا. حلا الکریم : کریم کا میٹھا ہونا. یہ کنایہ ہے: نرم مزاج اور خوش اخلاق ہونے سے. یُلفی : واحد مذکر غائب مضارع مجہول : وہ پایا جاتا ہے. از (افعال) أمرّ : اسم تفضیل: زیادہ کڑوا. مرّ (ن) مرارۃ : کڑوا ہونا. الصبر: بفتح صاد وسکون بار ناپسندیدہ حالات کو انگیز کرنا اور خواہشاتِ نفسانی سے طبیعت کو روکنا. یا الصّبر: بفتح صاد وکسر بار مانا جائے بمعنی ایلوا، ایک کڑوا پھل.

(۱) ترجمہ :- تو (اس کے جواب میں) میں نے کہا کہ شریف آدمی اگرچہ خوش اخلاق ہوتا ہے مگر (بعض اوقات) وہ پایا جاتا ہے ایسے حال پر جو صبر یا ایلوا سے زیادہ کڑوا ہوتا ہے (یعنی سخت مزاجی اور بدخلقی کا ہونا ضروری ہے ورنہ کمزور سمجھکر ذلیل کیا جائے گا)

(۲) اعراب : (وفی اللین) واو: استینافیہ (فی الین) خبر مقدم (ضعف) مبتدا مؤخر (والشراسۃ) واو: حرف عطف. (الشراسۃ) مبتدا (ھیبۃ) خبر. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات :- اللین: نرمی. ھیبۃ : رعب، دبدبہ، خوف، دہشت، بزرگی ۔، لایُہَبْ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی: نہ ڈرا جائے. ھاب (س) ھیبۃً: ۔ ڈرنا، خوف کھانا، مرکب : سواری. ج مراکب. وعر: بفتح واو وکسر عین : دشوارگذار، دشواری، سختی، غصہ، کینہ، حسد.

(۲) ترجمہ :- نرمی میں کمزوری ہے اور بدخلقی میں رعب و دبدبہ ہے اور جس سے نہ ڈرا جائے (جس کا رعب و دبدبہ نہ ہو) وہ دشوارگذار سواری پر سوار کیا جاتا ہے (یعنی اسکو لوگ ذلیل کرتے ہیں)

(۱) وَمَا بِي عَلَى مَن لَانَ لِي مِن فَظَاظَةٍ　وَلَكِنَّنِي فَظٌّ أَبِيٌّ عَلَى القَسرِ
(۲) أُقِيمُ صَغَا ذِي المَيلِ حَتَّى أَرُدَّهُ　وَأَخطِمُهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَى القَدرِ

(۱) اعراب :- (ما) نافیہ. (بی) جار مجرور متعلق ہے خبر محذوف کائنۃ سے. تقدیر عبارت: وما فظاظۃ کائنۃ بی. (علی) حرف جار، آنے والے فظاظۃ : سے متعلق. (لان) فعل (لی) فعل سے متعلق. (من) زائدہ. (فظاظۃ) مبتدا مؤخر. دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- لان : واحد مذکر غائب ماضی : وہ نرم ہوا، نرمی برتی. لان لی : نرم برتاؤ کیا، مہربانی سے پیش آیا. فظاظۃ : بدخوئی، بدکلامی، مزاج کا کھردراپن، سختی. فظ: صیغہ صفت: سخت دل، درشت سخن، بدزبان ج أفظاظ. أبیّ : بتشدید یا: خوددار، ناک والا ضمیر کے خلاف امور کا انکار کرنے والا، سرکش، باغی، مغرور أبی (ض س) إباءً: رد کرنا، ناپسند کرنا. القسر: جبر کرنا، دباؤ ڈالنا. از (ض).

(۱) ترجمہ :- جو مجھ پر مہربانی کرتا ہے اس سے میں سنگدلی سے پیش نہیں آتا، مگر (ضمیر کے خلاف) جبر پر میں سخت دل اور خوددار ہوں (یعنی) ضمیر کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کرسکتا)

(۲) اعراب :- (أقیم) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (صغا) مفعول بہ مضاف. (ذی المیل) مضاف الیہ (حتی) حرف غایت معنی میں إلی کے (أردہ) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ھاء ضمیر مفعول بہ. حتی کے بعد بتقدیر أنْ جملہ تاویل میں مصدر کے ہو کر مجرور اور فعل سے متعلق. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے. (۲) تحقیق لغات : أقِیمُ : واحد متکلم مضارع : میں سیدھا کرتا ہوں. از (افعال) صغا : ٹیڑھ، کجی. صغی (س)، صغواً وصغیً : مائل ہونا، ٹیڑھا ہونا. أخطم : واحد متکلم مضارع : میں نکیل دیتا ہوں، لگام لگاتا ہوں. از (ض) القدر : بسکون دال : درجہ، حیثیت، قیمت، مرتبہ ج اقدار.

(۲) ترجمہ :- میں ٹیڑھے آدمی کا بَل نکال کر سیدھا کر دیتا ہوں، اور اسکی ناک میں نکیل دیتا ہوں یہانتک کہ وہ اپنی حیثیت اور مرتبہ پر آجاتا ہے.

وقال صالح بن عبد القدوس

(۱) رَأَيْتُ صَغِيْرَ الْأَمْرِ تَنْمِيْ شُؤُوْنُهُ فَيَكْبُرُ حَتَّى لَا يُحَدُّ وَيُعْظَمُ
(۲) وَإِنَّ عَنَاءً أَنْ تُفَهِّمَ جَاهِلًا وَيَحْسَبُ جَهْلًا أَنَّهُ مِنْكَ أَفْهَمُ

---

(۱) اعراب :- (رأیت) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (صغیرَ) مفعول بہ مضاف (الامر) مضاف الیہ ذوالحال (تنمی شؤونہ) حال. (فیکبر) فا: عاطفہ یکبر: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (حتی) برائے ابتداء (لایحد ویعظم) جملہ فعلیہ.

(۱) تحقیق لغات :- صغیر الأمر: صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے اصل میں الأمر الصغیر ہے: چھوٹی چیز، معمولی واقعہ. تنمی: واحد مؤنث غائب مضارع: نشو ونما پاتی ہے، بڑھتی ہے. نمی (ض) نمیًا ونمیًّا ونماءً — المالُ وغیرہ: نشو ونما پانا، زیادہ ہونا، بڑھنا. شؤون: مفردہا: شأن: حالت، کیفیت، ضرورت، درجہ، مرتبہ، اہمیت، تعلق. لا یُحَدُّ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی: مقرر نہیں کی جاتی ہے. (۱) ترجمہ :- میں ایک معمولی واقعہ دیکھتا ہوں جسکی اہمیت بڑھتی رہتی ہے پھر وہ اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ کوئی حد وحساب نہیں ہوتا.

(۲) اعراب :- (إنّ) حرف تاکید. (عناءً) اسم. (أنْ تفهم جاهلاً) تاویل میں مصدر کے ہوکر خبر. تقدیر عبارت: تفهیمك جاهلاً. (یحسب) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (جاهلاً) مفعول لہ جملہ إنه منك أفهم: یحسب کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہے. (۲) تحقیق لغات :- عناء: دشواری، تھکن، الجھن، تکلیف، دُکھ، رنج، سختی. تفهم: واحد مذکر حاضر مضارع منصوب بأن: تم سمجھاتے ہو. از (تفعیل) أفهم: اسم تفضیل: زیادہ سمجھدار (۲) ترجمہ :- تمہارا کسی ایسے جاہل کو سمجھا لینا دشوار ہے جو اپنی جہالت سے سمجھ رہا ہو کہ وہ تجھ سے زیادہ سمجھدار ہے (یہ جہل مرکب ہے:

آنکس کہ نہ داند وبداند کہ بداند در جہل مرکب ابد الدہر بماند

---

(۱) مَتَى يَبْلُغُ الْبُنْيَانُ يَوْمًا تَمَامَهُ إِذَا كُنْتَ تَبْنِيْهِ وَغَيْرُكَ يَهْدِمُ

وقال طرفة بن العبد البکریؒ

(۲) قَدْ يَبْعَثُ الْأَمْرَ الْعَظِيْمَ صَغِيْرُهُ حَتَّى تَظَلَّ لَهُ الدِّمَاءُ تَصَبَّبُ

---

(۱) تحقیق لغات :- یبلغ: واحد مذکر غائب مضارع: وہ پہنچتا ہے، بلغ (ن) بلوغًا: الثمر: پھل کا پکنا. و— الغلامُ: لڑکے کا بالغ ہونا و— البنیانُ: عمارت کا مکمل ہونا. البُنیان: مفرد ہے بمعنی عمارت. تبنی: واحد مذکر حاضر مضارع: تم بناتے ہو، تعمیر کرتے ہو. بنی (ض) بناءً وبنیانًا: تعمیر کرنا. والارض: زمین کو آباد کرنا و— علی کلامہ: کسی کے کلام کی نقل اُتارنا. یھدم: واحد مذکر غائب مضارع: وہ ڈھاتا ہے، توڑتا ہے. ھدم (ض) ھدمًا — البناءَ: توڑنا، ڈھانا. کہا جاتا ہے (ضربہ فھدمہ) اسکی کمر توڑ دی. (۱) ترجمہ: عمارت اپنے کمال کو کب پہونچے گی؟ (یعنی کبھی نہیں پہنچیگی) جبکہ تم تعمیر کرتے رہو اور دوسرا اُسے ڈھاتا ہے.

(۲) اعراب :- (قد) حرف تحقیق. (یبعث) فعل. (الأمر العظیم) مفعول بہ. (صغیرہ) فاعل (حتی) حرف غایت معنی میں إلی - أنْ کے (تظل) فعل ناقص (لہ) تصبب سے متعلق (الدماء) اسم (تصبب) خبر.

(۲) تحقیق لغات :- یبعث: واحد مذکر غائب مضارع: اُبھارتا ہے، بھیجتا ہے، زندہ کرتا ہے. بعث (ف) بعثًا — الشیءَ وبہ: بھیجنا، نکال پھینکنا. و— من النوم: بیدار کرنا. و— من الموت: زندہ کرنا. و— علیٰ: آمادہ کرنا، مجبور کرنا و— بعثۃً: کمیشن روانہ کرنا. الدماء: مفردہا: دمٌ: خون. تصبب: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ بہتی ہے. از (تفعّل) ایک تاء حذف کردی گئی ہے جوازًا. تصبب الماءُ وغیرہ تصبّبًا: بہنا.

(۲) ترجمہ :- ایک معمولی واقعہ بڑے حادثہ کو جنم دیتا ہے، یہانتک کہ اسکے لئے خونریزیاں ہونے لگتی ہیں.

(۱) وَالظُّلْمُ فَرَّقَ بَيْنَ حَيَّيْ وَائِلٍ بَكْرٌ تُسَاقِيهَا الْمَنَايَا تَغْلِبُ
(۲) وَالصِّدْقُ يَأْلَفُهُ الْكَرِيمُ الْمُرْتَجِي وَالْكِذْبُ يَأْلَفُهُ الدَّنِيُّ الْأَخْيَبُ

(۱) تحقیق لغات:- الظلم: ستم، بے انصافی، زبردستی، ستمگاری، شرک، گناہ، تقصیر. ظلم کے اصل معنی ہیں غیر کی ملک میں تصرف کرنا اور حد سے گذرنا. حیّی: صیغۂ تثنیہ ہے اصل میں حیّین ہے اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ ساقط ہوگیا. بمعنی قبیلہ، خاندان. ج أحیاء. وائل: بانی قبیلہ کا نام. بکر و تغلب: دو قبیلے کے نام. تساقی: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ ایک دوسرے کو پلاتی ہے، سیراب کرتی ہے. از (مفاعلۃ) مادّہ (سَقْیٌ) ہے. المنایا: مفرد ہا مَنِیَّۃٌ: موت

(۱) ترجمہ:- ظلم نے وائل کے دونوں قبیلوں میں اختلاف پیدا کر دیا (چنانچہ) قبیلہ بکر و تغلب ایک دوسرے کو موت کا جام پلا رہے ہیں.

(۲) اعراب: (الصدق) مبتدا، (یألف) فعل (ہاء) ضمیر مستتر مفعول بہ. (الکریم) فاعل موصوف. (المرتجی) صفت. جملہ خبر. مصرعۂ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات: یألف: واحد مذکر غائب مضارع: وہ محبت رکھتا ہے، انسیت رکھتا ہے، پسند کرتا ہے. الف (س) ألفاً — الشیٔ: پسند کرنا، مانوس ہونا، عادی ہونا. المرتجی: اسم فاعل. از (افتعال) مادّہ (رجاء) امید لگانے والا، آرزو رکھنے والا. الدنی: کمینہ، اوچھا، ذلیل، چھوٹی طبیعت کا، تنگ ظرف، خسیس، گھٹیا درجہ کا، نالائق، پست ہمت. ج أدنیاء. أخیب: صیغہ صفت: ناکام، نامراد، جس کی امید پر پانی پھر گیا ہو. خاب (ض) خَیْبَۃً: ناکام و نامراد ہونا، فیل ہونا. و— الأمل: امید پر پانی پھرنا. و— سَعْیُہٗ: کوشش کا ناکام ہونا.

(۲) ترجمہ:- شریف آرزومند انسان سچائیوں سے محبت رکھتا ہے، نالائق اور نامراد آدمی جھوٹ کا عادی ہوتا ہے.

وقال مسکین الدارمی

(۱) أُقِيمُ بِدَارِ الْحَزْمِ مَا لَمْ أُهَنْ بِهَا فَإِنْ خِفْتُ مِنْ دَارٍ هَوَانًا تَرَكْتُهَا
(۲) وَأُصْلِحُ جُلَّ الْمَالِ حَتَّى تَخَالَنِي شَحِيحًا وَإِنْ حَقٌّ عَرَانِي أَهَنْتُهَا

(۱) اعراب: (أقیم) فعل. (بدار الحزم) فعل سے متعلق (ما) مصدریہ ظرفیہ أقیم سے متعلق (لم أھن) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (بہا) فعل سے متعلق. دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات:- أقیم: واحد متکلم مضارع: میں اقامت اختیار کرتا ہوں، ٹھیرتا ہوں، رہتا ہوں. از (افعال) أقام إقامۃً:— بالمکان: اقامت کرنا، وطن بنالینا. الحزم: احتیاط، استقلال، ہوشیاری، استواری، عزم و ارادہ، دور اندیشی، انجام بینی. دار الحزم: مستقل مزاجی کی جگہ. لم أھن: واحد متکلم مضارع مجہول مجزوم بلَمْ: میں ذلیل نہ کیا جاؤں، میری اہانت نہ کیجائے. ما لم أھن: جب تک میں ذلیل نہ کیا جاؤں. از (افعال) ھوانًا: ذلت، رسوائی، حقارت.

(۱) ترجمہ:- کسی جگہ مستقل مزاجی اور اطمینان سے اس وقت تک رہتا ہوں جب تک مجھے ذلیل نہ کیا جائے، چنانچہ اس جگہ کو میں خیرباد کہتا ہوں جہاں کسی ذلت یا رسوائی کا اندیشہ ہو جائے

(۲) تحقیق لغات: أصلح: واحد متکلم مضارع: میں اصلاح کرتا ہوں، درست کرتا ہوں. از (افعال) إصلاح المال: مال کی اصلاح کرنا، یعنی اسراف نہ کرنا، واجبی اور واقعی ضرورت میں خرچ کرنا. جُلَّ المال: مال کا اکثر حصہ. تخالنی: واحد مذکر حاضر مضارع. از (تفاعل) مادّہ (خیال) ہے: تم مجھے سمجھوگے، میرے بارے میں تمہارا خیال ہوگا. حق: واجبی ضرورت. عرا: واحد مذکر غائب ماضی: طاری ہوا، پیش آیا، لاحق ہوا. (۲) ترجمہ:- میں اپنے سارے مال کی حفاظت کرتا ہوں (کفایت شعاری سے کام لیتا ہوں) یہانتک کہ تم سمجھوگے کہ میں کوئی بخیل آدمی ہوں (حالانکہ بات ایسی نہیں ہے کیونکہ) اگر کوئی واقعی ضرورت مجھے درپیش ہو جائے تو میں اسکی توہین کر دیتا ہوں (یعنی مال کو ایک معمولی چیز سمجھ کر اسے بیدریغ خرچ کر دیتا ہوں)

(۱) وَلَسْتُ بِوَلَّاجِ الْبُيُوتِ لِفَاقَةٍ وَلٰكِنْ إِذَا

(۲) أَبِيْتُ عَنِ الْإِدْلَاجِ فِي الْحَيِّ نَائِمًا وَأَرْضٍ بِإِدْلَاجٍ وَهَمٍّ قَطَعْتُهَا

(۱) اعراب : (لست) فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم. (بولاج) بار زائده (ولاج) خبر مضاف (بیوت) مضاف الیہ. (لفاقة) فعل سے متعلق. مصرعۂ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۱) تحقیق لغات : ولاج : صیغۂ صفت : بہت داخل ہونے والا، گھسنے والا. ولج (ض) دلوجا :- البیتَ : گھر میں داخل ہونا، گھسنا. فاقة : بھوک، مفلسی، فقیری استغنیت : واحد متکلم ماضی : بے نیاز ہوگیا، بے فکر ہوگیا، مستغنی ہوگیا. ولجت : میں داخل ہوا. عنہا : اور ولجتہا : میں ضمیر مؤنث کا مرجع البیوت ہے

(۱) ترجمہ :- میں فقر وفاقہ کی وجہ سے گھروں میں گھسنے والا نہیں ہوں، ہاں جب ان گھروں سے مستغنی ہو جاتا ہوں تب ان میں گھستا ہوں (یعنی افلاس کی حالت میں درویشوں کی طرح گھوم کر دستِ سوال نہیں پھیلاتا البتہ جب میں لوگوں سے بے نیاز ہو جاتا ہوں تب ان سے ملتا ہوں)

(۲) اعراب :- (أبیت) فعل (عن الادلاج) نائمًا سے متعلق. (فی الحی) أبیتُ سے متعلق (نائما) حال. أبیت کی ضمیر فاعل سے. نثر یوں ہوئی : أبیت فی الحیِّ نائمًا عن الادلاج. مصرعۂ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات :- أبیت : واحد متکلم مضارع : میں رات گذارتا ہوں، شب باشی کرتا ہوں از (ض) الادلاج : اخیر شب میں چلنا، یا مطلقًا رات میں چلنا، سفر کرنا. از (افعال). نائمًا : اسم فاعل : سونیوالا. و عن الادلاج : شب روی سے غفلت برتنے والا و أرض : واو : بمعنی رُبَّ ہے. ھمّ : غم، رنج وفکر، اراده

(۲) ترجمہ :- میں شب روی سے غافل ہو کر قبیلہ میں سو کر رات گذارتا ہوں اور بہتیری زمینوں میں نے شب روی اور رنج وغم میں طے کیا ہے.

(۱) إِذَا قَصُرَتْ أَيْدِي الرِّجَالِ عَنِ الْعُلٰى مَدَدْتُ لَهَا بَاعًا عَلَيْهَا فَنِلْتُهَا

وقال ایضا

(۲) وَلَسْتُ إِذَا مَا سَرَّنِي الدَّهْرُ ضَاحِكًا وَلَا خَاشِعًا مَا عِشْتُ مِنْ حَادِثِ الدَّهْرِ

(۱) اعراب :- (إذا) حرف شرط (قصرت) فعل شرط (أیدی الرجال) فاعل (عن العلی) قصرت سے متعلق (مددت) فعل جواب (لہا) مددت : سے متعلق (باعًا) مفعول بہ علیہا : مددت : سے متعلق. (فنلتھا) فعل جزار

(۱) تحقیق لغات :- قصرت : واحد مؤنث غائب ماضی : کوتاہ ہوگئی، چھوٹی رہ گئی، ناقص ہوگئی. قصر (ن) قصرًا : سُست ہونا، ناقص ہونا. و عن الشئ : عاجز رہ جانا مددت : واحد متکلم ماضی : میں نے پھیلایا، بڑھایا، لمبا کیا. باعًا : دونوں ہاتھوں کے پھیلاوٹ کی مقدار

(۱) ترجمہ :- جب لوگوں کے ہاتھ حصول شرف سے عاجز رہ جاتے ہیں تو میں اسکی (شرف وبلندی) کی طرف اپنے ہاتھ بڑھا دیتا ہوں تو اسے حاصل کر لیتا ہوں

(۲) اعراب :- واو : حرف استیناف. لست : فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم (اذا) حرف شرط (ما) زائده (سرنی الدھر) فعل شرط. اسکی جزار محذوف ہے جس پر جملہ اولیٰ دلالت کرتا ہے. ضاحکًا : خبر اول. واو : حرف عطف (لا) نافیہ. خاشعًا : خبر ثانی (ما) مصدریہ ظرفیہ (عشتُ) فعل با فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ تقدیر عبارت : مدةَ حیاتی (من حادث الدھر) خاشعا سے متعلق.

(۲) تحقیق لغات : سرّ : واحد مذکر غائب ماضی : اس نے خوش کیا. از (ن) خاشعا : اسم فاعل فروتنی کرنیوالا، ڈھیلا پڑنے والا، جھکنے والا. از (ض) مادّه (خشوع) ہے.

(۲) ترجمہ :- جب زمانہ خوشی ومسرت سے نوازے تو میں مسکراتا نہیں ہوں (کہ یہ بھی خفتِ عقل کی دلیل ہے) اور میں تا زندگی حوادثات زمانہ سے ڈھیلا پڑنے والا نہیں ہوں (بلکہ کوہ وقار بنکر سردی وگرمی سہتا رہتا ہوں)

(۱) وَلَا جَاعِلاً عِرْضِي لِمَالِي وِقَايَةً   وَلٰكِنْ أَقِي عِرْضِي فَيُحْرِزُهُ وَفْرِي
(۲) أَعِفُّ لَدَى عُسْرِي وَأُبْدِي تَجَمُّلاً   وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَعِفُّ لَدَى الْعُسْرِ

(۱) اعراب :- (وَلَا) واو: عاطفہ. لا: نافیہ. (جاعلاً) خبر ثالث. (جاعلاً) اسم فاعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل. (عرضی) مفعول اول. (لمالی) جار مجرور آنیوالے وقایۃ سے متعلق. (وقایۃ) مفعول ثانی. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- العرض: عزت، آبرو، نیک عادت. ج أعراض. وقایۃ: مصدر از (ض) ڈھال، وہ چیز جس سے دوسری چیز کو محفوظ رکھ سکیں، حفاظت، نگہبانی. أقی: متکلم مضارع: میں حفاظت کرتا ہوں، بچاتا ہوں، وقی (ض) وقایۃً ووَقْیًا وواقیۃً: حفاظت کرنا اور تکلیف سے بچانا. یحرز: واحد مذکر غائب مضارع: وہ بچاتا ہے، جمع کرتا ہے، فراہم کرتا ہے، حاصل کرتا ہے، مضبوط کرتا ہے. الوفر: کثیر مال، ہر شئی کی کثرت، زیادتی ——

(۱) ترجمہ :- اور نہ ہی میں اپنی آبرو کو اپنے مال کے لئے ڈھال بناتا ہوں، ہاں میں اپنی عزت اور آبرو کی حفاظت کرتا ہوں. تو میرا کثیر مال میری آبرو کو اور مضبوط کر دیتا ہے. (یعنی مال کی حفاظت کے لئے اپنی آبرو کو داؤ پر نہیں لگاتا ہوں بلکہ آبرو بچانے کے لئے بے دریغ مال کو صرف کر دیتا ہوں)

(۲) تحقیق لغات :- أعف: واحد متکلم مضارع: میں عفت اختیار کرتا ہوں، اپنے کو بچاتا ہوں عف (ض) عفًّا وعِفّۃً: پاک دامن ہونا، حرام یا غیر مستحسن کام سے بچنا. عسر: تنگدستی، فقر و فاقہ. تجملاً: حسن صبر.

(۲) ترجمہ :- تنگدستی کے وقت پاک دامنی اختیار کرتا ہوں (دست سوال پھیلا کر قبائے عزت کو داغدار نہیں کرتا) اور حسنِ صبر کو ظاہر کرتا ہوں اور اس شخص کی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جو تنگدستی کے وقت پاکدامنی نہیں اختیار کرتا ہے.

(۱) وَإِنِّي لَأَسْتَحْيِي إِذَا كُنْتُ مُعْسِرًا   صَدِيقِي وَإِخْوَانِي بِأَنْ يَعْلَمُوا فَقْرِي
(۲) وَأَقْطَعُ إِخْوَانِي وَمَا حَالَ عَهْدُهُمْ   حَيَاءً وَأَعْرَاضًا وَمَا بِي مِنْ كِبْرٍ

(۱) تحقیق لغات :- أستحی: واحد متکلم مضارع: مجھے حیا آتی ہے، میں شرم کرتا ہوں — معسر: اسم فاعل: تنگدست. از (افعال) الفقر: مفلسی، غربت، افلاس.

(۱) ترجمہ :- جب میں تنگدست ہوتا ہوں تو مجھے حیا آتی ہے کہ میرے دوستوں اور شناساؤں کو میرے افلاس کی خبر ہو

(۲) اعراب :- (وأقطع) واو: حرف عطف (أقطع) فعل با فاعل (اخوانی) مفعول بہ (وما) واو: حالیہ (ما) نافیہ (حالَ) فعل. (عہدہم) فاعل جملہ حال ہے (حیاءً وأعراضًا) معطوف ومعطوف علیہ ملکر مفعول لہ (وما) واو: حرف عطف. ما: نافیہ (بی) خبر محذوف سے متعلق (مِن) زائدہ (کبر) مبتدا مؤخر.

(۲) تحقیق لغات :- أقطع: واحد متکلم مضارع: میں کاٹ دیتا ہوں، قطع تعلق کر لیتا ہوں. ماحالَ واحد مذکر غائب ماضی منفی: نہیں بدلا، نہیں پلٹا. حال (ن) حولاً الشئ: ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا. عہد: قول و قرار، عہد و پیمان، نصیحت، قسمت، نگہداشت، حرمت ج عہود. أعراض: مفرد عِرضٌ: عزت و آبرو. کبر: بزرگی، بڑائی، تکبر، گھمنڈ، غرور.

(۲) ترجمہ :- (تنگ دستی کی حالت میں) حیا اور آبرو کی وجہ سے اپنے احباب سے الگ رہتا ہوں حالانکہ ان کا عہد و پیمان بدلا نہیں ہے. اور نہ ہی مجھ میں غرور و تکبر ہے. (یعنی احباب کی بے وفائی اور اپنے تکبر کی بنا پر الگ نہیں رہتا ہوں بلکہ محض شرم و حیا اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے ایسا کرتا ہوں)

(۱) فَإِنْ يَكُ عَارًا مَا أَتَيْتُ فَرُبَّمَا   أَتَى الْمَرْءَ يَوْمُ السُّوْءِ مِنْ حَيْثُ لَا يَدْرِيْ
(۲) وَمَنْ يَفْتَقِرْ يَعْلَمْ مَكَانَ صَدِيْقِهٖ   وَمَنْ يَحْيَ لَا يَعْدَمْ بَلَاءً مِنَ الدَّهْرِ

---

(۱) اعراب :- (فإن) فآر: حرف عطف (إن) حرف شرط (يكُ) فعل ناقص (عارًا) خبر مقدم (ما) اسم موصول اسم مؤخر (أتيت) صلہ (فربّ) فآر: برائے جزاء، (ربّ) للتکثیر (ما) کافہ (أتى) فعل (المرءِ) مفعول بہ (يوم السوء) فاعل (من حيث لا يدري) إلیٰ کے متعلق.

(۱) تحقیق لغات :- عار: شرم، رسوائی، عیب، غیرت، ننگ، گالی. أتيت: واحد متکلم ماضی: میں آیا. ما أتيت: میں جس پر آیا، میں نے جس کو کیا. یا فعل کو مجہول مانا جائے تو معنی ہوگا: وہ جو مجھ پر آئی. يوم السوء: بُرے دن، مصیبت کے دن.

(۱) ترجمہ :- وہ چیز (تنگ دستی، نقر و فاقہ) جو مجھ پر آئی اگر شرم کی بات ہے (تو کرنا کیا ہے) اس واسطے کہ کبھی انسان پر بُرے دن اس طرح آجاتے ہیں کہ اُسے علم نہیں ہو پاتا اور وہ گردش زمانہ کا شکار ہو جاتا ہے)

(۲) تحقیق لغات :- يفتقر: واحد مذکر غائب مضارع: وہ محتاج ہوتا ہے، ضرورتمند ہوتا ہے. مکان: اسم ظرف: جگہ، مقام، مرتبہ، منزلت. ج أمكنة. يحيى: واحد مذکر غائب مضارع: وہ زندہ رہتا ہے. حَيِيَ (س) حَيَاةً: زندہ رہنا. و — منہ شرمانا. لا يعدم: واحد مذکر غائب ماضی منفی، نہیں معدوم کرتا ہے، نہیں ختم کرتا ہے، نہیں روکتا ہے، بلاء: آزمائش، زحمت، گردش زمانہ.

(۲) ترجمہ :- جو محتاج ہوتا ہے وہ اپنے دوست کے مرتبہ کو جان لیتا ہے (کہ مخلص ہے یا منافق) اور جو زندہ رہے گا وہ گردش زمانہ کو روک نہیں سکتا (اس لئے اس سے دوچار ہونا ہی پڑے گا)

وقال الحكم بن معمر الخضري

وَبَعْضُ الْهَوَاءِ دَاءٌ، وَفِي الْيَأْسِ رَاحَةٌ   إِذَا انْبَتَّ وَصْلٌ أَوْ نَبَا بِكَ مَنْزِلٌ

اعراب :- مصرعہ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے. (إذا) حرف شرط. (انبتّ) فعل (وصلٌ) فاعل. فعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف علیہ. (أو) حرف عطف. (نبا) فعل (بك) سے متعلق. (منزلٌ) فاعل جملہ معطوف. معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فعل شرط جزار محذوف ہے. جس پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے.

تحقیق لغات: الهواء: خواہش دل، آرزو، تمنا، محبت، فضا، آسمان و زمین کا درمیانی خلا. اليأس: مایوسی، ناامیدی. راحة: آرام و سکون، اطمینان. أنبت: واحد مذکر غائب ماضی: ٹوٹ گیا، منقطع ہوگیا. از (انفعال) مادہ (بتّ) ہے. وصل: تعلق، رشتہ. نبا: واحد مذکر غائب ماضی: ناموافق ہوا، راس نہیں آیا. نبا: (ن) نبوة ونُبُوًّا — المكانُ بفلان: جگہ کا ناموافق ہونا.

معنیٰ :- إذا وقع لك الفراق من الحبيب أو لم يوافقك المنزل فأخرج من قلبك هواى حبيبك واستيأس منه فإن الهوى داء يقع به المرء في الأذى. واليأس راحة.

ترجمہ :- بعض خواہش بیماری ہے، اور ناامیدی میں راحت ہے، جب تعلق ٹوٹ جائے یا منزل تجھے راس نہ آئے (جب محبوب سے فراق ہو جائے تو اس کی محبت دل سے جھٹک دے کیونکہ محبت مرض ہے اور اس کی کسک مسلسل ایک عذاب ہے اگر دل ادھر سے موڑ لیا جائے تو سکون و اطمینان حاصل ہو جائے)

(۱) ذُوالْعَقْلِ لَا يَأْسىٰ عَلىٰ وَصْلِ خُلَّةٍ   إِذَا لَمْ يَكُنْ يَوْمًا عَلَيْهَا مُعَوَّلُ
(۲) فَلَا تَرْضَ بِالْأَمْرِ الَّذِيْ لَيْسَ بِالرِّضىٰ   إِذَا كُنْتَ تَعْتَامُ الْأُمُوْرَ وَتَفْصِلُ

---

(۱) اعراب :- مصرع اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے (إذا) حرف شرط (لم یکن) فعل ناقص (یوما) ظرف (علیھا) جار مجرور خبر محذوف کائنا سے متعلق (مُعَوَّل) اسم مؤخر.

(۱) تحقیق لغات :- لا یاسیٰ: واحد مذکر غائب مضارع منفی: وہ غم نہیں کرتا ہے، مایوس نہیں ہوتا ہے: أَسِيَ (س) أَسىً: رنجیدہ ہونا، غم کرنا. و— علیٰ مصیبۃٍ: مصیبت پر غم کرنا. لا یأسی علیٰ وصلٍ: وصال نہ ہونے پر ماتم نہیں کرتا. خلۃ: بضم خاء: دوستی، صداقت، دوست. معوّل: اسم مفعول: جس پر بھروسہ اور اعتماد کیا گیا ہو. از (تفعیل) مگر اس کا مصدر تعویلاً نہیں آتا بلکہ کہا جاتا ہے: عوّل معوّلاً: گریہ وزاری کرنا، واویلا مچانا و— علیٰ: بھروسہ کرنا اعتماد کرنا.

(۱) ترجمہ :- عقلمند آدمی محبوب کا وصل نہ ہونے پر ماتم نہیں کرتا، جبکہ اس پر (محبوب پر) کسی دن بھروسہ نہ رہا ہو (یعنی اگر محبوب کی محبت کا اعتبار اول دن ہی سے نہ رہا ہو تو اس کے ختم ہونے سے کوئی غم نہیں ہوتا. شعر:-

تیرے وعدے پہ جئے ہم میری جان جھوٹ جانا   کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

(۲) تحقیق لغات :- الرضیٰ: خوشی، رضامندی. تعتام: واحد مذکر حاضر مضارع: تم انتخاب کرتے ہو، چنتے ہو، پسند کرتے ہو. از (افتعال)، مادہ (عیمۃ) ہے. تفصل: واحد مذکر حاضر مضارع: تم فیصلہ کرتے ہو، جدا کرتے ہو، الگ کرتے ہو. فصل (ض) فصلاً: جدا کرنا، الگ کرنا. و— فی امر: فیصلہ کرنا. (۲) ترجمہ :- جب چیزوں کا انتخاب اور فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہو تو اس چیز پر راضی نہ ہو جو تمہاری مرضی کے خلاف ہو.

(۱) إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يُحْبِبْكَ إِلَّا تَكَرُّهًا   فَدَعْهُ، وَلَا يُعْجِزْ عَلَيْكَ التَّحَوُّلُ
(۲) وَفِي الْأَرْضِ أَكْفَاءٌ، وَفِيهَا مُرَاغَمٌ   عَرِيْضٌ لِمَنْ خَافَ الْهَوَانَ وَمُزْحَلُ

---

(۱) اعراب :- (إذ) حرف شرط (المرء) فاعل فعل محذوف کا. فعل فاعل مل کر جملہ شرط. لم یحبب: فعل. کاف: ضمیر مفعول بہ (إلا) حرف استثناء لغو (تکرھا) مفعول (فدعہ) فعل جزاء. مصرع ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- لم یحبب: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلم: محبت نہیں کیا، پسند نہیں کیا. أَحَبَّهُ إِحْبَاباً: محبت کرنا، پسند کرنا. تکرھا: مصدر: زبردستی، جبراً قہراً، کردہ اور ناگوار سمجھنا. دَعْ: واحد مذکر امر حاضر: چھوڑ دے، خیر باد کہہ دے ودع (ف) ودعا: چھوڑنا. التحول: مصدر: بدلنا، پھرنا، ایک جگہ سے دوسری طرف منتقل ہونا.

(۱) ترجمہ :- جب کوئی آدمی تم سے محبت نہ کرے مگر ناگواری اور زبردستی سے (نہ دلی اور بلا خلوص کے) تو اسے خیر باد کہہ دو، اور اس کی طرف سے منہ موڑنا تیرے لئے دشوار ہو.

(۲) تحقیق لغات :- أکفاء: بفتح ہمزہ. مفرد: کُفْو: ہمسر، ہم پایہ، برابر، نظیر، مثل. مراغم: بضم میم و فتح غین: جائے پناہ، قلعہ، راستہ. عریض: صفت مشبہ: چوڑا، وسیع، خوب چوڑا. اور عریض: کثیر کے معنی میں بھی مستعمل ہے، چنانچہ محاورہ ہے (أطال فی الکلام وأعرض فی الدعاء) طویل گفتگو کی اور خوب دعائیں کیں. مزحل: مصدر میمی: وہ جگہ جہاں آدمی منتقل ہو جائے، پناہ پکڑ لے. بولا جاتا ہے (إذا لم یکن عن شفرۃ السیف مزحل) جب تلوار کی دھار سے کوئی مفر نہ ہو. (۲) ترجمہ :- جس شخص کو ذلت و رسوائی کا اندیشہ ہو اس کے لئے روئے زمین پر بہت سے ہمسر ہیں اور لمبی چوڑی پناہ گاہیں ہیں. (ان میں پناہ لیکر اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے)

قَالَ الأَصْمَعِیُّ مَاسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ سَهْلٍ مُذْ صَارَ
فِی مَرْتَبَةِ الْوَزَارَةِ یَتَمَثَّلُ إِلَّا بِهٰذَیْنِ الْبَیْتَیْنِ

(١) وَمَابَقِیَتْ مِنَ اللَّذَّاتِ إِلَّا مُحَادَثَةُ الرِّجَالِ ذَوِی الْعُقُوْلِ
(٢) وَقَدْ کُنَّا نَعُدُّهُمْ قَلِیْلاً فَقَدْ صَارُوْا أَقَلَّ مِنَ الْقَلِیْلِ

(١) اعراب :- (مابقیت) فعل (من اللّذات) بقیت : سے متعلق (إلا) حرف استثنا لغو (محادثة) فاعل مضاف (الرجال) مضاف الیہ موصوف (ذوی العقول) صفت.

(١) تحقیق لغات :- اللذات : مفرد ہا لذة : مزہ، ذائقہ، سواد، خوشی، شیرینی، شراب. لذّ (س) لذاذًا ولذاذة — الشیءُ : لذیذ اور خوش ذائقہ ہونا. محادثة : باہم باتچیت کرنا.

(١) ترجمہ - دانشوروں کے ساتھ باتچیت اور گفت وشنید کے سوا اور کوئی لذت باقی نہیں رہ گئی ہے (یعنی زمانے میں اگر کوئی مزہ اور لطف ہے تو صرف صاحب عقل وفکر کی مجالست اور ان کی گفت وشنید میں ہے)

(٢) تحقیق لغات :- نعدّ : جمع متکلم مضارع : ہم شمار کرتے ہیں، سمجھتے ہیں. عدّ (ن) عدًّا وتعدادًا — الشیء : شمار کرنا، گننا، سمجھنا. جب سمجھنے کا معنی ہو تو اس فعل کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے (عددت زیدًا صادقًا) زید کو میں نے سچا سمجھا.

(٢) ترجمہ :- اور ہم سمجھتے تھے کہ وہ (صاحب دانش) لوگ تھوڑی تعداد میں ہیں مگر اب وہ قلیل سے قلیل تر ہو گئے ہیں.

وقال الحمیدی

(١) لِقَاءُ النَّاسِ لَیْسَ یُفِیْدُ شَیْئًا سِوَی الْهَذَیَانِ مِنْ قِیْلٍ وَقَالٍ
(٢) فَأَقْلِلْ مِنْ لِقَاءِ النَّاسِ إِلَّا لِأَخْذِ الْعِلْمِ أَوْ إِصْلَاحِ حَالٍ

(١) اعراب :- (لقاء الناس) مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، (لیس) خبر ضمیر اس میں اسم (یفید) لیس کی خبر (یفید) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (شیئا) مفعول مطلق (سوی الهذیان) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یفید کا مفعول بہ. (من قیل وقال) بیان

(١) تحقیق لغات :- لقاء : مصدر : ملنا، ملاقات کرنا. یفید : واحد مذکر غائب مضارع : فائدہ دیتا ہے. أفادہٗ إفادةً : نفع دینا، فائدہ پہونچانا. أفاد فلان المال : مال جمع کرنا، کمائی کرنا، و — فلانا علمًا أو مالًا : مال یا علم عطا کرنا و — منه علمًا : کسی سے علم حاصل کرنا. الهذیان : بفتح هاء وذال : بکواس، اول فول، بہکی بہکی باتیں کرنا قیل وقال : چون وچرا، بحث ومباحثہ.

(١) ترجمہ :- لوگوں کی ملاقات سوائے بحث ومباحثہ اور ٹھک بک بک کے کچھ نفع بخش نہیں ہے —

(٢) تحقیق لغات :- أقلل : واحد مذکر امر : از (افعال) اخذ العلم : علم حاصل کرنا. أخذ (ن) أخذًا : حاصل کرنا. و — ہ : گرفت کرنا، سزا دینا. و — علی نفسه ذمہ داری لینا. و — علی عادته : عادی بن جانا. و — الرأی : مشورہ لینا. إصلاح : درست کرنا، اصلاح کرنا، مرمت کرنا، سیدھا کرنا، ٹھیک کرنا.

(٢) ترجمہ :- لوگوں سے ملنا جلنا کم کر دو، مگر علم حاصل کرنے یا اپنی حالت درست کرنے کے لئے (ضرور اہل علم وتقوی سے ملنے جلنے کا سلسلہ رکھنا چاہئے)

وقال آخر

(١) مَنْ لَمْ يُرِدْكَ فَلَا تُرِدْهُ   لِيَكُنْ كَمَنْ لَمْ تَسْتَفِدْهُ
(٢) بَاعِدْ أَخَاكَ بِبُعْدِهِ   فَإِذَا نَأَى شِبْرًا فَزِدْهُ

(١) اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا، (لم یردك) فعل شرط (فلا تردہ) فعل جواب (لیکن) فعل ھو کی ضمیر مستتر اسم (کمن) کاف تشبیہ مضاف (من) اسم موصول مضاف الیہ (لم تستفدہ) صلہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔

(١) تحقیق لغات: لم یرد : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ : ارادہ نہیں کیا، نہیں چاہا، توجہ نہ دی۔ أَرَادَہٗ إِرادۃً : ارادہ کرنا، چاہنا، رغبت کرنا، توجہ دینا لم تستفد : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ : تونے فائدہ نہیں اٹھایا، نفع حاصل نہیں کیا۔ از (استفعال)

(١) ترجمہ :- جو تمہارا ارادہ نہ کرے تم بھی اس کا ارادہ نہ کرو (اس کے آستانہ پر نہ جاؤ) تاکہ وہ اس شخص کی طرح ہوجائے کہ گویا تمہیں اس سے کوئی فائدہ اٹھانا نہیں ہے۔ (یعنی بے نیازی کا اظہار کرو اس طرح کہ گویا اس سے تمہاری کوئی ضرورت اٹکی نہیں ہے)

(٢) تحقیق لغات :- باعد : واحد مذکر امر حاضر : تو دور ہوجا، از (مفاعلۃ) بَاعَدَہٗ مُبَاعَدَۃً دور ہونا، بُعد : بضم بار : دوری، فاصلہ، موت، نَأَیٰ : واحد مذکر غائب ماضی : وہ دور ہوا۔ نأیٰ (ف) نأیاً — فلانا وعنہ : دور ہونا۔ شبرا : بالشت۔ ج : أشبار۔ شبر (ن) شبرًا : بالشت سے ناپنا۔ فزِدْ : واحد مذکر امر حاضر : تو زیادہ کردے۔ از (ضرب)

(٢) ترجمہ :- اپنے دوست کے دور ہونے سے تو بھی اس سے دور ہوجا۔ لہذا اگر وہ ایک بالشت دور ہو تو، تو اور زیادہ کردے (یعنی بڑھا کر ایک ہاتھ کردے)

وقال بشار بن مبرد العقیلی

(١) تَوَدُّ عَدُوِّيْ ثُمَّ تَزْعَمُ أَنَّنِيْ   صَدِيْقُكَ، إِنَّ الرَّأْيَ عَنْكَ لَعَازِبُ
(٢) وَلَيْسَ أَخِيْ مَنْ وَدَّنِيْ رَأْيَ عَيْنِهِ   وَلٰكِنْ أَخِيْ مَنْ وَدَّنِيْ وَهُوَ غَائِبُ

(١) اعراب :- (تود) فعل بافاعل (عدوی) مفعول بہ (ثم) حرف عطف (تزعم) فعل بافاعل (إن) حرف تاکید۔ نون : وقایہ کا۔ یار : ضمیر واحد متکلم کی اسم (صدیقك) إنّ کی خبر۔ إنّ اپنے اسم وخبر سے ملکر تزعم : کے دونوں مفعول کے قائم مقام، بقیہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(١) تحقیق لغات :- تود : واحد مذکر حاضر مضارع : تو محبت کرتا ہے، چاہتا ہے، تمنا کرتا ہے۔ وَدّ (س) مودۃً : آرزو کرنا، خواہش کرنا، پسند کرنا۔ تزعم : واحد مذکر حاضر مضارع تو خیال کرتا ہے، دعویٰ کرتا ہے، بے حقیقت دعویٰ کرتا ہے۔ زعم : کا استعمال زیادہ تر دعوی باطل اور ایسے قول کے بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے جو مشکوک اور غیر متحقق ہو۔ از (ن) عازب : اسم فاعل : دور ہونے والا، چھپنے والا، غائب ہونے والا۔ عزب (ن ض)۔ عزوباً : دور ہونا، چھپنا، غائب ہونا۔ و— الأرض : زمین کا ویران ہونا۔ و— الرّأیُ عنك : تدبر وبصیرت کا دور ہونا، چھپنا۔

(١) ترجمہ :- تو میرے دشمن سے محبت رکھتا ہے پھر یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ میں تیرا دوست ہوں، واقعی بصیرت تجھ سے بہت دور ہے (یعنی میرے دشمن سے ساز باز رکھتے ہو اور میری دوستی کا دم بھرتے ہو یہ بڑی بے عقلی کی بات ہے)

(٢) اعراب :- (لیس) فعل ناقص (أخی) لیس کا اسم (مَنْ) اسم موصول خبر (ودنی) صلہ۔ (رأی عینہ) ظرف۔ (٢) تحقیق لغات :- رأیٌ : منظر۔ رأی العین : نگاہوں کے سامنے۔

(٢) ترجمہ :- جو اپنی نگاہوں کے سامنے مجھ سے اظہار محبت کرے وہ میرا دوست نہیں ہے ہاں جو پیٹھ پیچھے رہکر مجھ سے محبت کرتا ہے وہی میرا دوست ہے۔

وقال آخر

تَكَثَّرْ مِنَ الْإِخْوَانِ مَا اسْطَعْتَ إِنَّهُمْ   عِمَادٌ إِذَا اسْتَنْجَدْتَهُمْ وَظَهِيرُ
وَمَا بِكَثِيرٍ أَلْفُ خِلٍّ وَصَاحِبٍ   وَإِنَّ عَدُوًّا وَاحِدًا لَكَثِيرُ

(۱) تحقیق لغات :- تکثر : واحد مذکر امر حاضر : تو زیادہ کر، اضافہ کر، بڑھا. از (تفعل) تکثر تکثراً — من الشیٔ : کسی چیز سے بہت لینا. و — بالکلام : بہت گفتگو کرنا ما اسطعت : اصل میں إستطعت ہے، تخفیف کے لئے تا حذف کر دیگئی ہے : واحد مذکر حاضر ماضی : جتنا تم سے ہوسکے، تمھیں جہاں تک ممکن ہو. إستطاع إستطاعةً از (استفعال) سکنا، کسی کام کرنے کی سکت پانا. عماد : کھمبا، ستون، وہ چیز جس پر ٹیک لگائی جائے، جس کا سہارا لیا جائے. ج عَمَدٌ و عُمُدٌ. استنجدت : واحد مذکر حاضر ماضی : تو نے مدد مانگی. استنجد إستنجاداً، از (استفعال) مادّہ (نجدة) ہے بمعنی امداد. ظهير : یاور، پشتیبان، مددگار. صیغہ صفت ہے فَعیلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل. اس کا استعمال واحد وجمع دونوں کے لئے ہوتا ہے جیسے (والملٰئكة بعد ذالك ظهير) اور (و كان الكافر على ربه ظهيرا)

(۱) ترجمہ :- جہاں تک تجھے ممکن ہو اپنے دوستوں کی تعداد بڑھا، کیونکہ جب تو ان سے مدد مانگے گا تو وہ تمھارے یاور و مددگار ہوں گے.

(۲) اعراب :- (ما) بمعنی لیس. باء : زائدہ. (کثیر) : خبر مقدم. ألف : ممیز (خل) تمیز معطوف علیہ ممیز اپنے تمیز سے ملکر اسم مؤخر (واو) حرف عطف. (صاحب) معطوف. مصرعِ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے. (۲) تحقیق لغات :- خلّ : بکسر خاء و تشدید لام : دوست، یار، حبیب ج أخلال. صاحب : ساتھی، دوست، مالک ج صحاب، صَحْب، صحابہ. (۲) ترجمہ :- ہزاروں دوست زیادہ نہیں ہیں اور یقیناً ایک دشمن بہت کافی ہے (لہذا کسی کو دشمن نہیں بنانا چاہیئے)

وقال ابوبكر العرزمي

(۱) يَفِرُّ جَبَانُ الْقَوْمِ عَنْ أُمِّ رَأْسِهِ   وَيَحْمِي شُجَاعُ الْقَوْمِ مَنْ لَا يُنَاسِبُهُ
(۲) وَيُرْزَقُ مَعْرُوفُ الْجَوَادِ عَدُوَّهُ   وَيُحْرَمُ مَعْرُوفَ الْبَخِيلِ أَقَارِبُهُ

(۱) اعراب :- (یفر) فعل (جبان القوم) مضاف و مضاف الیہ ملکر فاعل (عن أم راسه) یفر سے متعلق (واو) حرف عطف (یحمی) فعل (شجاع القوم) فاعل (من) مفعول بہ اسم موصول (لا یناسبه) صلہ.

(۱) تحقیق لغات :- یفر : واحد مذکر غائب مضارع : وہ بھاگتا ہے، فرار اختیار کرتا ہے. فرّ (ض) فراراً : خوف سے بھاگنا. جبان : بزدل، ڈرپوک، نامرد. أم الرأس : دماغ کی جھلی. کنایۃً قریب اور رشتہ دار مراد ہیں. یحمی : واحد مذکر غائب مضارع : حمایت کرتا ہے، حفاظت کرتا ہے. حمی (ض) حمیاً وحِمْیَةً وحمایةً : حفاظت کرنا، بچانا. یناسب : واحد مذکر غائب مضارع : نسب میں شرکت رکھتا ہے، وہ مناسبت رکھتا ہے. ناسبه مناسبةً : نسب میں شریک ہونا، رشتہ دار ہونا، مشابہت و موافقت کرنا

(۱) ترجمہ :- قوم کا بزدل آدمی اپنے رشتہ دار کی (مدد) سے بھاگتا ہے، اور قوم کا بہادر ان لوگوں کی بھی حفاظت کرتا ہے جو اس کے رشتہ دار نہیں ہیں

(۲) اعراب :- (یرزق) : فعل مجہول (معروف الجواد) مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول اول (عدوہ) مفعول ثانی. (۲) تحقیق لغات :- یرزق : واحد مذکر غائب مضارع مجہول : دیا جاتا ہے، عنایت کیا جاتا ہے، پاتا ہے، حاصل ہوتا ہے، معروف : نیکی، اچھا بھلا کام، مال. (۲) ترجمہ :- سخی آدمی کا مال اسکے دشمن کو بھی حاصل ہو جاتا ہے، اور بخیل کے مال سے اس کے رشتہ دار بھی محروم رہتے ہیں.

(۱) وَمَنْ لَّا يَكُفُّ الْجَهْلَ عَمَّنْ يَوَدُّهُ   فَسَوْفَ يَكُفُّ الْجَهْلَ عَمَّنْ يُوَاثِبُهُ

وقال سالم بن وابصة الاسدی

(۲) أُحِبُّ الْفَتَى يَنْفِي الْفَوَاحِشَ سَمْعُهُ   كَأَنَّ بِهِ عَنْ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَقْرَا

---

(۱) اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا. (لا یکف) فعل (الجہل) مفعول بہ (عن) حرف جار (من) اسم موصول مجرور (یودہ) صلہ. جملہ فعل شرط. (فسوف الخ) جواب شرط.

(۱) تحقیق لغات :- یکف : واحد مذکر غائب مضارع : روکتا ہے، باز رکھتا ہے. کفہ (ن) کفًا عن الامر : روکنا، باز رکھنا. یودّ : واحد مذکر غائب مضارع : وہ محبت کرتا ہے، رغبت رکھتا ہے، آرزو رکھتا ہے، توجہ دیتا ہے. ودّ (س) ودًّا ومودّۃً : محبت رکھنا آرزو رکھنا. یواثب : واحد مذکر غائب مضارع : حملہ کرتا ہے، ٹوٹ پڑتا ہے، چھلانگ لگاتا ہے. از (مفاعلۃ) واثبہ مواثبۃً : حملہ کرنا، ہجوم کرنا، ٹوٹ پڑنا.

(۱) ترجمہ :- جو اس شخص سے اپنی نادانی کو نہیں روکتا جس سے محبت رکھتا ہے، تو جلد ہی اس شخص سے اپنی نادانی روک لیگا جو اس پر حملہ آور ہوگا.

(۲) اعراب :- (أحب) فعل با فاعل (الفتیٰ) مفعول بہ موصوف (ینفی الفواحش سمعہ) صفت (کأن) حرف مشبہ بالفعل. (بہ) جار مجرور، خبر محذوف کائن سے متعلق (عن کل فاحشۃ) وقرًا سے متعلق. (وقرا) اسم مؤخر. جملہ صفت ثانی ہے.

(۲) تحقیق لغات :- ینفی : واحد مذکر غائب مضارع : نفی کرتا ہے، دور کرتا ہے، انکار کرتا ہے. نفی (ض) نفیا: عنہ : دور کرنا. الفواحش : مفردہا فاحشۃ: حد سے بڑھی ہوئی بدی، ایسی بے حیائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے، برا قول یا عمل، زنا. وقر: کان کی گرانی، گراں گوش، بہراپن، قوت سماعت جاتی رہنا.

(۲) ترجمہ :- میں اس نوجوان کو پسند کرتا ہوں جس کا کان بیحیائی کی باتوں کو جھٹک دیتا ہے، گویا کہ ہر بری بات سے اس کے کان میں کوئی بند لگا ہے.

سَلِيمِ دَوَاعِي الصَّبْرِ لَا بَاسِطًا أَذًى   وَلَا مَانِعًا خَيْرًا، وَلَا نَاطِقًا هُجْرَا

اعراب :- (سلیم دواعی الصبر) صفت ثالث. (لا) عاطفہ (باسطًا اذًی) صفت رابع (ولا مانعًا خیرا) صفت خامس. (ولا ناطقًا ھجرا) واو: حرف عطف (لا ناطقًا ھجرا) صفت سادس.

تحقیق لغات :- سلیم : سادہ، بھولا بھالا، درست، سادی طبیعت کا، احمق، سادہ لوح، آفت ومصیبت سے محفوظ، بے عیب، تندرست. ج سلماء. دواعی: مفردہا: داعیۃ : خواہشات، ارادے، مقتضیات، اسباب. دواعی الصبر: ایسے ناگوار حالات جس پر صبر کی ضرورت ہو، صبر آزما مصائب. لیکن ایک روایت میں الصبر کے بجائے الصدر نقل ہوا ہے اور یہاں مضمون کی مناسبت سے وہی زیادہ بہتر معلوم ہو رہا ہے. لہذا اسی روایت کی بنیاد پر مفہوم بیان کیا جائیگا. دواعی الصدر: دل کے ارادے، خیالات، افکار وہموم. سلیم دواعی الصدر: صاف ستھرے ارادوں والا، پاکیزہ خیال. باسطًا: پھیلانے والا. صیغہ اسم فاعل از (ن) أذی: تکلیف ہر تکلیف دہ چیز، بڑی آفت. خیرًا : بھلائی، نیکی، اچھائی. ناطقًا : اسم فاعل بولنے والا. نطق (ض) نطقًا ومنطقۃً : بولنا، گفتگو کرنا. ھجر: بضم ہاء: بیہودہ بات، فحش، اول فول، الجھی ہوئی باتیں کرنا، نیند میں بڑبڑانا.

ترجمہ :- (اور اس نوجوان کو پسند کرتا ہوں) جو پاکیزہ خیال ہو، اور ایذا رسانی کرنیوالا، بھلائی کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنے والا اور بیہودہ گوئی کرنیوالا نہ ہو.

(۱) إذا ما أنتَ مِنْ صَاحِبٍ لَّكَ زَلَّةٌ   فَكُنْ أنتَ مُحْتَالًا لِزَلَّتِهٖ عذرا

(۲) غِنَى النَّفسِ مَا يَكْفِيهِ مِنْ سَدِّ خَلَّةٍ   وَإنْ زَادَ شَيْئًا عَادَ ذَاكَ الغِنَى فَقْرا

---

(۱) اعراب :- (إذا) حرف شرط. (ما) زائدہ. (أنت) فعل شرط. (من) حرف جار. کاف: ضمیر مجرور. جار اپنے مجرور (صاحب) مجرور موصوف (لك) لام: حرف جار. کاف: ضمیر مجرور. جار اپنے مجرور سے ملکر صفت. (زلة) فاعل. فاء برائے جواب (فکن) فعل ناقص أنت کی ضمیر مستتر اسم (أنت) تاکید (محتالا) خبر (لزلته) محتالا سے متعلق (عذرا) مفعول لہ.

(۱) تحقیق لغات :- أتت: واحد مؤنث غائب ماضی: وہ آگئی، سرزد ہو گئی. از (ض) مصدر أتيًا و إتيانًا و إتيانةً ومَأتاةً ہے زَلَّة: لغزش، تقصیر، ناپسندیدہ کام محتالًا: اسم فاعل: حیلہ ڈھونڈھنے والا، تدبیر کرنیوالا۔ از (افتعال)

(۱) ترجمہ :- جب تیرے دوست سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو خود ہی اس کی غلطی کی معذرت کیلئے کوئی حیلہ تلاش کرلے (تاکہ دوست کو شرمندگی نہ ہو)

(۲) تحقیق لغات :- غنیٰ: بکسر غین: مالداری، تونگری، بے نیازی، بے فکری. یکفی: واحد مذکر غائب مضارع: کفایت کرتا ہے، دفع کرتا ہے، کافی ہو جاتا ہے، بچاتا ہے. سدّ: روک، آڑ، عیب. اصل میں یہ سَدَّ يَسُدُّ: کا مصدر ہے. جسکے معنی رخنہ کو استوار کرنے اور خلل کو بند کرنے کے ہیں. خلّة: حاجت، ضرورت، درویشی مفلسی. ج خلال. زاد: واحد مذکر غائب ماضی: زیادہ ہوا، بڑھ گیا و ـــ الشئ: بڑھانا. عاد: واحد مذکر غائب ماضی بمعنی صار: ہو گیا.

(۲) ترجمہ :- نفس کی تونگری وہ ہے جو اسکے مفلسی کے عیب سے بچالے اور اگر کچھ زیادہ کر دے (یعنی ضرورت سے زیادہ کی تمنا کرے) تو وہ تونگری فقیری ہو جائے گی.

ومن لطائف شعر النابغة الذبیانی

وَلَسْتَ بِمُسْتَبْقٍ أَخًا لَا تَلُمُّهٗ   عَلٰى شَعَثٍ، أَيُّ الرِّجَالِ الْمُهَذَّبُ

اعراب :- (لست) فعل ناقص أنت: کی ضمیر اسم. (بمستبق) باء: زائدہ. مستبق: اسم فاعل. (اخا) مفعول بہ موصوف. (لاتلمه) صفت. (علی شعث) لا تلمه سے متعلق. (أی الرجال) مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا. (المهذب) خبر

تحقیق لغات :- مستبق: اسم فاعل، باقی رکھنے والا، بقاء چاہنے والا، سبقت لیجانے والا، آگے بڑھ جانے والا. استباق: مصدر ہے از (استفعال) مادّہ (سبق) ہے قرآن میں ہے (نحن نستبق) ہم دوڑ میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے میں لگ گئے. واستبقا الباب: دونوں نے دروازے کیطرف سبقت لیجانے کی کوشش کی (لاتلمّ) واحد مذکر حاضر مضارع: تم اصلاح نہیں کرتے ہو، درست نہیں کرتے ہو. لمّ (ن) لمًّا ــ الشئَ: جمع کرنا، ملانا. لمّ اللهُ شعثَ فلان: اس کے حالات کی پراگندگی کو اللہ نے درست فرما دیا. شعث: بفتح عین وسکونہا، پراگندگی، بدحالی، بالوں کا غبار آلود ہونا. شعث (س) شعثًا ــ الامرُ: حال خراب ہونا، پراگندہ ہونا. صفت شَعِثٌ و أَشْعَثُ مؤنث شعثاء. المهذب شائستہ، آراستہ، لائق، هذّبه تهذيبا: پاکیزہ اخلاق والا بنانا.

ترجمہ :- تم اس دوست کی بقاء محبّت کے خواہاں نہیں ہو جس کی بدحالی کو تم درست نہیں کرتے ہو۔ لوگوں میں کون مہذّب اور لائق ہے (کہ تمھاری بے توجہی اور لاپرواہی کے باوجود رشتۂ دوستی کو باقی رکھ سکے) ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست   در پریشاں حالی و درماندگی

وقال آخر

(۱) عَلَيَّ لِكُلِّ ذِي كَرَمٍ ذِمَامُ وَلِي بِمَدَارِكِ الْمَجْدِ اِهْتِمَامُ
(۲) وَأَحْسَنُ مَا لَدَيَّ لِقَاءُ حُرٍّ وَصُحْبَةُ مَعْشَرٍ بِالْمَجْدِ هَامُوا

(۱) اعراب :- (علیّ) خبر مقدم اور آنیوالے ذمام سے متعلق۔ (لکل ذی کرم) کائن سے متعلق (ذمام) مبتدا ر مؤخر۔ مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے

(۱) تحقیق لغات :- ذی کرم : صاحب شرف وعزت۔ ذمام : بکسر ذال : عزت وآبرو، واجبی حق، حرمت۔ ج أذِمّة : از (انفعال) أذمّ إذمام — علیه : ذمہ داری لینا امان وحفاظت میں لینا۔ مدارک : مفردہا : مَدْرَكٌ : پانے کی جگہیں۔ منازل مدارك المجد : بزرگی کا مقام، منزلیں۔ اهتمام : مصدر فکر کرنا، توجہ دینا، إهتمّ بالامر إهتماماً : اپنے کام میں بہت محنت کرنا۔

(۱) ترجمہ :- ہر شریف آدمی کا احترام میرے لئے واجب ہے، اور بزرگی کے مقامات حاصل کرنے کے لئے میں بے پناہ کوشش کرتا ہوں۔

(۲) اعراب :- (وأحسن) واو : استینافیہ (أحسن) مبتدا ر مضاف (ما) اسم مفعول (لدی) مضاف یار ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ظرف اور فعل محذوف ثبت سے متعلق ثبت اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر صلہ (لقاء حر) خبر۔ مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات :- أحسن : اسم تفضیل : سب سے بہتر۔ لدیّ : لدی کی اضافت یار متکلم کیطرف ہے : میرے نزدیک، میرے پاس، میرے خیال میں۔ معشر : بڑا گروہ، پورا گروہ، دوستوں کی جماعت، رشتہ دار لوگ، دس دس آدمی کا کنبہ۔ ج معاشر۔ هاموا جمع مذکر غائب ماضی : لوگوں نے دیوانہ وار محبت کیا، ٹوٹ کر چاہا۔ (۲) ترجمہ :- میرے نزدیک سب سے بہتر چیز شریف اور خودار لوگوں سے ملنا جلنا اور ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ہے جو بزرگی

(۱) وَإِنِّي حِينَ أُنْسَبُ مِنْ أُنَاسٍ عَلَىٰ قِمَمِ النُّجُومِ لَهُمْ مَقَامُ
(۲) يَمِيلُ بِهِمْ إِلَى الْمَجْدِ ارْتِيَاحٌ كَمَا مَالَتْ بِشَارِبِهَا الْمُدَامُ

(۱) اعراب (إنّ) حرف تاکید یار ضمیر متکلم کی اسم۔ (حین) مضاف (أنسب) فعل أنا کی ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر مضاف الیہ۔ (من أناس) جار مجرور إنّ کی خبر محذوف سے متعلق یعنی إنّی کائنٌ مِنْ أُناسٍ۔ (علی قمم النجوم) مقام : سے متعلق۔ (لهم) خبر مقدم (مقام) مبتدا ر مؤخر۔ جملہ علی قمم النجوم الخ من أناس کی صفت۔

تحقیق لغات :- أنسب : واحد متکلم مضارع مجہول : میرا نسب بیان کیا جائے۔ نسب (ن۔ض) نسباً : نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا۔ ونسبه إلیٰ فلان : کسی کی طرف منسوب کرنا۔ قمم : مفردہا : قِمّةٌ : بکسر قاف : چوٹی، ہر چیز کا سب سے بلند حصہ کلس (مقام) منزل، جائے قیام۔

(۱) ترجمہ :- جب میرا نسب بیان کیا جائے تو میں ان لوگوں میں سے ہوتا ہوں جنکی منزل ستاروں کی چوٹیاں ہیں۔

(۲) اعراب :- (یمیل) فعل۔ (بهم) فعل سے متعلق۔ (الی المجد) آنے والے ارتیاح سے متعلق (إرتیاح) فاعل (کاف) مثلیہ (ما) مصدریہ۔ (مالت) فعل (بشاربها) فعل سے متعلق۔ (المدام) فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر صفت ہوئی مصدر محذوف کی۔ تقدیر عبارت : یمیل بهم میلاً مثل مَیْلِ المدام بشاربها۔ یمیل بهم الخ أناس کی صفت ثانی۔ (۲) تحقیق لغات :- یمیل : واحد مذکر غائب مضارع : مائل ہوتا ہے، جھکتا ہے، ڈولتا ہے، جھومتا ہے، بل کھاتا ہے۔ یمیل بهم : ان کو جھوماتا ہے۔ ارتیاح : مصدر : خوشی، مسرت قلب۔ مادّہ (روح) بمعنی خوشی ومسرت المدام : بضم میم۔ انگوری شراب، ہمیشہ، متواتر۔ (۲) ترجمہ :- بزرگی کا شوق انھیں اسطرح